فضائل ختم قادریہ
مع
تذکرہ شہنشاہ بغداد
تالیف
ابو تراب علامہ
ناصر الدین ناصر مدنی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

فضائل ختم قادریہ مع
تذکرہ شہنشاہ بغداد

مصنف:

ابو تراب علامہ محمد

ناصر الدین ناصر مدنی العطاری

ملنے کے پتے

مکتبہ برکات المدینہ، کراچی 0213-4910584

مکتبہ غوثیہ، کراچی 0213-4910584

مکتبہ رضویہ، آرام باغ کراچی 0213-32216464

مدنی مکتبہ، مدرسہ انوار القرآن، کراچی 0321-2488461

کمپوزنگ و گرافکس: سیاب احمد صدیقی

0345-2229903-0300-2136987

Email:siddiquiinfo@gmail.com

فہرست

ابتدائیہ

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ اللہ کے برگزیدہ بندوں کا وجود باعث خیر وبرکت ان کا ذکر باعث نزول رحمت ان کے افعال کی پیروی باعث فلاح ونجات ہے ان کے طریقوں پر چلنے میں ہی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی رضاوخوشنودی ہے خود قرآن پاک میں بھی اس کی تعلیم دی گئی۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو، اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو

(سورۃ توبہ آیت نمبر 119)

اور یہ حقیقت ہے کہ سچوں کے ساتھ ہو جانے ان کے افعال کی پیروی، دلوں کی جلا، روحوں کی تازگی، فکرونظر کی پاکیزگی کا سبب ہے۔ بزرگانِ دین کا عبادات ومجاہدات، ریاضت کے ذریعے اپنے دینی ودنیاوی معاملات کی آسانی کیلئے کوششیں کرنا ہمیشہ سے طریقہ رہا ہے۔ ان ہی مبارک طریقوں میں سے ایک مجرب طریقہ وعمل "ختم قادریہ شریف" بھی ہے۔ جو فیوض وربرکات کے نزول کا بڑا ہی نورانی ذریعہ ہے۔

ختم قادریہ شریف، بزرگان دین کے معمولات کا ہمیشہ سے حصہ رہا ہے جس کے ذریعے وہ اپنے ظاہر وباطن کی اصلاح کی تکمیل کی جستجو میں رہا کرتے تھے تاکہ

ایمان کی سلامتی ،شریعت کی پاسداری ،سنتوں کی پیروی ،عبادات ومعاملات کی بہتری پر استقامت پا کر اپنے دین و دنیا کو مدینے کا مہکتا گلشن بنانے میں کامیاب ہو جائیں ۔اور اپنی قبر کو جنت کا ایک باغ بنا کر آخرت میں بلاحساب داخل جنت ہو کر آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پڑوس میں جگہ پانے میں کامیاب ہو جائیں۔

اور دیکھا بھی یہی گیا ہے ان بزرگان دین نے جو چاہا وہ پانے میں کامیاب بھی ہو گئے اور آج بظاہر دنیا سے پردہ فرما لینے کے باوجود بھی وہ لوگوں کے دلوں میں زندہ ہیں اور ان کی دینی کاوشیں ،ان کی عبادتیں ،مجاہدے ،ریاضت ومعمولات پر خوش نصیب مسلمان آج بھی عمل پیرا ہیں ۔تاکہ ان بزرگوں کی پیروی کے ذریعے وہ اپنی قبر وحشر میں سرخروئی وکامیابی حاصل کر سکیں۔

اللہ عزوجل کو راضی کرنے کے لئے نماز ،روزہ ،تلاوت ،صدقہ وخیرات اوراد وظائف ،ختم شریف اور دیگر مجرب اعمال بجالانا آج کا طریقہ نہیں بلکہ یہی اس طریقہ کی تعلیم قرآن وسنت نے بھی دی۔

اور ہمارے صحابہ ،تابعین وتبع تابعین کا بھی اس پر عمل رہا یہ ہی طریقہ غوث الاعظم نے بھی اپنایا اور یہی طریقہ خواجہ و داتا علیہ الرحمہ نے بھی اپنایا تو جس نے ان اللہ عزوجل کے پیاروں کے پیارے طریقوں سے اپنے شب وروز خلوت وجلوت فراغت ومصروفیت کو سجا لیا اسے دنیا وآخرت کی سعادتیں نصیب ہو جاتی ہیں آسمان کے فرشتے اس سے پیار کرتے ہیں زمین والے اسے قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں یہاں تک

کہ وہ عوام وخواص میں مقبول ہو جاتا ہے اور اللہ عزوجل کا محبوب اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیارا امتی بن کر جنت الفردوس کا بلا حساب حقدار بن جاتا ہے۔

چنانچہ آج کے اس پر فتن اور غفلت والے ماحول میں ضروری ہے کہ بزرگوں کے افعال واعمال کی پیروی کی جائے یقیناً شیطان اور اس کے چیلے اوٹ پٹانگ وسوسے ڈال کر ان مبارک ومجرب اعمال پر عمل سے روکنے کے لئے رکاوٹیں کھڑی کرنے کی کوشش کریں گے مگر ہرگز ہرگز ہمت نہ ہاری جائے اور شیطان کے آگے ہتھیار نہ ڈالے جائیں بلکہ نفس پر کس قدر ہی بھاری کیوں نہ ہو ان مبارک مجرب طریقوں پر عمل ضرور بالضرور کیا جائے۔ انشاء اللہ عزوجل اس کا عامل جیتے جی اس کی برکتیں اپنی آنکھوں سے دیکھ لے گا اور نجات کی راہ پر چلتے ہوئے منزل تک پہنچنے میں کامیاب ہو جائے گا۔

شیخ الحدیث حضرت علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی علیہ الرحمۃ اللہ القوی اپنی مایہ ناز تالیف ''جنتی زیور'' میں اعمال ووظائف اور دعاؤں کی چند شرائط وضروری آداب تحریر فرماتے ہیں جو درج ذیل میں پیش کئے جاتے ہیں۔ لہذا بزرگان دین کے مجرب اعمال وظائف پر مثلاً ''ختم قادریہ شریف'' وغیرہ پر عمل کرنے سے پہلے ان پر عمل کو لازماً اپنایا جائے۔

اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنے محبوبوں کے طریقوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور فقیر کی اس ادنیٰ سی دینی خدمت جو ''ختم قادریہ شریف'' کی شرح لکھنے کی

صورت میں انجام دی اسے اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور امت کو اس دینی خدمت کے ذریعے نفع پہنچانے اور اس مجرب عمل کو آسان تر اور عام فہم بنانے کی اس کاوش کو مقبول فرما کر فقیر کے لئے ذریعہ نجات بنائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!

فقیر پر تقصیر

ابوتراب ناصر الدین ناصر مدنی

ختم قادریہ

دُرودِ پاک کے فضائل

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے،

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

ترجمہ کنزالایمان: بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

(پ 22، الاحزاب: 56)

حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجوَر، سلطانِ بحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھا اللہ عزوجل اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرمائے گا۔

(مسلم، باب، کتاب الصلاۃ، الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم ۴۰۸، ص ۲۱۶)

حضرت سیدنا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ خوش خصال، پیکرِ حُسن و جمال،، دافع رنج ومَلال، صاحبِ جُود ونوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ایک مرتبہ باہر تشریف لائے تو میں بھی آپ کے پیچھے ہولیا ۔آپ ایک باغ میں داخل ہوئے اور سجدہ میں تشریف لے گئے ۔آپ نے سجدہ کو اتنا طویل

کر دیا کہ مجھے اندیشہ ہوا کہیں اللہ عزوجل نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی روح مبارکہ قبض نہ فرمالی ہو۔ چنانچہ میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے قریب ہو کر آپ کو بغور دیکھنے لگا۔ جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا سر اقدس اٹھایا تو فرمایا، اے عبدالرحمن! کیا ہوا؟ میں نے جواباً اپنا خدشہ آپ پر ظاہر کر دیا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، جبرئیل امین نے مجھ سے کہا، کیا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو یہ بات خوش نہیں کرتی کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ جو تم پر درود پاک پڑھے گا میں اس پر رحمت نازل فرماؤں گا اور جو تم پر سلام بھیجے گا میں اس پر سلامتی نازل فرماؤں گا۔

(مسند احمد، حدیث عبدالرحمن بن عوف، رقم ۱۶۶۲، ج ۱، ص ۴۰۶)

ایک روایت میں ہے کہ ہم میں سے چار یا پانچ صحابہ کرام رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی خدمت کرنے کے لئے دن رات موجود رہتے تھے۔ ایک مرتبہ میں آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ اپنے گھر سے نکل چکے تھے۔ میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے چل دیا۔ آپ کھجور کے ایک باغ میں داخل ہوئے اور وہاں نماز ادا فرمائی۔ آپ نے سجدے کو اتنا طویل کر دیا کہ میں سمجھا کہ شاید اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح مبارک کو قبض کر لیا ہے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک سجدے سے اٹھایا تو مجھے پکار کر فرمایا، کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے اتنا طویل سجدہ کیا کہ میں سمجھا شاید اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی روح قبض کر لی ہے اور اب میں آئندہ انہیں کبھی نہ دیکھ سکوں گا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اللہ عزوجل کا شکر ادا کرنے کے لیے سجدہ کر رہا تھا کہ اس

نے میری امت کے معاملہ میں عذر قبول فرمالیا، جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھا اللہ عزوجل اسے دس نیکیاں عطا فرمائے گا اور اس کے دس گناہ مٹادے گا۔

(مسند ابی یعلی مسند عبد الرحمن بن عوف، رقم ۸۵۵، ج ۱، ص ۳۵۳)

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جود وسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، محبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا، جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھا اللہ عزوجل اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا اس کے دس گناہ مٹادے گا اور اس کے دس درجات بلند فرمائے گا۔

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب الرقائق، باب الادعیہ، رقم ۹۰۱، ج ۲، ص ۱۳۰ بتغیر)

حضرت سیدنا ابو بُردہ بن نیار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا، میری امت سے جس نے صدقِ دل سے ایک مرتبہ دُرود پاک پڑھا اللہ عزوجل اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرمائے گا اور اس کے دس درجات بلند فرمائے گا اور اس کے لیے دس نیکیاں لکھے گا اور اس کے دس گناہ مٹادے گا۔

(الطبرانی الکبیر، رقم ۵۱۳، ج ۲۲، ص ۱۹۶)

حضرت سیدنا ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ صبح کے وقت سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے چہرے پر خوشی کے آثار نمایاں تھے۔ صحابہ کرام علیہم

الرضوان نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آج آپ بہت خوش نظر آرہے ہیں؟ فرمایا، میرے پاس میرے رب عزوجل کی طرف سے ایک آنے والا آیا اور مجھ سے عرض کیا کہ آپ کا جو امتی آپ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھے گا اللہ عزوجل اس کے لئے دس نیکیاں لکھے گا اور اس کے دس گناہ مٹادے گا اور اس کے دس درجات بلند فرمائے گا اور اس پر اتنی ہی رحمت بھیجے گا۔

(مسند احمد، حدیث ابی طلحہ، رقم ۱۶۴۵۲، ج ۵، ص ۵۰۹)

ایک روایت میں ہے کہ میں رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ کے چہرے کے نقوش خوشی سے چمک رہے تھے۔ میں نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آج میں آپ کو جتنا خوش دیکھ رہا ہوں اتنا کبھی نہیں دیکھا۔ فرمایا، میں کیوں خوش نہ ہوں کہ جبرائیل امین علیہ السلام کچھ دیر پہلے ہی میرے پاس سے گئے ہیں، انہوں نے مجھ سے کہا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کا جو امتی آپ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھے گا اللہ عزوجل اس کے لیے دس نیکیاں لکھے گا اور اس کے دس گناہ مٹائے گا اور اس کے دس [illegible]ات بلند فرمائے گا۔ اور فرشتہ بھی وہی کہتا ہے جو وہ شخص آپ کیلئے کہتا ہے۔ میں نے [illegible] کیا کہ اے جبرائیل! وہ کیسا فرشتہ ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا، جب آپکی پیدائش ہوئی حتی کہ آپ مبعوث ہوئے تب سے اللہ تعالی نے ایک فرشتہ مقرر فرمایا ہے کہ جب آپ کا امتی آپ پر درود بھیجتا ہے تو وہ کہتا ہے صلی اللہ علیک وسلم یعنی آپ پر اللہ تعالی کی رحمت اور سلامتی ہو۔

حضرت سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسول اکرم،

شہنشاہ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا، جو مجھ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھتا ہے اللہ عزوجل اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور ایک فرشتہ اس درود کو مجھ تک پہنچانے پر مقرر ہے۔

(طبرانی کبیر، رقم ۷۶۱۱، ص ۱۳۴، ج ۸)

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، صاحب معطر پسینہ، باعثِ نزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا، جو مجھ پر درود پڑھتا ہے اسکا درود مجھ تک پہنچ جاتا ہے اور میں اسکے لئے استغفار کرتا ہوں اسکے علاوہ اسکے لئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

(طبرانی فی الاوسط، رقم ۱۶۴۲، ج ۱، ص ۴۴۶)

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، مخزنِ جود و سخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت، محبوبِ ربُّ العزت، محسن انسانیت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا، جب کوئی مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو اللہ عزوجل اسکا جواب دینے کے لئے میری قوت گویائی مجھے لوٹا دیتا ہے۔

(سنن ابی داود، کتاب المناسک، باب زیارۃ القبور، رقم ۲۰۴۱، ج ۲، ص ۳۱۵)

حضرت سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا، تم جہاں بھی رہو مجھ پر درود پاک پڑھا کرو کیونکہ تمہارا درود مجھ تک پہنچ جاتا ہے۔

(طبرانی کبیر، رقم ۲۷۲۹، ص ۸۲، ج ۳)

حضرت سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحب لَولاک، سیاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا، اللہ عزوجل کے کچھ فرشتے گھوم پھر کر میری امت کے سلام مجھ تک پہنچاتے ہیں۔

(الاحسان بترتیب ابن حبان، کتاب الرقائق، باب الادعیہ، رقم ۹۱۰، ج ۲، ص ۱۳۴)

حضرت سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا، اللہ عزوجل نے میری قبر پر ایک فرشتہ مقرر فرمایا ہے جسے ساری مخلوق کی باتیں سننے کی صلاحیت عطا فرمائی ہے، قیامت تک جو بھی مجھ پر درود پڑھے گا وہ مجھے اسکا اور اسکے باپ کا نام بتاتا ہے کہ فلاں بن فلاں نے آپ پر درود پڑھا ہے

(مسند البزاز، رقم ۱۴۲۵ ج ۴، ص ۲۵۵)

حضرت سیدنا اَوس بن اَوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا، تمہارے ایام میں سب سے افضل دن جمعہ ہے اس دن حضرتِ سیدنا آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا اور اسی دن قیامت قائم ہوگی اور اسی دن صور پھونکا جائے گا، لہٰذا اس دن میں مجھ پر درود پاک کی کثرت کیا کرو کیونکہ تمہارا درود پاک مجھ تک پہنچایا جاتا ہے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کے وصال کے بعد درود پاک آپ تک کیسے پہنچایا جائے گا؟ ارشاد فرمایا کہ اللہ عزوجل نے انبیاء کرام علیہم السلام کے اجسام کو کھانا زمین پر حرام فرمایا ہے۔

(سنن ابی داوٗد، کتاب الصلوۃ، باب فضل یوم الجمعہ، رقم ۱۰۴۷، ج ۱، ص ۳۹۱)

حضرت سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، جمعہ کے دن مجھ پر درود پاک کی کثرت کیا کرو کیونکہ یہ یوم مشہود ہے، اس میں ملائکہ حاضر ہوتے ہیں اور تم میں سے جو بھی مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے تو اسکے فارغ ہونے سے پہلے اس کا درود مجھ تک پہنچا دیا جاتا ہے۔ میں نے عرض کیا، اور آپ کے وصال کے بعد؟ فرمایا، اللہ عزوجل نے انبیاء کرام علیہم السلام کے اجسام کو کھانا زمین پر حرام فرما دیا ہے۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ذکر وفاتہ ودفنہ، رقم ۱۶۳۷، ج ۲، ص ۲۹۱)

حضرت سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال، دافعِ رنج و مَلال، صاحبِ جُود و نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، جمعہ کے دن مجھ پر درود پاک کی کثرت کیا کرو کیونکہ میری امت کا درود ہر جمعہ کے دن مجھ پر پیش کیا جاتا ہے، (قیامت کے دن) لوگوں میں سے میرے زیادہ قریب وہی شخص ہوگا جس نے (دنیا میں) مجھ پر کثرت سے درود پڑھا ہوگا۔

(السنن الکبریٰ للبیھقی، کتاب الجمعۃ، باب مایومر بہ فی لیلۃ الجمعۃ، رقم ۵۹۹، ج ۳، ص ۳۵۴)

حضرت سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ خاتم المرسلین، رحمۃ للعلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق و امین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، جو مجھ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھتا ہے اللہ عزوجل اور اسکے فرشتے اس پر ستر رحمتیں نازل فرماتے ہیں۔

(مسند امام احمد بن حنبل، حدیث عبداللہ بن عمر بن العاص، رقم ۶۷۶۶، ج ۲، ص ۶۱۴)

حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، مخزنِ جود و سخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت، محبوبِ ربُّ العزت، محسن انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا، جو مجھ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھتا ہے اللہ عزوجل اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر دس مرتبہ درود پاک پڑھتا ہے اللہ عزوجل اس پر سو مرتبہ رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر سو مرتبہ درود پاک پڑھتا ہے اللہ عزوجل اسکی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ بندہ نفاق اور جہنم کی آگ سے آزاد ہے اور قیامت کے دن اسے شہداء کے ساتھ جگہ عطا فرمائے گا۔

(المعجم الاوسط، رقم ۷۲۳۵، ج ۵، ص ۲۵۲)

حضرت سیدنا عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا، بندہ جب تک مجھ پر درود پڑھتا رہتا ہے، ملائکہ اس پر رحمت نازل کرتے رہتے ہیں اب بندے کی مرضی ہے کہ وہ درود پاک کم پڑھے یا زیادہ۔

(مسند امام احمد بن حنبل، حدیث عامر بن ربیعہ، رقم ۱۵۶۸۰، ج ۵، ص ۳۲۴)

حضرت سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دوعالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا، قیامت کے دن میرے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جس نے دنیا میں مجھ پر کثرت سے درود پڑھا ہوگا۔

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان. کتاب الرقائق. باب الادعیہ. رقم ۹۰۸. ج ۲. ص ۱۳۳)

حضرت سیدنا حبان بن منقذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنی دعا کا تہائی حصہ آپ پر درود پاک کے لئے خاص کر دوں؟ ارشاد فرمایا، ہاں! اگر تم چاہو۔ اس نے عرض کیا اور اگر دو تہائی حصہ درود پاک کے لئے وقف کر دوں؟ فرمایا ہاں۔ پھر اس نے عرض کیا، اور اگر پورا وقت آپ پر درود پاک ہی پڑھتا رہوں؟ تو سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پھر تو اللہ عزوجل تیری دینی اور دنیوی ہر پریشانی میں تجھے کفایت کریگا؟

(المعجم الکبیر، رقم ۳۵۷۴، ج ۴، ص ۳۵)

حضرت سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رات کا چوتھائی حصہ گزر جاتا تو نبی مکَرَّم، نُورِ مجسّم، رسول اکرم، شہنشاہ بنی آدم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم قیام کرتے اور پھر فرماتے، اے لوگو! اللہ عزوجل کا ذکر کرو، اللہ عزوجل کا ذکر کرو، پہلے صور پھونکے جانے کا وقت قریب آ گیا، اس کے بعد دوسرا صور پھونکا جائے گا، موت اپنی تمام تر حشر سامانیوں کے ساتھ آنے والی ہے، عنقریب موت آ جائے گی۔

تو حضرتِ سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں درود کی کثرت کرتا ہوں، میں آپ پر درود پڑھنے کے لئے کتنا وقت مقرر کروں؟ فرمایا، جتنا چاہو کرلو۔ میں نے عرض کیا، چوتھائی؟ فرمایا، جتنا چاہو کرلو لیکن اگر زیادہ درود پاک پڑھو گے تو بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا، نصف؟ فرمایا، جتنا چاہو پڑھو مگر زیادہ پڑھو گے تو بہتر ہے۔ عرض کیا، میں سارا وقت آپ پر درود پاک پڑھتا رہوں گا۔ فرمایا، پھر تو یہ عمل تمہاری پریشانیوں کو کفایت کرے گا اور تمہاری مغفرت کا سبب بن جائے گا۔

(المستدرک، کتاب التفسیر، باب اکثروا علیَّ الصلوٰۃ فی یوم الجمعۃ، رقم ۳۶۳۱، ج ۳، ص ۱۹۸)

(۱)

درود غوثیہ

سیدی اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مجدد دین وملت، حامی سنت، ماحی شرک و بدعت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاوی رضویہ شریف میں ارشاد فرماتے ہیں پھر مجھ بندہ کو درود غوثیہ جو آپ سے مروی ہے (صلوۃ الغوثیہ میں) پسندیدہ ہے اور وہ یہ ہے:

اللھم صل علی سیدنا و مولٰنا محمد معدن الجود والکرم واٰلہ الکرام وابنہ الکریم وامتہ الکریمۃ یاا کرم الاکرمین وبارک وسلم

اے اللہ! ہمارے آقا و مولیٰ محمد جود و کرم کی کان پر رحمت نازل فرما اور آپ کی آل پر، اور سلامتی نازل فرما۔ جس کو یہ بندہ یوں پڑھتا ہے: اے اللہ! ہمارے آقا و مولیٰ محمد جود و کرم کی کان پر اور آپ کی برگزیدہ آل اور کریم بیٹے اور برگزیدہ امت پر صلوٰۃ وسلام فرما، اے برگزیدوں کے برگزیدہ، اس کے بعد مدینہ منورہ کی طرف دلی توجہ کر کے گیارہ مرتبہ یوں پڑھے: یارسول اللہ یا نبی اللہ! میری مدد کرو، اور اے حاجات پوری کرنے والے! میری حاجت کے پورا ہونے میں مدد فرماؤ۔

(فتاوی رضویہ ج ۷ ص ۶۴۱)

(۲)

دوسرا کلمہ

سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِہٖ کہنے کا ثواب

حضرتِ سیدنا ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سیدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے مجھ سے فرمایا، کیا میں تجھے اللہ عزوجل کے پسندیدہ کلام کے بارے میں نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! (جی ہاں!) مجھے اللہ عزوجل کے پسندیدہ کلام کے بارے میں بتائیے۔ آپ نے ارشاد فرمایا، بیشک اللہ عزوجل کا پسندیدہ کلام یہ ہے سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِہٖ ترجمہ! اللہ عزوجل پاک ہے اور سب خوبیوں سراہا۔

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی بارگاہ میں سوال کیا گیا کہ سب سے افضل کلام کونسا ہے؟ ارشاد فرمایا. وہ جسے اللہ عزوجل نے اپنے ملائکہ اور بندوں کے لئے خاص کرلیا اور وہ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِہٖ ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء باب فضل سبحان اللہ وبحمدہ، رقم ۲۷۳۱، ص ۱۴۶۱)

حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بَحر و بَر صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا، جو سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِہٖ پڑھتا ہے اس کے لئے جنت میں کھجور کا ایک درخت لگا دیا جاتا ہے۔

(مجمع الزوائد، کتاب الاذکار باب ماجاء فی سبحان اللہ وبحمدہ وما ضم معھا، رقم ۱۶۸۷۵، ج ۱۰ ص ۱۱۱)

حضرتِ سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ خوش خصال، پیکرِ حُسن و جمال،، دافع رنج و مَلال، صاحب جُود و نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ جو سُبحَانَ اللہِ العَظِیمِ وَ بِحَمدِہٖ عظمت والا اللہ عزوجل پاک ہے اور سب خوبیوں سراہا۔ پڑھتا ہے اس کے لئے جنت میں کھجور کا ایک درخت لگا دیا جاتا ہے۔

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب الرقائق، باب الاذکار، رقم ۸۳۲، ج ۲، ص ۹۶)

حضرتِ سیدنا ابو اُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خاتم المرسلین، رحمۃ للعلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، محبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق و امین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا، جس کے لئے رات میں عبادت کرنا دشوار ہو یا وہ جو اپنا مال خرچ کرنے میں بخل سے کام لیتا ہو یا دشمن سے جہاد کرنے سے ڈرتا ہو تو وہ سُبحَانَ اللہِ وَ بِحَمدِہٖ کثرت سے پڑھا کرے کیونکہ ایسا کرنا اللہ عزوجل کو سونے کا پہاڑ صدقہ کرنے سے زیادہ پسند ہے۔

(مجمع الزوائد، کتاب الاذکار، باب ماجاء فی سبحان اللہ و بحمدہ الخ، رقم ۱۶۸۷۶، ج ۱۰، ص ۱۱۲)

حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، مخزنِ جود و سخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت، محبوبِ ربُّ العزت، محسن انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا جو ایک دن میں سو مرتبہ سُبحَانَ اللہِ وَ بِحَمدِہٖ پڑھتا ہے اس کے گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

(سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب ۶۱، رقم ۳۴۷۷، ج ۵،ص ۲۸۷)

حضرتِ سیدنا زید بن سہل انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بر صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ جس نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ یا یہ فرمایا، اس کے لئے جنت واجب ہو جائے گی، اور جس نے سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ کہا اللہ عزوجل اسکے لئے ایک لاکھ چوبیس ہزار نیکیاں لکھے گا۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! پھر تو ہم میں سے کوئی بھی ہلاکت میں مبتلاء نہ ہوگا۔ فرمایا، کیوں نہیں! تم میں سے ایک شخص بے شمار نیکیاں لے کر آئے گا کہ اگر ان نیکیوں کو کسی پہاڑ پر رکھ دیا جائے تو اس سے بھی زیادہ وزنی ہو جائیں پھر نعمتیں آئیں گی اور ان تمام نیکیوں کو لے جائیں گی پھر اللہ عزوجل اپنی دو رحمتوں سے فضل فرمائے گا۔

(المستدرک، کتاب التوبۃ، باب من قال لا الہ الا اللہ وجبت لہ الجنۃ، رقم ۷۷۱۴، ج ۵، ص ۳۵۶)

حضرتِ سیدنا ابو اُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا، جس نے سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ کہا تو وہ سو اونٹ قربان کرنے والے کے برابر ہوگا۔

(مجمع الزوائد، کتاب الاذکار، باب ماجاء فی الباقیات الصالحات ونحوھا، رقم ۱۶۸۶۵، ج ۱۰، ص ۱۰۷)

سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِیْمِ پڑھنے کا ثواب

حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ آقائے مظلوم، سرورِ معصوم، حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، محبوبِ ربِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا، دو کلمے سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِیْمِ زبان پر ہلکے، میزان پر بھاری اور رحمن عزوجل کو پسند ہیں۔

(صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعا، باب فضل التہلیل والتسبیح، رقم ۲۶۹۴ ص ۱۴۴۶)

حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی مکرّم، نورِ مجسّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا، جس نے سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِیْمِ أَسْتَغْفِرُ اللهَ وَأَتُوْبُ إِلَیْهِ کہا اس کے لئے اس کلمے کو اسی طرح لکھ لیا جائے گا پھر اسے عرش کیساتھ معلق کر دیا جائے گا اور اس شخص کا کوئی گناہ اسے نہ مٹا سکے گا یہاں تک کہ جب وہ قیامت کے دن اللہ عزوجل کے ساتھ ملاقات کریگا تو وہ کلمہ اسی طرح مہر بند ہو گا جس طرح اس نے کہا تھا۔

(مجمع الزوائد، کتاب الاذکار باب ماجاء فی سبحان اللہ وبحمدہ...الخ، رقم ۱۶۸۷۸، ج ۱۰، ص ۱۱۲)

سُبْحَانَ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہ، اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکْبَرُ پڑھنے کا ثواب

حضرتِ سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْ وَر، دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا ،صفائی نصف ایمان ہے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنا میزان کو بھر دیتا ہے اور سُبْحَانَ اللہِ وَبِحَمْدِہٖ کہنا زمین وآسمان کے درمیان ہر چیز کو بھر دیتا ہے اور نماز نور ہے، صدقہ برہان ہے، صبر روشنی ہے، قرآن تیرے لئے دلیل ہے یا تیرے خلاف دلیل ہے ۔جب کوئی شخص صبح کرتا ہے تو اپنی جان بیچنے والا ہوتا ہے پھر یا تو اسے آزاد کر دیتا ہے یا ہلاک کر دیتا ہے۔

(صحیح مسلم،کتاب الطہارۃ،باب فضل الوضوء،رقم ۲۲۳،ص ۱۴۰)

ام المومنین حضرتِ سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ شہنشاہ مدینہ،قرارِ قلب وسینہ، صاحب معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا، اولادِ آدم میں سے ہر انسان کو تین سو ساٹھ جوڑوں کے ساتھ پیدا کیا گیا ہے جب کوئی آدمی اللہ عزوجل کی بڑائی بیان کرتے ہوئے تین سو ساٹھ مرتبہ اَللہُ اَکْبَرُ یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ یا سُبْحَانَ اللہِ یا اَسْتَغْفِرُ اللہَ کہتا ہے یا مسلمانوں کے راستے سے کوئی پتھر یا کانٹے دار جھاڑی یا ہڈی ہٹا دیتا ہے یا نیکی کا حکم دیتا ہے یا کسی برائی سے منع کرتا ہے تو اس دن شام تک کے لئے اپنے آپ کو جہنم سے نجات دلا دیتا ہے۔

(صحیح مسلم،کتاب الزکاۃ، باب بیان ان اسم الصدقۃ یقع علی کل نوع من المعرو

ف، رقم ۱۰۰۷،ص ۵۰۳)

حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحب لولاک، سیاحِ افلاک صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا، سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ کہنا مجھے ہر اس چیز سے زیادہ محبوب ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فضل التہلیل والتسبیح، رقم ۲۶۹۵،ص ۱۴۴۶)

ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا، سب سے افضل کلام سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَر ہے۔

(مسند احمد بن حنبل، حدیث بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم ۱۶۴۱۲، ج ۵،ص ۵۲۵)

حضرتِ سیدنا سَمُرَہ بن جُندَب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحب لولاک، سیاحِ افلاک صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم مجھ سے کہا، اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! اپنی امت کو میری طرف سے سلام کہے گا اور انہیں بتائیے گا جنت کی مٹی خوشبودار اور پانی میٹھا ہے اور اس میں حوض ہیں جن کا سبزہ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ ہے۔

(سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب ۶۰، رقم ۳۴۷۳، ج ۵،ص ۲۸۶)

حضرتِ سیدنا سَلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سیدُ المبلغین، رَحمۃ لِّلعٰلَمِین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کو فرماتے ہوئے سنا۔ بیشک جنت میں حوض ہیں تم ان

کے پودوں میں اضافہ کیا کرو۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس کے پودے کیا ہیں؟ فرمایا سُبْحَانَ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکْبَرُ۔

(مجمع الزوائد، کتاب الاذکار، باب ماجاء فی الباقیات الصالحات، رقم ۱۶۸۵۲، ج ۱۰، ص ۱۰۳)

حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم میرے پاس سے گزرے تو میں پودے لگا رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے ابو ہریرہ! تم کیا لگا رہے ہو؟ میں نے عرض کیا، پودے لگا رہا ہوں۔ فرمایا، کیا میں تجھے ان سے بہتر پودوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ پھر فرمایا، وہ سُبْحَانَ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکْبَرُ ہیں، ان میں سے ہر ایک کے بدلے جنت میں ایک پودا لگا دیا جاتا ہے۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب الادب، باب فضل التسبیح، رقم ۳۸۰۷، ج ۴، ص ۲۵۲)

حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ اور ابو سَعید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ للہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہ عَنِ الْعُیوب صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا، بیشک اللہ عزوجل نے اپنے کلام میں سے چار کلمات سُبْحَانَ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکْبَرُ کو چن لیا ہے۔ چنانچہ! جو سُبْحَانَ اللہِ کہتا ہے اس کے لئے بیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس کے بیس گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں اور جو اَللہُ اَکْبَرُ کہتا ہے اسے بھی یہی فضیلت حاصل ہوتی ہے اور جو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کہتا ہے اس کی بھی یہی فضیلت ہے اور جو دل سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ترجمہ: سب خوبیاں اللہ عزوجل کیلئے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ کہتا ہے اس

کے لئے تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اسکے تیس گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں۔
(المستدرک، کتاب الدعاء والتکبیر الخ، باب فضیلۃ التسبیح، رقم ۱۹۲۹، ج ۲،ص ۱۹۲)

حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ خوش خصال، پیکرِ حُسن و جمال،، دافعِ رنج ومَلال، صاحبِ جُو دونوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا، اپنی ڈھالیں اٹھالو۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا، یارسول اللہ! کیا دشمن نے حملہ کردیا ہے؟ فرمایا، نہیں! بلکہ جہنم کے مقابلے میں اپنی ڈھالیں اٹھالو اور سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ وَاللهُ اَكْبَرُ پڑھا کرو کیونکہ یہ کلمات قیامت کے دن تمہارے آگے اور پیچھے سے حفاظت کریں گے اور یہی باقی رہنے والی نیکیاں ہیں۔
(المستدرک، کتاب الدعاء والتکبیر الخ، باب المنجیات الباقیات الصالحات، رقم ۲۰۲۹، ج ۲،ص ۲۳۵)

حضرتِ سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خاتم المرسلین، رحمۃ للعلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، محبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق و امین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا، بے شک تم اللہ عزوجل کے جلال کو یاد کرنے کے لئے جو تسبیح تہلیل، اور تحمید کرتے ہو تو وہ کلمات عرش کے گرد گھومتے ہیں ان کی آواز شہد کی مکھیوں کی بھنبھناہٹ کی طرح ہوتی ہے اور یہ اپنے پڑھنے والوں کا تذکرہ کرتے ہیں۔ (پھر فرمایا)، کیا تم پسند نہیں کرتے کہ تمہارا تذکرہ ہمیشہ ہوتا رہے؟
(سنن ابن ماجہ، کتاب الادب، باب فضل التسبیح، رقم ۳۸۰۹، ج ۴،ص ۲۵۳)

حضرتِ سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بَر صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک ٹہنی کو پکڑ کر جھاڑا تو اس کے پتے نہ جھڑے پھر اسے دوبارہ جھاڑا مگر پتے نہ جھڑے، تیسری مرتبہ پھر جھاڑا تو پتے جھڑنے لگے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، سُبْحَانَ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکْبَرُ کہنا گناہوں کو اس طرح جھاڑ دیتا ہے جس طرح درخت اپنے پتوں کو جھاڑ دیتا ہے۔

(مسند احمد، رقم ۱۲۵۵۶، ج ۳، ص ۱۵۲)

حضرتِ سیدنا ابن ابی اَوْفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! میں نے قرآن پاک کی مشق کی کوشش کی مگر نہ کر سکا لہٰذا مجھے ایسی چیز سکھائیے جو قرآن کی جگہ میرے لئے کفایت کرے۔ حضورِ پاک، صاحب لَولاک، سیاحِ افلاک صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا سُبْحَانَ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکْبَرُ کہا کرو۔ تو اس نے یہ کلمات کہے اور انہیں اپنی انگلیوں پر شمار کیا۔ پھر عرض کیا کہ یارسول اللہ! یہ تو میرے رب عزوجل کے لئے ہیں میرے لئے کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ تم یہ کہا کرو

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَاھْدِنِیْ

ترجمہ: اے اللہ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور عافیت اور رزق دے اور ہدایت عطا فرما۔

جب وہ اعرابی چلا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اعرابی

اپنے ہاتھوں کو خیر سے بھر کر لے گیا۔ایک روایت میں لَاحَولَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہنے کا اضافہ ہے۔

(الاحسان بترتیب ابن حبان،کتاب الصلاۃ،باب قضاء الفوائت،رقم ۱۸۰۷،ج ۳،ص ۱۴۸)

حضرتِ سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیّدُ المبلغین، رَحمۃ لِلعٰلَمِین صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا،کیا تم میں سے کوئی روزانہ احد پہاڑ کے برابر عمل کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا؟ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! روزانہ احد پہاڑ کے برابر عمل کرنے کی استطاعت کون رکھ سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا،تم میں سے ہر ایک اس کی استطاعت رکھتا ہے۔صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کیسے؟ فرمایا،سُبْحَانَ اللّٰہِ، لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور اَللّٰہُ اَکْبَر کہنا احد پہاڑ سے زیادہ عظمت والا ہے۔

(طبرانی کبیر،رقم ۳۹۸،ج ۱۸،ص ۱۷۴)

حضرتِ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ شہنشاہِ خوش خصال، پیکرِ حُسن و جمال.. دافعِ رنج و ملال، صاحبِ جُود و نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، جس نے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ کہا اس کے لئے ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں لکھی جائیں گی۔

(طبرانی اوسط،رقم ۶۴۹۱،ج ۵،ص ۳۲)

حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بحر و بَر صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، جب تم جنت

کی کیاریوں سے گزرو تو ان میں سے کچھ چن لیا کرو۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا، جنت کی کیاریاں کیا ہیں؟ فرمایا مساجد۔ میں نے عرض کیا، اور سبزہ کیا ہے؟ فرمایا سُبْحَانَ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکْبَرُ۔

(سنن ترمذی، کتاب الدعوات، رقم ۳۵۲۰، باب ۸۷، ج ۵، ص ۳۰۴)

حضرتِ سیدنا ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ چند صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مال دار لوگ اجر لے گئے۔ جس طرح ہم نماز پڑھتے ہیں وہ بھی نماز پڑھتے ہیں اور جس طرح ہم روزے رکھتے ہیں وہ بھی روزے رکھتے ہیں اور وہ اپنے فاضل مال کے ذریعہ صدقہ بھی کرتے ہیں۔ خاتم المرسلین، رحمۃ للعلمین، شفیع المذنبین، انیس الغریبین، سراج السالکین، محبوبِ ربّ العلمین، جنابِ صادق و امین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا، کیا اللہ عزوجل نے تمہارے لئے کوئی ایسی چیز نہیں بنائی جو تم صدقہ کرسکو؟ پھر فرمایا، بیشک سُبْحَانَ اللہِ کہنا صدقہ ہے اور اَللہُ اَکْبَرُ کہنا صدقہ ہے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنا صدقہ ہے اور اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ یعنی نیکی کی دعوت دینا صدقہ ہے اور نَہْیٌ عَنِ الْمُنْکَرِ یعنی برائی سے روکنا صدقہ ہے اور تمہارے لئے تمہاری شرمگاہوں میں صدقہ ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا، یارسول اللہ! کیا ہم میں سے کوئی اپنی شہوت پوری کرے تو کیا اس کے لئے اس میں ثواب ہے؟ فرمایا تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر وہ اپنی شہوت ذریعۂ حرام سے پوری کرے تو کیا اسے گناہ ہوگا؟ (پھر فرمایا) اسی طرح اگر وہ اپنی شہوت حلال ذریعے سے پوری کرے تو اس کے لئے اس میں ثواب ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب بیان ان اسم الصدقۃ یقع۔۔الخ۔ رقم ۱۰۰۶، ص ۵۰۳)

حضرتِ سیدنا ابو سلمی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، مخزنِ جود وسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، محبوبِ ربُّ العزت، محسن انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ ؤالہٖ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا، خوب! بہت خوب! پانچ چیزیں کتنی اچھی ہیں کہ میزان میں ان سے وزنی کوئی چیز نہیں ہوگی وہ سُبْحَانَ اللهِ ،اَلْحَمْدُلِلّٰهِ، لَااِلٰهَ اِلَّا اللهُ ، اور اَللهُ اَكْبَر کہنا اور مسلمان کا اپنے نیک وصالح بچے کے مرجانے پر ثواب کی امید پر صبر کرنا ہے۔

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب الرقائق، باب الاذکار، رقم ۸۳۰، ج ۲، ص ۹۹)

حضرتِ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں تمہیں کوئی حدیث سناتا ہوں تو اس کی تائید میں کتاب اللہ عزوجل کی آیت پیش کرتا ہوں، (پھر فرمایا) بیشک بندہ جب سُبْحَانَ اللهِ ،اَلْحَمْدُلِلّٰهِ، لَااِلٰهَ اِلَّا اللهُ ،اَللهُ اَكْبَرُ اور تَبَارَكَ الله کہتا ہے تو ملائکہ ان کلمات کو پکڑ لیتے ہیں اور انہیں اپنے پروں کے نیچے چھپا لیتے ہیں، پھر ان کا گزر فرشتوں کے جس گروہ پر بھی ہوتا ہے وہ ان کلمات کے کہنے والے کیلئے استغفار کرتے ہیں، پھر حضرتِ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی:

اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ ؕ

ترجمہ کنزالایمان: اسی کی طرف چڑھتا ہے پاکیزہ کلام اور جو نیک کام ہے وہ اسے بلند کرتا ہے۔

(پ 22، الفاطر: 10)(المستدرک، کتاب التفسیر، باب ۱۴۰۳، رقم ۳۶۴۲، ج ۳، ص ۲۰۴)

حضرتِ سیدنا سعد بن ابو وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی بارگاہ میں حاضر تھے کہ آپ نے فرمایا، کیا تم میں سے کوئی روزانہ ایک ہزار نیکیاں کمانے سے عاجز ہے؟ حاضرین میں سے ایک شخص نے عرض کیا کہ ہم میں سے کوئی ایک ہزار نیکیاں کیسے کما سکتا ہے؟ فرمایا، اگر وہ سو مرتبہ تسبیح یعنی سُبحانَ اللہِ کہے تو اسکے لئے ایک ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں یا ایک ہزار گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں۔

(صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء، باب فضل التہلیل والتسبیح، رقم ۲۶۹۸ ص ۱۴۴۷)

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا، جس نے سو مرتبہ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ اور سو مرتبہ اَللہُ اَکبَرُ کہا تو یہ اسکے لئے دس غلام آزاد کرنے اور سات اونٹ یا گائے قربان کرنے سے بہتر ہے۔

حضرت سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آقائے مظلوم، سرورِ معصوم، حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، محبوبِ ربِّ اکبر صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا، جس نے سو مرتبہ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ کہا تو اس کا یہ عمل سو اونٹ قربان کرنے کے برابر ہے اور جس نے سو مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

(طبرانی کبیر، رقم ۷۵۳۴، ج ۸، ص ۱۱۵)

حضرتِ سیدتنا ام ھانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی. یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں بوڑھی اور کمزور ہوگئی ہوں لھذا آپ مجھے ایسا عمل بتائیے

جسے میں بیٹھ کر کرتی رہوں۔ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسول اکرم، شہنشاہ بنی آدم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا، سو مرتبہ اللہ عزوجل کی تسبیح بیان کرو (یعنی سُبحَانَ اللہِ کہہ لیا کرو) تو یہ تمہارے لئے اولاد اسماعیل میں سے سو غلام آزاد کرنے کے برابر ہے اور سو مرتبہ اللہ عزوجل کی تحمید کرلیا کرو (یعنی اَلحَمدُ لِلّٰہِ کہہ لیا کرو) یہ تمہارے لئے سو کجاوے اور زین والے گھوڑے راہِ خدا عزوجل میں دینے سے بہتر ہے اور سو مرتبہ اللہ عزوجل کی بڑائی بیان کرلیا کرو (یعنی اَللہُ اَکبَرُ کہہ لیا کرو) یہ تمہارے لئے سو قربانیوں کے برابر ہے اور سو مرتبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کہہ لیا کرو۔

سیدنا ابوخلف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میرا خیال ہے کہ اسکی فضیلت یہ بیان فرمائی کہ یہ زمین و آسمان کے درمیان کی ہر چیز کو بھر دے گا اور اس دن تجھ سے افضل عمل کسی کا نہ اٹھایا جائے گا سوائے اس شخص کے کہ جو تیری مثل عمل کرے۔

ایک روایت میں یہ اضافہ ہے، اور لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہا کرو یہ کسی گناہ کو باقی نہ چھوڑے گا اور اس جیسا کوئی عمل نہیں۔

(مسند امام احمد بن حنبل، رقم ۲۶۹۷۷، ج ۱۰، ص ۲۶۴)

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے لئے دعا فرمائی اس کے بعد پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اقدس رکھا اور سو گئے۔ پھر ہنستے ہوئے بیدار ہوئے، میں نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کس چیز نے آپ کو ہنسایا؟ فرمایا، میری امت کے راہ خدا عزوجل میں جہاد کرنے والے کچھ لوگ میرے سامنے لائے گئے (جیسا کہ پہلی مرتبہ فرمایا تھا) انہوں نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ عزوجل سے میرے لئے دعا کیجئے کہ اللہ عزوجل

مجھے ان میں شامل فرمادے ۔فرمایا،تم پہلے والوں میں سے ہو۔ پھر سیدتنا ام حرام رضی اللہ عنہا حضرتِ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں سمندر کے سفر پر سوار ہو کر نکلیں اور سمندر سے نکلتے وقت اپنی سواری سے گر کر انتقال کر گئیں۔

(صحیح بخاری،کتاب الجہاد والسیر،باب الدعاء بالجہاد والشھادۃ اللرجال والنساء،رقم ۲۷۸۸،ج ۲،ص ۲۵۰)

حضرتِ سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْ وَر، دو جہاں کے تاجوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا، جس نے اللہ عزوجل کی راہ میں سمندر میں ایک مرتبہ جہاد کیا اور اللہ عزوجل خوب جانتا ہے کہ کون اس کی راہ میں جہاد کرتا ہے تو اس نے اللہ عزوجل کی اطاعت کا حق ادا کر دیا اور جنت کی بھر پور طلب کی اور جہنم سے ہر طرح سے دور ہو گیا۔

(المعجم الاوسط،من اسمہ ابراھیم،رقم ۲۹۶۴،ج ۲،ص ۸۵)

حضرتِ سیدنا واثلہ بن اَسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا، جو میرے ساتھ جہاد کرنے سے رہ گیا اسے چاہیے کہ سمندر میں جہاد کرے۔

(المعجم الاوسط،من اسمہ موسی،رقم ۸۳۵۲،ج ۶،ص ۱۵۸)

حضرتِ سیدنا ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آقائے مظلوم، سرورِ معصوم، حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا، سمندر

میں شہید ہونے والا خشکی کے دو شہیدوں کی مثل ہے اور سمندر میں چکرا کر گرنے والا خشکی میں اپنے خون سے لتھڑے ہوئے شخص کی طرح ہے اور موجوں کے درمیان جہاد کرنے والا اللہ عزوجل کی فرمانبرداری میں پوری دنیا طے کرنے والے کی طرح ہے اور اللہ عزوجل نے ملک الموت علیہ السلام کو روحیں قبض کرنے پر مقرر کیا ہے مگر سمندر میں شہید ہونے والوں کی روحیں اللہ عزوجل خود قبض فرماتا ہے اور خشکی میں شہید ہونے والے کے قرض کے علاوہ تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں جبکہ سمندر میں شہید ہونے والے کے قرض سمیت تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

(ابن ماجہ، کتاب الجہاد، باب فضل غزو البحر، رقم ۲۷۷۸، ج ۳، ص ۳۴۸)

سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ کہنے کا ثواب

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا،

اَلْمَالُ وَ الْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّ خَيْرٌ اَمَلًا

ترجمہ کنزالایمان:

مال اور بیٹے یہ جیتی دنیا کا سنگار ہے اور باقی رہنے والی اچھی باتیں ان کا ثواب تمہارے رب کے یہاں بہتر اور وہ امید میں سب سے بھلی۔ (پ، 15 الکھف: 46)

حضرت سیدنا ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم نے فرمایا، باقیات صالحات (یعنی باقی رہنے والی اچھی باتوں) کی کثرت کیا کرو۔ عرض کی گئی، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کیا ہیں؟ فرمایا، ''اَللّٰہُ اَکْبَرُ، لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، سُبْحَانَ اللّٰہِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔

(الاحسان بترتیب ابن حبان، کتاب الرقائق، باب الاذکار، رقم ۸۳۷، ج ۲، ص ۱۰۲)

حضرت سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم نے فرمایا، سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَااِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ پڑھا کرو کیونکہ یہ باقیات صالحات (یعنی باقی رہنے والی نیکیاں) ہیں اور گناہوں کو اس طرح جھاڑ دیتی ہیں جس طرح درخت اپنے پتے جھاڑتا ہے اور یہ جنت کے خزانوں میں سے ہیں

(مجمع الزوائد، کتاب الاذکار، باب ماجاء فی الباقیات الصالحات، رقم ۱۶۸۵۵، ج ۱۰، ص ۱۰۴)

حضرت سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیاحِ افلاک صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم نے فرمایا، جو شخص زمین پر لَااِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہتا ہے تو اسکے گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔ ایک روایت میں سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنے کا بھی ذکر ہے۔

(المستدرک، کتاب الدعاء والتکبیر، باب افضل الذکر لا الہ الا اللہ الخ، رقم ۱۸۹۶، ج ۲، ص ۱۷۹)

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلّی

اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا، جو شخص سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ کہتا ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے، میرے بندے نے سر تسلیم خم کرلیا اور سلامتی پا گیا۔

(المستدرک، کتاب افضل الذکر لا الہ الا اللہ الخ، باب تفسیر سبحان اللہ، رقم ۱۸۹۳، ج ۲، ۱۷۸)

حضرت سیدنا ابو منذر جُہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے سب سے افضل کلام سکھائیے۔ فرمایا، اے ابو منذر! روزانہ سو مرتبہ یہ کلمات پڑھ لیا کرو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرِ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اس دن تم ہی عمل کے اعتبار سے سب سے افضل ہوگے مگر جو تمہاری مثل کہے اور سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ کثرت سے کہا کرو کیونکہ یہ سید الاستغفار ہیں اور گناہوں کو مٹا دیتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ یہ بھی ارشاد فرمایا کہ یہ کلمات جنت کو واجب کرنے والے ہیں۔

(مجمع الزوائد، کتاب الاذکار، باب ماجاء فی الباقیات الصالحات، رقم ۱۶۸۴۲، ج ۱۰، ص ۱۰۰)

حضرتِ سیدتنا سلمٰی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی، یارسول اللہ! مجھے کچھ کلمات سکھائیے جو زیادہ نہ ہوں۔ فرمایا، دس مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہو تو اللہ عزوجل فرمائے گا، یہ میرے لئے ہے۔ اور دس مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ کہو تو اللہ عزوجل فرمائے گا۔ یہ میرے لئے ہے۔ اور اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ کہو تو اللہ عزوجل فرمائے گا، میں نے تمہاری مغفرت فرمادی۔ پھر تم دس مرتبہ یہی کلمات دہراؤ گی تو اللہ عزوجل فرمائے گا، میں نے تیری عرض قبول فرمالی۔

(مجمع الزوائد، کتاب الاذکار، باب ماجاء فی الباقیات الصالحات، رقم ۱۶۸۶۸، ج ۱۰، ص ۱۰۹)

حضرتِ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدتنا ام سُلَیم رضی اللہ عنہا ایک صبح رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہر کر عرض گزار ہوئیں، مجھے ایسے کلمات سکھائیے جنہیں میں اپنی نماز میں پڑھا کروں۔فرمایا،، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، سُبْحَانَ اللّٰہِ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ دس دس مرتبہ کہا کرو پھر جو چاہو دعا مانگو تو اللہ عزوجل فرمائے گا، ہاں! ہاں! (یعنی میں تمہاری دعا قبول فرماؤں گا)۔

(الاحسان بترتیب ابن حبان، صلوٰۃ الاستسقاء، فصل فی القنوت، رقم ۲۰۰۸ ج ۳ ص ۲۳۰)

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پڑھنے کا ثواب

حضرت سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجوَر، سلطانِ بحر و برصَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا، لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پڑھا کرو کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء باب استحباب خفض الصوت بالذکر، رقم ۲۷۰۴، ص ۱۴۵۰)

حضرت سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیاحِ افلاک صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا، کیا میں تمہیں جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازے کے بارے میں نہ بتاؤں؟ عرض کیا، وہ کیا ہے؟ ارشاد فرمایا، لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔

(مجمع الزوائد، کتاب الاذکار، باب ماجاء فی لاحول ولاقوۃ الا باللہ، رقم ۱۶۸۹۷، ج ۱۰، ص ۱۱۸)

حضرت سیدنا قیس بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میرے والد صاحب نے

مجھے سیدُ المبلغین، رَحمۃٌ لِّلعٰلَمِین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی خدمت کرنے کے لئے بھیجا۔ جب میں دو رکعتیں ادا کر چکا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور مجھے اپنے پاؤں سے ہلکی سی ٹھوکر رسید کی اور فرمایا، کیا میں تمہیں جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازے کے بارے میں نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا ضرور بتایئے۔ فرمایا، وہ لا حَولَ ولاَ قُوَّۃَ اِلاَّ بِاللہِ ہے۔

(المستدرک، کتاب الادب، باب النھی عن تعاطی السف مسلوہ، رقم ۷۸۵۷، ج ۵، ص ۴۱۳)

حضرتِ سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ العُیوب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے مجھ سے فرمایا، اے ابو ذر! کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کے بارے میں نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا، ضرور بتایئے۔ ارشاد فرمایا، وہ لَا حَولَ وَلَا قُوَّۃَ اِلاَّ بِاللہِ ہے۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب الادب، باب ماجاء فی لاحول ولا قوۃ الا باللہ، رقم ۳۸۲۵، ج ۴، ص ۲۶۰)

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال، دافِعِ رنج وملال، صاحبِ جُود ونوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا، لاَ حَولَ وَلاَ قُوَّۃَ اِلاَّ بِاللہِ کی کثرت کیا کرو کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔

حضرت سیدنا مکحول رحمہ اللہ فرماتے ہیں، جس نے لَا حَولَ وَلَا قُوَّۃَ اِلاَّ بِاللہِ وَلَا مَنْجَاءَ مِنَ اللہِ اِلَّا اِلَیْہِ کہا اللہ عزوجل اس پر خسارے کے ستر دروازے بند فرمادے گا جن میں سب سے کم ترین خسارہ فقر ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا، کیا میں تمہیں ایک ایسا کلمہ نہ سکھاؤں جو عرش کے نیچے جنت کے خزانوں میں سے ایک ہے، تم لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلاَّ بِاللهِ پڑھو گے تو اللہ عزوجل فرمائے گا، میرے بندے نے سرِ تسلیم خم کرلیا اور نجات پا گیا۔

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا، اے ابو ہریرہ! کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کے بارے میں نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ضرور بتایئے۔ فرمایا، 'لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلاَّ بِاللهِ پڑھا کرو اللہ عزوجل فرمائے گا میرے بندے نے سرِ تسلیم خم کرلیا۔

ایک روایت میں ہے کہ تاجدارِ رسالت، رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا، اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کے بارے میں نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضرور بتایئے۔ فرمایا، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلاَّ بِاللهِ وَلَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَاءَ مِنَ اللهِ اِلَّا اِلَيْهِ پڑھا کرو (الترغیب والترہیب، کتاب الذکر والدعاء، الترغیب فی قولِ لا الہ الا اللہ ..الخ، رقم ۲، ج ۲، ص ۲۹۰)

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شمار، دو عالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا، جس نے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلاَّ بِاللهِ پڑھا تو یہ (اسکے لئے) ننانوے بیماریوں کی دوا ہے ان میں سب سے ہلکی بیماری رنج والم ہے۔

(الترغیب والترھیب ،کتاب الذکر والدعاء، الترغیب فی اذکار تقابل باللیل والنہار، رقم ۸، ج ۲،ص ۲۹۲)

حضرت سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم نے فرمایا، جسے اللہ عزوجل نے کوئی نعمت عطا فرمائی پھر وہ بندہ اس نعمت کو باقی رکھنا چاہتا ہو تو اسے چاہیے کہ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلاَّ بِاللہِ کی کثرت کرے۔

(المعجم الکبیر، رقم ۸۵۹، ج ۱۷،ص ۳۱۰)

حضرت سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ معراج کی رات آقائے مظلوم، سرورِ معصوم، حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم حضرتِ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے قریب سے گزرے تو انہوں نے پوچھا، اے جبرئیل! تمہارے ساتھ کون ہے۔ انہوں نے عرض کیا، یہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔ حضرتِ سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے آپ صلی اللہ علیہ وسلمسے عرض کیا، اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اپنی امت کو جنت کے پودوں میں اضافہ کرنے کا حکم دیجئے کیونکہ جنت کی مٹی پاکیزہ اور زمین وسیع ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلّم نے استفسار فرمایا، کہ جنت کے پودے کیا ہیں؟ حضرت سیدنا ابراھیم علیہ السلام نے جواب دیا، لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلاَّ بِاللہِ (پڑھنا)۔

(المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث ابوایوب الانصاری، رقم ۲۳۶۱۱، ج ۹،ص ۱۴۱)

حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم نے فرمایا، جنت کے پودوں میں اضافہ کرو کیونکہ

اسکا پانی میٹھا اور مٹی پاکیزہ ہے، لہذا اسکے پودوں میں اضافہ کرو۔ صحابہ کرام علیھم الرضوان نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جنت کے پودے کیا ہیں؟ فرمایا۔ مَاشَاءَ اللّٰہُ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔

(طبرانی کبیر، رقم ۱۳۳۵۴، ج ۱۲ ص ۲۷۹)

(۳)

سورہ الم نشرح

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا

اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ ﴿۱﴾

کیا ہم نے تمہارا سینہ کشادہ نہ کیا

وَوَضَعْنَا عَنْکَ وِزْرَکَ ﴿۲﴾

اور تم پر سے تمہارا وہ بوجھ اتار لیا

الَّذِیْٓ اَنْقَضَ ظَھْرَکَ ﴿۳﴾

جس نے تمہاری پیٹھ توڑی تھی

وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ ﴿۴﴾

اور ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند کر دیا

فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ﴿۵﴾

تو بے شک دشواری کے ساتھ آسانی ہے

اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ﴿٦﴾

بے شک دشواری کے ساتھ آسانی ہے

فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ﴿٧﴾

تو جب تم نماز سے فارغ ہو تو دعا میں محنت کرو

وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ﴿٨﴾

اور اپنے رب ہی کی طرف رغبت کرو

دُشواری کے بعد آسانی

حضرتِ علامہ امام شَعرانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبانی طبقاتِ کبریٰ میں حُضور غوثُ الاعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کا یہ ارشادِ مبارک نقل کرتے ہیں، ابتداءً مجھ پر بہت سختیاں رکھی گئیں اور جب سختیاں انتہا کو پہنچ گئیں تو میں عاجز آ کر زمین پر لیٹ گیا اور میری زبان پر قرانِ پاک کی یہ ۲ آیاتِ مبارکہ جاری ہو گئیں۔

فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ﴿٥﴾ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ﴿٦﴾

(پ ۳۰ الم نشرح ۵،۶)

ترجمۂ کنز الایمان:

تو بے شک دشواری کے ساتھ آسانی ہے، بے شک دشواری کے ساتھ آسانی ہے۔

اَلْحَمْدُ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان آیاتِ مبارکہ کی بَرَکت سے وہ تمام سختیاں مجھ سے دور ہو

گئیں ۔(اَلطَّبَقَاتُ الکبریٰ ج ۱ ص ۷۸ ادارالفکر بیروت) مُصیبت زدہ اور مریض کو چاہیے کہ سرکارِ غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اُسی ادا کو یاد کر کے بے تابانہ زمین پر لیٹ جائے اور سورۃَ الم نشرح کی مذکورہ آیت نمبر 5 اور 6 پڑھے ۔ اللہ عَزَّ وَجَلَّ چاہے گا تو بطفیل حُضُور غوثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہِ الاکرم مشکل آسان ہوگی ۔

مِری مشکلوں کو تو آسان کر دے　　　مِرے غوث کا واسطہ یاالٰہی

شیخ الحدیث حضرت علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی علیہ الرحمۃ جنتی زیور میں لکھتے ھیں ۔

سورہ الم نشرح کے خواص میں ہے کہ جس مال پر خریدنے کے بعد تین مرتبہ اسے پڑھ دیا جائے اس میں ان شاء اللہ تعالیٰ خوب برکت ہوگی ۔

(۴)

سورہ اخلاص

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ﴿۱﴾

تم فرماؤ وہ اللہ ہے وہ ایک ہے

اَللّٰهُ الصَّمَدُ ﴿۲﴾

اللہ بے نیاز ہے

لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ﴿۳﴾

نہ اس کی کوئی اولاد (ف ۴) اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا

وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ﴿۴﴾

اور نہ اس کے جوڑ کا کوئی

قل ھو اللہ احد پڑھنے کا ثواب

حضرتِ سیدنا ابو دَرْدَاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا، تم میں سے کوئی شخص رات میں تہائی قرآن کیوں نہیں پڑھتا؟ صحابہ کرام علیھم الرضوان نے عرض کیا، کوئی شخص تہائی قرآن کیسے پڑھ سکتا ہے؟ ارشاد فرمایا، قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تہائی قرآن کے برابر ہے۔

(مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب فضل قراءۃ قل ھو اللہ احد، رقم ۸۱۱، ص ۴۰۵)

اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ عزوجل نے قرآن کے تین جزء فرما دیئے اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کو قرآن کے اجزاء میں سے ایک جزء بنا دیا۔

(مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب فضل قراءۃ قل ھو اللہ احد، رقم ۸۱۱، ص ۴۰۵)

حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا، اکٹھے ہو جاؤ کیونکہ ابھی میں تمہارے سامنے تہائی قرآن پڑھوں گا۔ چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے جنہیں جمع ہونا تھا وہاں جمع ہو گئے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھی اور واپس تشریف لے گئے۔ ہم ایک دوسرے سے کہنے لگے، شاید آسمان سے کوئی خبر آئی ہے

جس کی وجہ سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم واپس تشریف لے گئے ہیں۔ جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم دوبارہ تشریف لائے تو فرمایا کہ میں نے تمہارے سامنے تہائی قرآن پڑھنے کا کہا تھا تو سن لو کہ یہی سورت تہائی قرآن کے برابر ہے۔

(مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب فضل قراءۃ قل ھو اللہ احد، رقم ۸۱۲، ص ۴۰۵)

حضرت سیدنا ابوسَعید خُدرِی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے کسی کو بار بار قُل ھُوَ اللہُ اَحَدٌ پڑھتے ہوئے سنا تو اسے بہت کم خیال کرتے ہوئے صبح کے وقت رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اس کا تذکرہ کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، اس ذات کی قسم! جسکے دست قدرت میں میری جان ہے یہ سورت تہائی قرآن کے برابر ہے۔

(بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب فضل قل ھو اللہ احد، رقم ۵۰۱۳، ج ۳، ص ۴۰۶)

حضرت سیدنا معاذ بن انس جُہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنزّہ عَنِ العُیوب صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا، جو شخص دس مرتبہ قُل ھُوَ اللہُ اَحَدٌ پڑھے گا اللہ عزوجل اس کے لئے جنت میں ایک محل بنائے گا۔ حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! پھر تو ہم اسے کثرت سے پڑھا کریں گے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، اللہ عزوجل بہت زیادہ عطا فرمانے والا اور پاک ہے۔

(مسند احمد، حدیث معاذ بن انس، رقم ۱۵۶۱۰، ج ۵، ص ۳۰۸)

اُمّ المومنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نور کے پیکر،

تمام نبیوں کے سَرْ وَر، دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ ؤالہٖ وسلّم نے ایک شخص کو کسی سریہ میں بھیجا تو وہ اپنے ساتھیوں کی امامت کراتے ہوئے اپنی قراءت کو قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پر ختم کیا کرتا تھا۔ جب وہ لشکر واپس آیا اور لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں اس بات کا تذکرہ کیا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس سے پوچھو کہ وہ ایسا کیوں کرتا ہے؟ جب لوگوں نے اس سے پوچھا تو اس نے جواب دیا، اس لئے کہ اس میں رحمٰن عزوجل کی تعریف ہے اور میں اسے پڑھنا پسند کرتا ہوں۔ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، اسے خبر دے دو کہ اللہ عزوجل بھی اس سے محبت فرماتا ہے۔

(بخاری، کتاب التوحید، باب ماجاء دعاء النبی امتہ الی توحید اللہ تبارک وتعالی، رقم ۷۳۷۵، ج ۴، ص ۵۳۱)

حضرتِ سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حدیث میں ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال،، دافع رنج و ملال، صاحب جُود و نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ ؤالہٖ وسلّم نے اس شخص سے دریافت فرمایا کہ اے فلاں! تمہیں اپنے ساتھیوں کا کہنا ماننے سے کونسی چیز روکتی ہے اور ہر رکعت میں پابندی سے یہی سورت پڑھنے پر کونسی چیز آمادہ کرتی ہے؟ ' اس نے عرض کیا، میں اسے پسند کرتا ہوں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، تیرا اسے پسند کرنا تجھے جنت میں داخل کردے گا۔

(بخاری، کتاب الاذان، باب الجمع بین السورتین فی الرکعۃ، رقم ۷۷۴، ج ۱، ص ۲۷۳)

حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں خاتم المرسلین، رَحمۃً لِلعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، محبوبِ ربُ العلمین، جنابِ صادق و امین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلَّم کے ساتھ کہیں جارہا تھا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے کسی شخص کو سورۃ اخلاص پڑھتے ہوئے سنا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، واجب ہوگئی۔ میں نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا واجب ہوگئی؟ فرمایا، جنت۔

(الموطا للامام مالک، کتاب القرآن، باب ماجاء فی قراءۃ قل ھو اللہ احد، رقم ۴۹۵، ج۱، ص ۱۹۸)

حضرتِ سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جود وسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا، جو شخص روزانہ دوسومرتبہ قُلْ ھُوَ اللہُ اَحَدٌ پڑھے گا اس کے پچاس برس کے گناہ مٹادیئے جائیں گے مگر یہ کہ اس پر قرض ہو۔

(ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ماجاء فی سورۃ الاخلاص، رقم ۲۹۰۷، ج ۴، ص ۴۱۱)

(۵)

یاباقی انت الباقی یاشافی انت الشافی یاکافی انت الکافی

اسم اعظم

احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالی کے اسمائے حسنی سے بعض وہ ہیں جن کو اس لحاظ سے خاص اہمیت حاصل ہے کہ جب ان کے ذریعے دعا کی جائے تو قبولیت کا امکان بڑھ جاتا ہے۔ ان اسماء کو اسم اعظم کہا جاتا ہے۔

حضرت سیدنا بایزید بسطامی رضی اللہ عنہ سے اسم اعظم کے بارے میں سوال کیا گیا تو ارشاد فرمایا، تم غیر اللہ کی طرف سے اپنے دل کو فارغ کرلو پھر اس کے جس صفاتی نام سے چاہو دعا مانگو (وہ ہی اسمِ اعظم ہے۔) حضرت سیدنا یحیی بن معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، تم نام والے (یعنی اللہ تعالیٰ) کو طلب کرو۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اللہ تعالیٰ دلِ غافل کی دعا قبول نہیں کرتا۔

(تاریخ بغداد، ج ۵، ص ۱۱۸، رقم الحدیث ۲۵۲۰، مطبوعۃ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

اسمائے حُسنٰی کا وسیلہ کام آگیا:

حضرتِ سیدُنا اَنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نور کے پیکر، تمام

نبیوں کے سَرْ وَر، دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کے زمانۂ اقدس میں ایک شخص شام کے شہروں سے مدینہ اور مدینہ سے شام تجارت کے لئے جایا کرتا۔ اللہ عَزَّ وَجَلَّ پر توکُّل کرتے ہوئے قافلے کے بغیر ہی سفر کرتا۔ ایک مرتبہ وہ شام سے مدینہ آرہا تھا کہ ایک گھوڑے سوار چور کی زد میں آ گیا۔ چور نے اسے رکنے کو کہا تو وہ رُک گیا اور کہنے لگا: تمہیں مال چاہیے تو مال لے لو اور میرا راستہ چھوڑ دو۔ چور نے کہا: مال تو اب میرا ہی ہے، مگر مجھے تمہاری بھی ضرورت ہے، لہٰذا میرے ساتھ چلو۔ تاجر نے کہا: میرا کیا کرو گے، مال لے لو اور میرا راستہ چھوڑ دو۔ چور نے دوبارہ وہی الفاظ کہے۔ تو تاجر نے کہا: پھر تھوڑی دیر میرا انتظار کرو، میں وضو کر کے دو رکعت نماز ادا کرلوں اور اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی بارگاہ میں دُعا کرلوں۔ چور نے کہا: ٹھیک ہے، جو بہتر سمجھو کرلو۔ چنانچہ، تاجر اُٹھا اور وضو کر کے چار رکعت نماز ادا کرلیں، پھر اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف بلند کر دیا اور تین مرتبہ یہ دعا مانگی: اے اپنے بندوں سے بہت زیادہ محبت کرنے والے! اے اپنے بندوں سے بہت زیادہ محبت کرنے والے! اے اپنے بندوں سے بہت زیادہ محبت کرنے والے! اے عرشِ عظیم کے مالک عَزَّ وَجَلَّ! اے پیدا کرنے والے! اے لوٹانے والے! اے ہمیشہ جو چاہے، کرلینے والے! میں تجھ سے تیرے نور کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں جس نے تیرے عرش کو گھیر رکھا ہے اور تیری اس قدرت کے واسطے سوال کرتا ہوں جس کے ساتھ تو اپنی مخلوق پر قادر ہے اور تیری اس رحمت کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں جو ہر شئے کو گھیرے ہوئے ہے، تو نے رحمت اور علم کے اعتبار سے ہر شئے کا احاطہ کیا، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، اے مدد کرنے والے! میری مدد فرما۔

جب وہ دعا سے فارغ ہوا تو سیاہ گھوڑے پر سوار ایک شخص دیکھا۔ جس نے سبز رنگ کے کپڑے زیبِ تن کر رکھے تھے، اس کے ہاتھ میں چمکتا ہوا نیزہ تھا۔ چور نے گھوڑے سوار کو دیکھا تو تاجر کو چھوڑ کر اس کی جانب بڑھا۔ جب اس کے قریب ہوا تو اس نے تیزی سے اپنا نیزہ مار کر چور کو گھوڑے سے گرا دیا اور پھر تاجر کے پاس آیا اور کہنے لگا: اُٹھو، اور جا کر اُسے قتل کر دو۔ تاجر نے پوچھا: آپ کون ہیں؟ میں نے کبھی کسی کو قتل نہیں کیا اور نہ ہی اسے قتل کرنا پسند کرتا ہوں۔ پھر گھوڑے سوار نے خود ہی چور کا کام تمام کر دیا اور تاجر کے پاس آ کر کہا: میں تیسرے آسمان کا فرشتہ ہوں۔ جب آپ نے پہلی مرتبہ دعا کی تھی تو ہم نے آسمان کے دروازوں کی کھٹکھٹاہٹ سنی۔ ہم نے کہا: آج کوئی نئی بات ہوئی ہے۔ پھر دوسری مرتبہ دعا کی تو آسمان کے دروازے کھول دیئے گئے اور ان سے آگ کی چنگاریوں جیسی چنگاریاں ظاہر ہوئیں۔

پھر جب تیسری مرتبہ دعا کی تو حضرتِ سیّدُنا جبرائیل علیہ السلام ہمارے پاس تشریف لائے اور پوچھا: اس غم زدہ کی مدد کون کریگا۔ میں نے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے دعا کی کہ مجھے اس چور کے قتل کی توفیق عطا کی جائے، لٰہذا اے شخص! جان لے کہ جو شخص کسی بھی رنج و غم اور مصیبت و تکلیف میں یہ دُعا کریگا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی مدد کرتے ہوئے اس سے مصائب و آفات دور فرما دے گا۔

حضرتِ سیّدُنا اَنَس رَضِی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اس تاجر نے بخیر و عافیت مدینہ شریف پہنچ کر حضور سیّدُ المُبلِّغین، جنابِ رَحْمَۃٌ لِّلعٰلَمِین صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی خدمتِ اَقدس میں حاضری دی اور یہ واقعہ آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کے گوش گزار کیا تو

آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے تجھے اپنے اسمائے حُسنیٰ تلقین فرمائے ہیں کہ جب ان کے وسیلے سے دعا کی جائے تو قبول ہوتی ہے اور جب کچھ مانگا جائے تو عطا کیا جاتا ہے۔

(الموسوعۃ لابن ابی الدنیا، کتاب مجابی الدعوۃ، الحدیث ۲۳، ج ۲، ص ۳۲۱ بتغیر و اختصارٍ)

یاباقی

وہ واجب الوجود ہے، یعنی اس کا وجود ضروری ہے اور عدَم مُحَال (یعنی اُس کا موجود نہ ہونا، ناممکن ہے)، قدیم ہے یعنی ہمیشہ سے ہے، اَزَلی کے بھی یہی معنی ہیں، باقی ہے یعنی ہمیشہ رہے گا اور اِسی کو اَبَدی بھی کہتے ہیں۔ وہی اس کا مستحق ہے کہ اُس کی عبادت و پرستش کی جائے۔

اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی ذات مقدسہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں وہ یکتا ہے اس کا کوئی مثل نہیں، بے نیاز ہے اس کا کوئی مقابل نہیں، تنہا ہے اس کی کوئی نظیر نہیں، قدیم ہے اس سے پہلے کوئی نہیں، وہ ہمیشہ سے ہے اس کی ابتداء نہیں، اس کا وجود ہمیشہ رہے گا جس کی انتہاء نہیں، ابدی ہے اس کی نہایت نہیں، قائم ہے اس کے لئے اختتام نہیں، ہمیشہ کے لئے ہے اس کے لئے ٹوٹنا نہیں، وہ ہمیشہ صفاتِ جلالیہ سے متصف ہے اور رہے گا، مدتوں اور زمانوں کے گزر جانے سے اس کے لئے ختم ہونا اور جدا ہونا نہیں بلکہ وہی اوّل و آخر ہے، وہی ظاہر و باطن ہے۔

جب دنیا ایک ختم ہو جانے والا سایہ ہے اور فانی ہونے والا سامان ہے تو تجھ پر لازم ہے کہ تو آخرت کے لئے مکمل اہتمام کر چنانچہ، حضرت سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ

عنہ سے مروی ہے کہ سیّدُ المبلغین ، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم ارشاد فرماتے ہیں کہ تمہارا پاک پروردگار عزوجل ارشاد فرماتا ہے: اے ابن آدم! تو خود کو میری عبادت کے لئے فارغ کرلے میں تیرے دل کو غناء سے اور تیرے ہاتھوں کو رزق سے بھر دوں گا۔ اور اے ابن آدم! تو میری عبادت سے دوری اختیار نہ کر (ورنہ) میں تیرے دل کو فقر سے بھر دوں گا اور تیرے ہاتھوں کو دنیاوی کاموں میں مصروف کر دوں گا۔

(المستدرک للحاکم، کتاب الرقاق، الحدیث: ۷۹۹۶، ج۵، ص ۴۶۴)

حضرت سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے محبوب، دانائے غیوب، منزہ عن العیوب عزوجل وصَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جس نے دنیا سے محبت کی وہ آخرت میں نقصان اٹھائے گا اور جس نے آخرت سے محبت کی اس کو دنیا میں نقصان ہوگا، تو تم باقی رہنے والی (آخرت) کو فنا ہونے والی (دنیا) پر ترجیح دو۔

(المرجع السابق، الحدیث: ۷۹۶۷، ص ۴۵۴)

حضرت سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سردارِ مکہ مکرمہ، سلطانِ مدینہ منورہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم اتنی لمبی نماز ادا فرماتے تھے کہ مبارک قدموں میں ورم آ جاتا یا ان میں زخم ہو جاتے اور جب آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم سے اس کے بارے میں عرض کی جاتی (کہ اتنی مشقت کس لئے؟) تو ارشاد فرماتے: کیا میں اپنے رب عزوجل کا شکر گزار بندہ نہ بنوں؟

(صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب الصبر عن محارم اللہ، الحدیث: ۷۰۶۴، ص ۵۴۳)

اس اسم کی برکت سے حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ جب پہلوانی کیا کرتے تھے کسی نے آپ کو چت نہیں کیا اسی اسم (کے ورد) کی برکت سے منصب ولایت سے سرفراز فرمائے گئے۔

شیخ بونی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کی اس اسم کا ذاکر کبھی بیمار نہیں ہوتا اگر بادشاہ ذکر کرے تو ملک پر زوال نہ آئے گا۔شیخ مغرب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر ہر شب سو مرتبہ اور شب جمعہ ایک ہزار مرتبہ پڑھے تو مستجاب الدعوات ہو جائے گا۔

(شرح اسماء الحسنیٰ صفحہ ۲۱۸-۲۱۹)

یاشافی

بے شک ذاتی طور پر صرف اور صرف اللہ عَزَّ وَجَلَّ ہی شفا دینے والا ہے، مگر اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی عطا سے اس کے بندے بھی شفاء دے سکتے ہیں۔اگر کوئی یہ دعویٰ کرے کہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی دی ہوئی طاقت کے بغیر فلاں دوسرے کو شفاء دے سکتا ہے تو یقیناوہ کافر ہے۔کیوں کہ شفاء ہو یا دواء ایک ذرہ بھی کوئی کسی کو اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی عطا کے بغیر نہیں دے سکتا۔ہر مسلمان کا یہی عقیدہ ہے کہ انبیاء و اولیاء علیہم السلام ورحمُھُم اللہ جو کچھ بھی دیتے ہیں وہ محض اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی عطا سے دیتے ہیں، معاذ اللہ عَزَّ وَجَلَّ اگر کوئی یہ عقیدہ رکھے کہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے کسی نبی یا ولی کو مرض سے شفاء دینے کا کچھ عطا کرنے کا اختیار ہی نہیں دیا۔تو ایسا شخص حکمِ قرآنی کو جھٹلا رہا ہے۔پ ۳ سورہ الِ عمران کی آیت نمبر ۴۹

اور اُس کا ترجمہ پڑھ لیجئے اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ وسوسہ کی جڑ کٹ جائے گی اور شیطان ناکام و نامُراد ہوگا، چنانچہ حضرتِ سیّدُ نا عیسیٰ روحُ اللہ علیٰ نبیّنا وعَلَیہِ الصّلوٰۃ وَالسّلام

کے مُبارک قَول کی حکایت کرتے ہوئے قرانِ پاک میں ارشاد ہوتا ہے۔

وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْيِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ

ترجمہ کنزُ الایمان: اور میں شِفا دیتا ہوں مادرزاد اندھوں اور سفید داغ والے (یعنی کوڑھی) کو اور میں مُردے جِلاتا ہوں اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے حکم سے۔

(پ ۳ سورہ ال عمران آیت ۴۹)

دیکھا آپ نے؟ حضرتِ سیّدُ نا عیسیٰ روحُ اللہ علٰی نَبِیِّنا وعَلَیہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام صاف صاف فرمارہے ہیں کہ مَیں اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی بخشی ہوئی قدرت سے مادرزاد اندھوں کو بِینائی اور کوڑھیوں کو شِفا دیتا ہوں۔ حتیٰ کہ مُردوں کو بھی زندہ کردیا کرتا ہوں۔

اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی طرف سے انبیاء علیھم السّلام کو طرح طرح کے اختیارات عطاء کئے گئے ہیں اور فیضانِ انبیاء علیہم السلام سے اَولیاءِ کاملین رحمہم اللہ کو بھی عطا کئے جاتے ہیں لہٰذا وہ بھی (اللہ کی عطا سے) شِفادے سکتے ہیں اور بہت کچھ عطا فرما سکتے ہیں۔

(فیضانِ بسم اللہ صفحہ نمبر ۵۱ تا ۵۲)

شیخ خضر الحسینی الموصلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت اقدس میں تقریباً ۱۳ سال تک رہا، اس دوران میں نے آپ کے بہت سے خوارق و کرامات کو دیکھا ان میں سے ایک یہ ہے کہ جس مریض کو طبیب لاعلاج قرار دیتے تھے وہ آپ کے پاس آ کر شفایاب ہو جاتا، آپ اس کے لئے دعاء صحت فرماتے اور اس کے جسم پر اپنا ہاتھ مبارک پھیرتے تو اللہ عزوجل اسی وقت اس مریض کو صحت عطا فرما دیتا۔

(بہجۃ الاسرار، ذکرفصول من کلامہ مرصعابشی من عجائب،ص ۱۴۷)

حضرت شیخ ابوسعید قیلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ القوی نے فرمایا: حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اللہ عزوجل کے اذن سے مادرزاد اندھوں اور برص کے بیماروں کو اچھا کرتے ہیں اور مردوں کو زندہ کرتے ہیں۔

(بہجۃ الاسرار، ذکرفصول من کلامہ مرصعابشی من عجائب،ص ۱۲۴)

شفا اللہ تعالیٰ کے اذن سے ہے۔موت اور بڑھاپے کے سوا ہر مرض کی دوا ہے دوا شفا کے لئے علت نہیں ہے جب اللہ عزوجل کسی کو شفا دینا چاہتا ہے تو طبیب کا دماغ اس کی دوا تک پہنچ جاتا ہے۔

(اشعۃ اللمعات، ج ۳،ص ۶۳۹ ومراۃ المناجیح، ج ۶،ص ۲۱۴)

یا کافی

سیدی اعلیٰ حضرت ،امام اہلسنت،مجدد دین وملت ،حامی سنت،ماحی شرک و بدعت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاوی رضویہ شریف میں ارشاد فرماتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ حق فرماتا ہے اور راہ راست کی ہدایت فرماتا ہے بے شک وہ میرے لئے کافی ہے اور کیا ہی اچھا کارساز ہے، میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے اور ہر لغزش کرنے والے کو اس کی برکت سے لغزش سے بچائے اور اسے ہمارے سروں پر گہرا سایہ بنائے جس روز اس کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔اللہ تعالیٰ درود نازل فرمائے روشن ترین ماہتاب رسالت پر اور سب سے زیادہ چمکدار آفتاب کرامت اور اس کے انوار پر جس کا سایہ نہ تھا دھوپ میں نہ چاندنی میں، اور آپ کے صحابہ وآل پر جو آپ کے دامن رحمت کے سایہ

میں ہیں اور آپ کے سایہ رحمت کے سایہ میں ہیں اور آپ کے سایہ رحمت کی نعمتوں کی طرف دعوت دینے والے ہیں، اور ان کے ساتھ ہم سب پر روف و حیم کی رحمت سے۔

(فتاوی رضویہ شریف جلد ۳۰ صفحہ ۷۳۶)

6

يَارَسُولَ اللّٰه اُنْظُرْ حَالَنَا
يَاحَبِيْبَ اللّٰهِ اِسْمَعْ قَالَنَا
اِنَّنِيْ فِيْ بَحْرِهَمٍّ مُّغْرَقٌ
خُذْيَدِيْ سَهِّلْ لَّنَا اَشْكَالَنَا

امام بخاری اپنی کتاب میں لکھتے ہیں؛

حضرت عبدالرحمن بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا پاؤں سن ہوگیا۔ ان سے یہ سن کر ایک شخص نے کہا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک جو سب سے زیادہ محبوب ہے اسے یاد کیجئے یہ سن کر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: یا محمداہ! (اور آپ کا پاؤں اچھا ہوگیا)۔

(ال أدب المفرد، باب مایقول الرجل اذا خدرت رجلہ، الحدیث: ۹۹۳، ص ۲۶۱)

(الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، الباب الثانی، ج ۲، ص ۴۳)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے سوال کیا کہ آپ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کتنی محبت ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ خدا کی قسم! حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے مال، ہماری اولاد، ہمارے باپ، ہماری ماں اور سخت پیاس کے وقت پانی سے

بھی بڑھ کر ہمارے نزدیک محبوب ہیں۔

الشفاء بتعریف حقوق المصطفی،القسم الثانی،الباب الاول،فصل فیماروی عن السلف والائمۃ،الجزء الثانی،ص ۲۲

اگرکوئی مشکل پیش آئے تو اپنے آقااور مولا کو پکارے جیساکہ مسلمانوں کا ہمیشہ سے طریقہ رہاہے۔

7

ہمارے حُضُور سراپانور،فیض گنجور،شاہِ غَیُور،صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسَلَّم رَحمت عالَم ہیں.آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسَلَّم کی رَحمت سے کوئی محروم نہیں رہا۔ہمارے پیارے سرکارصَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسَلَّم غُرَباء وَمساکین اور یتیموں کی طرف نظر خاص رکھتے اور پوری امت کی ہر طرح سے دِلجُوئی فرمایا کرتے ہیں۔

سَلام اُس پر کہ جس نے بے کسوں کی دستگیری کی
سلام اُس پر کہ جس نے بادشاہی میں فَقیری کی

حضور علیہ الصلوۃ والسلام اللہ تعالی کے خلیفہ مطلق اور نائب کل ہیں جو چاہیں کرتے ہیں اور جو چاہیں عطافرماتے ہیں۔

ف

اِنَّ من جودک الدنیاوضرتہا ومن علومک علم اللوح والقلم)۔

یعنی: یارسول اللہ! دنیااور آخرت کی ہر نعمت آپ کے جود لا محدود سے کچھ حصہ ہے اور آپ کے علوم کثیرہ سے لوح وقلم کاعلم بعض حصہ ہے۔

فی الفتاوی الرضویۃ، ج۱۵ص ۲۸۷: حضور تمام ملک وملکوت پر اللہ عزوجل کے نائب مطلق ہیں جن کو رب عزوجل نے اپنے اسماء وصفات کے اسرار کا خلعت پہنایا اور ہر مفرد ومرکب میں تصرف کا اختیار دیا ہے، دولھا بادشاہ کی شان دکھاتا ہے، اس کا حکم برات میں نافذ ہوتا ہے، سب اس کی خدمت کرتے ہیں اور اپنے کام چھوڑ کر اس کے کام میں لگے ہوتے جس بات کو اس کا جی چاہے موجود کی جاتی ہے، چین میں ہوتا ہے، سب براتی اس کی خدمت میں اور اس کے طفیل میں کھانا پاتے ہیں، یونہی مصطفی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم عالم میں بادشاہ حقیقی عزوجل کی شان دکھاتے ہیں، تمام جہاں میں ان کا حکم نافذ ہے، سب ان کی خدمت گار وزیر فرمان ہیں، جو وہ چاہتے ہیں اللہ عزوجل موجود کر دیتا ہے ((ما أری ربک إلا یسارع فی ھواک))، صحیح بخاری کی حدیث ہے کہ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا حضور اقدس صلی اللہ تعالای علیہ وسلم سے عرض کرتی ہیں: میں حضور کے رب کو دیکھتی ہوں کہ حضور کی خواہش میں شتابی فرماتا ہے۔تمام جہاں حضور کے صدقہ میں حضور کا دیا کھاتا ہے کہ ((إنما أنا قاسم واللہ المعطی))، صحیح بخاری کی حدیث ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں: ہر نعمت کا دینے والا اللہ ہے اور بانٹنے والا میں ہوں۔

8

تمام تعریفیں اللہ تعالٰی کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے اور درود نازل ہو اس ذات پر جس کے صدقے اللہ تعالٰی نے دین ودنیا کی نعمتیں ہمیں عطا فرمائیں۔اور ان کے طفیل ان شاء اللہ ابدال آباد تک آخرت کی نعمتیں بھی ہمیں عطا ہوں گی۔

کوئی دولت، کوئی نعمت، کوئی عزت جو حقیقۃً دولت وعزت ہو ایسی نہیں کہ اللہ

عزوجل نے کسی اور کو دی ہو اور حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو عطا نہ کی ہو، جو کچھ جسے عطا ہوا یا عطا ہوگا دنیا میں یا آخرت میں وہ سب حضور کے صدقہ میں ہے حضور کے طفیل میں ہے حضور کے ہاتھ سے عطا ہوا۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

انما انا قاسم واللہ المعطی ۔ دینے والا اللہ ہے اور بانٹنے والا میں۔

صحیح البخاری کتاب العلم باب من یرد اللہ بہ خیر الفقہ فی الدین قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۱۶

صحیح البخاری کتاب الجہاد باب قول اللہ تعالٰی فان للہ خمسہ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۴۳۹

اس لئے کہ حضور تمام ملک وملکوت پر اللہ عزوجل کے نائب مطلق ہیں جن کو رب عزوجل نے اپنے اسماء وصفات کے اسرار کا خلعت پہنایا اور ہر مفرد و مرکب میں تصرف کا اختیار دیا ہے، دولھا بادشاہ کی شان دکھاتا ہے، اس کا حکم برات میں نافذ ہوتا ہے، سب اس کی خدمت کرتے ہیں اور اپنے کام چھوڑ کر اس کے کام میں لگے ہوتے جس بات کو اس کا جی چاہے موجود کی جاتی ہے، چین میں ہوتا ہے، سب براتی اس کی خدمت میں اور اس کے طفیل میں کھانا پاتے ہیں، یونہیں حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم میں بادشاہ حقیقی عزوجل کی شان دکھاتے ہیں، تمام جہاں میں ان کا حکم نافذ ہے، سب ان کی خدمت گار وزیر فرمان ہیں، جو وہ چاہتے ہیں اللہ عزوجل موجود کر دیتا ہے ماارٰی ربک الا یسارع فی ھواک ۔ صحیح بخاری کی حدیث ہے کہ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہما حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے عرض کرتی ہیں میں حضور کے رب کو دیکھتی ہوں کہ حضور کی خواہش میں شتابی فرماتا ہے۔

صحیح بخاری کتاب التفسیر باب قولہ ترجی من تشاء قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/۷۰۶

(۹)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

خلیفہ اول جانشین پیغمبر امیر المؤمنین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام نامی عبداللہ ابو بکر آپ کی کنیت اور صدیق وعتیق آپ کا لقب ہے۔ آپ قریشی ہیں اور ساتویں پشت میں آپ کا شجرہ نسب رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے خاندانی شجرہ سے مل جاتا ہے۔ آپ عام الفیل کے ڈھائی برس بعد مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے ۔آپ اس قدر جامع الکمالات اور مجمع الفضائل ہیں کہ انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کے بعد تمام اگلے اور پچھلے انسانوں میں سب سے افضل واعلیٰ ہیں ۔آزاد مردوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کیا اور سفر و وطن کے تمام مشاہد و اسلامی جہادوں میں مجاہدانہ کارناموں کے ساتھ شامل ہوئے اور صلح وجنگ کے تمام فیصلوں میں آپ شہنشاہ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے وزیر ومشیر بن کر مراحل نبوت کے ہر ہر موڑ پر آپ کے رفیق وجاں نثار رہے ۔ دو برس تین ماہ گیارہ دن مسند خلافت پر رونق افروز رہ کر ۲۲ جمادی الاخریٰ ۱۳ھ منگل کی رات وفات پائی ۔حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور روضہ منورہ میں حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے پہلوئے مقدس میں دفن ہوئے۔

الاکمال فی اسماء الرجال، حرف الباء، فصل فی الصحابۃ ص ۵۸۷ ملتقطاً

وتاریخ الخلفاء، الخلفاء الراشدون، ابوبکر الصدیق، فصل فی انہ افضل...الخ، ص ۳۴

وفصل فی مرضہ...الخ ص ۶۲

کرامات

کھانے میں عظیم برکت

حضرت عبدالرحمن بن ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہ رسالت کے تین مہمانوں کو اپنے گھر لائے اور خود حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو گئے اور گفتگو میں مصروف رہے یہاں تک کہ رات کا کھانا آپ نے دستر خوان نبوت پر کھالیا اور بہت زیادہ رات گزر جانے کے بعد مکان پر واپس تشریف لائے۔ ان کی بیوی نے عرض کیا کہ آپ اپنے گھر پر مہمانوں کو بلا کر کہاں غائب رہے؟ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کیا اب تک تم نے مہمانوں کو کھانا نہیں کھلایا؟ بیوی صاحبہ نے کہا کہ میں نے کھانا پیش کیا مگر ان لوگوں نے صاحب خانہ کی غیر موجودگی میں کھانا کھانے سے انکار کر دیا۔ یہ سن کر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے صاجزادے حضرت عبدالرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر بہت زیادہ خفا ہوئے اور وہ خوف و دہشت کی وجہ سے چھپ گئے اور آپ کے سامنے نہیں آئے پھر جب آپ کا غصہ فرو ہو گیا تو آپ مہمانوں کے ساتھ کھانے کے لیے بیٹھ گئے اور سب مہمانوں نے خوب شکم سیر ہو کر کھانا کھالیا۔ ان مہمانوں کا بیان ہے کہ جب ہم کھانے کے برتن میں سے لقمہ اٹھاتے تھے تو جتنا کھانا ہاتھ میں آتا تھا اس سے کہیں زیادہ کھانا برتن میں نیچے سے ابھر کر بڑھ جاتا تھا اور جب ہم کھانے سے فارغ ہوئے تو کھانا بجائے کم ہونے کے برتن میں پہلے سے زیادہ ہو گیا۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے متعجب ہو کر اپنی بیوی صاحبہ سے

فرمایا کہ یہ کیا معاملہ ہے کہ برتن میں کھانا پہلے سے کچھ زائد نظر آتا ہے۔ بیوی صاحبہ نے قسم کھا کر کہا: واقعی یہ کھانا تو پہلے سے تین گنا بڑھ گیا ہے۔ پھر آپ اس کھانے کو اٹھا کر بارگاہ رسالت میں لے گئے۔ جب صبح ہوئی تو ناگہاں مہمانوں کا ایک قافلہ دربار رسالت میں اترا جس میں بارہ قبیلوں کے بارہ سردار تھے اور ہر سردار کے ساتھ بہت سے دوسرے شتر سوار بھی تھے۔ ان سب لوگوں نے یہی کھانا کھایا اور قافلہ کے تمام سردار اور تمام مہمانوں کا گروہ اس کھانے کو شکم سیر کھا کر آسودہ ہو گیا لیکن پھر بھی اس برتن میں کھانا ختم نہیں ہوا۔

صحیح البخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبوۃ فی الاسلام، الحدیث: ۳۵۸۱، ج ۲، ص ۴۹۵ بالاختصار وحجۃ اللہ علی العالمین، الخاتمۃ فی اثبات کرامات الاولیاء... الخ، المطلب الثالث فی ذکر جملۃ جمیلۃ... الخ، ص ۶۱۱

کلمہ طیبہ سے قلعہ مسمار

امیر المؤمنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دور خلافت میں قیصر روم سے جنگ کے لیے مجاہدین اسلام کی ایک فوج روانہ فرمائی اور حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس فوج کا سپہ سالار مقرر فرمایا۔ یہ اسلامی فوج قیصر روم کی لشکری طاقت کے مقابلہ میں صفر کے برابر تھی مگر جب اس فوج نے رومی قلعہ کا محاصرہ کیا اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا نعرہ مارا تو کلمہ طیبہ کی آواز سے قیصر روم کے قلعہ میں ایسا زلزلہ آ گیا کہ پورا قلعہ مسمار ہو کر اس کی اینٹ سے اینٹ بج گئی اور دم زدن میں قلعہ فتح ہو گیا۔ بلا شبہ یہ امیر المؤمنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہت ہی شاندار کرامت ہے کیونکہ آپ نے اپنے دستِ مبارک سے جھنڈا باندھ کر اور فتح کی بشارت دے کر اس فوج کو جہاد کے

لیے روانہ فرمایا تھا۔

ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء، مقصد دوم، امام آثر جمیلہ صدیق اکبر، ج ۳، ص ۱۴۸

کشفِ مستقبل

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اپنی وفات اقدس سے صرف چند دن پہلے رومیوں سے جنگ کے لئے ایک لشکر کی روانگی کا حکم فرمایا اور اپنی علالت ہی کے دوران اپنے دست مبارک سے جنگ کا جھنڈا باندھا اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ہاتھ میں یہ نشان اسلام دے کر انہیں اس لشکر کا سپہ سالار بنایا۔ ابھی یہ لشکر مقام جرف میں خیمہ زن تھا اور عساکر اسلامیہ کا اجتماع ہو ہی رہا تھا کہ وصال کی خبر پھیل گئی اور یہ لشکر مقام جرف سے مدینہ منورہ واپس آ گیا۔ وصال کے بعد ہی بہت سے قبائل عرب مرتد اور اسلام سے منحرف ہو کر کافر ہو گئے نیز مسیلمۃ الکذاب نے اپنی نبوت کا دعویٰ کر کے قبائل عرب میں ارتداد کی آگ بھڑکا دی اور بہت سے قبائل مرتد ہو گئے۔

اس انتشار کے دور میں امیر المؤمنین ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تخت خلافت پر قدم رکھتے ہی سب سے پہلے یہ حکم فرمایا کہ جیش اسامہ یعنی اسلام کا وہ لشکر جس کو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیر قیادت روانہ فرمایا اور وہ واپس آ گیا ہے دوبارہ اس کو جہاد کے لیے روانہ کیا جائے۔ حضرات صحابہ کرام بارگاہ خلافت کے اس اعلان سے انتہائی متوحش ہو گئے اور کسی طرح بھی یہ معاملہ ان کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ ایسی خطرناک صورتحال میں جبکہ بہت سے قبائل اسلام سے منحرف ہو کر مدینہ منورہ پر حملوں کی تیاریاں کر رہے ہیں اور جھوٹے مدعیان نبوت نے جزیرۃ العرب میں

لوٹ مار اور بغاوت کی آگ بھڑکا رکھی ہے۔اتنی بڑی اسلامی فوج کا جس میں بڑے بڑے نامور اور جنگ آزما صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم موجود ہیں ملک سے باہر بھیج دینا اور مدینہ منورہ کو بالکل عساکر اسلامیہ سے خالی چھوڑ کر خطرات مول لینا کسی طرح بھی عقل سلیم کے نزدیک قابل قبول نہیں ہوسکتا۔ چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی ایک منتخب جماعت جس کے ایک فرد حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ہیں، بارگاہ خلافت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ اے جانشین پیغمبر! ایسے مخدوش اور پر خطر ماحول میں جبکہ مدینہ منورہ کے چاروں طرف مرتدین نے شورش پھیلا رکھی ہے یہاں تک کہ مدینہ منورہ پر حملہ کے خطرات درپیش ہیں۔آپ حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لشکر کو روانگی سے روک دیں تاکہ اس فوج کی مدد سے مرتدین کا مقابلہ کیا جائے اور ان کا قلع قمع کر دیا جائے۔

یہ سن کر آپ نے جوش غضب میں تڑپ کر فرمایا کہ خدا کی قسم! مجھے پرندے اچک لے جائیں یہ مجھے گوارا ہے لیکن میں اس فوج کو روانگی سے روک دوں جس کو اپنے دست مبارک سے جھنڈا باندھ کر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے روانہ فرمایا تھا یہ ہرگز ہرگز کسی حال میں بھی میرے نزدیک قابل قبول نہیں ہوسکتا میں اس لشکر کو ضرور روانہ کروں گا اور اس میں ایک دن کی بھی تاخیر برداشت نہیں کروں گا۔ چنانچہ آپ نے تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے منع کرنے کے باوجود اس لشکر کو روانہ کر دیا۔خدا کی شان کہ جب جوش جہاد میں بھرا ہوا عساکر اسلامیہ کا یہ سمندر موجیں مارتا ہوا روانہ ہوا تو اطراف و جوانب کے تمام قبائل میں شوکت اسلام کا سکہ بیٹھ گیا اور مرتد ہو جانے والے قبائل یا وہ قبیلے جو مرتد ہونے کا ارادہ رکھتے تھے مسلمانوں کا یہ دل بادل لشکر دیکھ کر خوف و دہشت سے لرزہ براندام ہو گئے

اور کہنے لگے کہ اگر خلیفہ وقت کے پاس بہت بڑی فوج ریزرو موجود نہ ہوتی تو وہ بھلا اتنا بڑا لشکر ملک کے باہر کس طرح بھیج سکتے تھے؟ اس خیال کے آتے ہی ان جنگجو قبائل نے جنہوں نے مرتد ہو کر مدینہ منورہ پر حملہ کرنے کا پلان بنایا تھا خوف و دہشت سے سہم کر اپنا پروگرام ختم کر دیا بلکہ بہت سے پھر تائب ہو کر آغوش اسلام میں آ گئے اور مدینہ منورہ مرتدین کے حملوں سے محفوظ رہا اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لشکر مقام اُبنی میں پہنچ کر رومیوں کے لشکر سے مصروف پیکار ہو گیا اور وہاں بہت ہی خوں ریز جنگ کے بعد لشکر اسلام فتح یاب ہو گیا اور حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بے شمار مال غنیمت لے کر چالیس دن کے بعد فاتحانہ شان و شوکت کے ساتھ مدینہ منورہ واپس تشریف لائے اور اب تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم انصار و مہاجرین پر اس راز کا انکشاف ہو گیا کہ حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لشکر کو روانہ کرنا عین مصلحت کے مطابق تھا کیونکہ اس لشکر نے ایک طرف تو رومیوں کی عسکری طاقت کو تہس نہس کر دیا اور دوسری طرف مرتدین کے حوصلوں کو بھی پست کر دیا۔

مدارج النبوت، قسم سوم، باب یازدھم، ج ۲، ص ۴۰۹، ۴۱۰ ملخصاً

دشمن خنزیر و بندر بن گئے

حضرت امام مستغفری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ثقات سے نقل کیا ہے کہ ہم لوگ تین آدمی ایک ساتھ یمن جا رہے تھے ہمارا ایک ساتھی جو کوفی تھا وہ حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شان میں بدزبانی کر رہا تھا، ہم لوگ اس کو بار بار منع کرتے تھے مگر وہ اپنی اس حرکت سے باز نہیں آتا تھا، جب ہم لوگ یمن کے قریب پہنچ گئے اور ہم نے اس کو نماز فجر کے لیے جگایا تو وہ کہنے لگا کہ میں نے ابھی ابھی یہ خواب دیکھا ہے کہ رسول اللہ

عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میرے سرہانے تشریف فرما ہوئے اور مجھے فرمایا کہ اے فاسق! خداوند تعالیٰ نے تجھ کو ذلیل وخوار فرمادیا اور تو اسی منزل میں مسخ ہوجائے گا۔ اس کے بعد فوراً ہی اس کے دونوں پاؤں بندر جیسے ہوگئے اور تھوڑی دیر میں اس کی صورت بالکل ہی بندر جیسی ہوگئی۔ ہم لوگوں نے نماز فجر کے بعد اس کو پکڑ کر اونٹ کے پالان کے اوپر رسیوں سے جکڑ کر باندھ دیا اور وہاں سے روانہ ہوئے۔ غروب آفتاب کے وقت جب ہم ایک جنگل میں پہنچے تو چند بندر وہاں جمع تھے۔ جب اس نے بندروں کے غول کو دیکھا تو رسی تڑوا کر یہ اونٹ کے پالان سے کود پڑا اور بندروں کے غول میں شامل ہوگیا۔ ہم لوگ حیران ہو کر تھوڑی دیر وہاں ٹھہر گئے تاکہ ہم یہ دیکھ سکیں کہ بندروں کا غول اس کے ساتھ کس طرح پیش آتا ہے تو ہم نے یہ دیکھا کہ یہ بندروں کے پاس بیٹھا ہوا ہم لوگوں کی طرف بڑی حسرت سے دیکھتا تھا اور اس کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ گھڑی بھر کے بعد جب سب بندر وہاں سے دوسری طرف جانے لگے تو یہ بھی ان بندروں کے ساتھ چلا گیا۔

شواہد النبوۃ، رکن سادس در بیان شواہد ودلایلی...الخ، ص ۲۰۳

اسی طرح حضرت امام مستغفری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک مرد صالح سے نقل کیا ہے کہ کوفہ کا ایک شخص جو حضرات ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو برا بھلا کہا کرتا تھا ہر چند ہم لوگوں نے اس کو منع کیا مگر وہ اپنی ضد پر اڑا رہا، تنگ آکر ہم لوگوں نے اس کو کہہ دیا کہ تم ہمارے قافلہ سے الگ ہو کر سفر کرو۔ چنانچہ وہ ہم لوگوں سے الگ ہوگیا جب ہم لوگ منزل مقصود پر پہنچ گئے اور کام پورا کر کے وطن کی واپسی کا قصد کیا تو اس شخص کا غلام ہم لوگوں سے ملا، جب ہم نے اس سے کہا کہ کیا تم اور تمہارا مولیٰ ہمارے قافلہ کے ساتھ وطن جانے کا ارادہ

رکھتے ہو؟ یہ سن کر غلام نے کہا کہ میرے مولیٰ کا حال تو بہت ہی برا ہے، ذرا آپ لوگ میرے ساتھ چل کر اس کا حال دیکھ لیجئے۔

غلام ہم لوگوں کو ساتھ لے کر ایک مکان میں پہنچا وہ شخص اداس ہو کر ہم لوگوں سے کہنے لگا کہ مجھ پر تو بہت بڑی افتاد پڑ گئی۔ پھر اس نے اپنی آستین سے دونوں ہاتھوں کو نکال کر دکھایا تو ہم لوگ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ اس کے دونوں ہاتھ خنزیر کے ہاتھوں کی طرح ہو گئے تھے۔ آخر ہم لوگوں نے اس پر ترس کھا کر اپنے قافلہ میں شامل کر لیا لیکن دوران سفر ایک جگہ چند خنزیروں کا ایک جھنڈ نظر آیا اور یہ شخص بالکل ہی ناگہاں مسخ ہو کر آدمی سے خنزیر بن گیا اور خنزیروں کے ساتھ مل کر دوڑنے بھاگنے لگا مجبوراً ہم لوگ اس کے غلام اور سامان کو اپنے ساتھ کوفہ تک لائے۔

شواہد النبوۃ، رکن سادس در بیان شواہد و دلایل... الخ ص ۲۰۴

شیخین کا دشمن کتا بن گیا

اسی طرح حضرت امام مستغفری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک بزرگ سے ناقل ہیں کہ میں نے ملک شام میں ایک ایسے امام کے پیچھے نماز ادا کی جس نے نماز کے بعد حضرات ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حق میں بددعا کی۔ جب دوسرے سال میں نے اسی مسجد میں نماز پڑھی تو نماز کے بعد امام نے حضرات ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حق میں بہترین دعا مانگی، میں نے مصلیوں سے پوچھا کہ تمہارا پرانا امام کیا ہوا؟ تو لوگوں نے کہا کہ آپ ہمارے ساتھ چل کر اس کو دیکھ لیجئے! میں جب ان لوگوں کے ساتھ ایک مکان میں پہنچا تو یہ دیکھ کر مجھ کو بڑی عبرت ہوئی کہ ایک کتا بیٹھا ہوا ہے اور اس کی دونوں آنکھوں سے آنسو

جاری ہیں۔میں نے اس سے کہا کہ تم وہی امام ہو جو حضرات شیخین کے لئے بد دعا کیا کرتا تھا؟ تواس نے سر ہلا کر جواب دیا کہ ہاں!

شواہد النبوۃ، رکن سادس در بیان شواہد و دلایلی...الخ،۲۰۶

اللہ اکبر! سبحان اللہ! کیا عظیم الشان ہے شان صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی! بالخصوص یارِ غار رسول حضرت امیر المؤمنین ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی۔کیا خوب کہا ہے کسی مداح صحابہ نے

بیچ میں شمع تھی اور چاروں طرف پروانے
ہر کوئی اس کے لئے جان جلانے والا
دعویٰ الفت احمد تو سبھی کرتے ہیں
کوئی نکلے تو ذرا رنج اٹھانے والا

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

خلیفۂ دوم جانشین پیغمبر حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت ابوحفص اور لقب فاروق اعظم ہے۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اشراف قریش میں اپنی ذاتی و خاندانی وجاہت کے لحاظ سے بہت ہی ممتاز ہیں۔آٹھویں پشت میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خاندانی شجرہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے شجرۂ نسب سے ملتا ہے۔آپ واقعہ فیل کے تیرہ برس بعد مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے اور اعلان نبوت کے چھٹے سال ستائیس برس کی عمر میں مشرف بہ اسلام ہوئے، جبکہ ایک روایت میں آپ سے پہلے کل انتالیس آدمی اسلام قبول کر چکے تھے۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مسلمان ہو جانے سے مسلمانوں کو بے حد

خوشی ہوئی اوران کوایک بہت بڑا سہارا مل گیا یہاں تک کہ حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ خانہ کعبہ کی مسجد میں اعلانیہ نماز ادا فرمائی۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمام اسلامی جنگوں میں مجاہدانہ شان کے ساتھ کفار سے لڑتے رہے اور پیغمبر اسلام صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی تمام اسلامی تحریکات اور صلح و جنگ وغیرہ کی تمام منصوبہ بندیوں میں حضور سلطان مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے وزیر و مشیر کی حیثیت سے وفادار و رفیق کار رہے۔

امیر المؤمنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بعد آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفہ منتخب فرمایا اور دس برس چھ ماہ چار دن آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تخت خلافت پر رونق افروز ہو کر جانشینی رسول کی تمام ذمہ داریوں کو باحسن وجوہ انجام دیا۔ ۲۶ ذی الحجہ ۲۳ھ چہار شنبہ کے دن نماز فجر میں ابولؤلوہ فیروز مجوسی کافر نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شکم میں خنجر مارا اور آپ یہ زخم کھا کر تیسرے دن شرف شہادت سے سرفراز ہو گئے۔ بوقت وفات آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر شریف تریسٹھ برس کی تھی۔ حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نماز جنازہ پڑھائی اور روضہ مبارکہ کے اندر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پہلوئے انور میں مدفون ہوئے۔

الاکمال فی اسماء الرجال، حرف العین، فصل فی الصحابۃ، ص ۶۰۲

مدینہ کی آواز نہاوند تک

امیر المؤمنین حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک لشکر کا سپہ سالار بنا کر نہاوند کی سرزمین میں جہاد کے لیے روانہ فرمادیا۔ آپ جہاد

میں مصروف تھے کہ ایک دن حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجد نبوی کے منبر پر خطبہ پڑھتے ہوئے ناگہاں یہ ارشاد فرمایا کہ یَاسَارِیَۃُ الْجَبَل (یعنی اے ساریہ! پہاڑ کی طرف اپنی پیٹھ کرلو) حاضرین مسجد حیران رہ گئے کہ حضرت ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو سرزمین نہاوند میں مصروف جہاد ہیں اور مدینہ معورہ سے سینکڑوں میل کی دوری پر ہیں۔ آج امیر المؤمنین نے انہیں کیونکر اور کیسے پکارا؟ لیکن نہاوند سے جب حضرت ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قاصد آیا تو اس نے یہ خبر دی کہ میدان جنگ میں جب کفار سے مقابلہ ہوا تو ہم کو شکست ہونے لگی اتنے میں ناگہاں ایک چیخنے والے کی آواز آئی جو چلا چلا کر یہ کہہ رہا تھا کہ اے ساریہ! تم پہاڑ کی طرف اپنی پیٹھ کرلو۔ حضرت ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ تو امیر المؤمنین حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آواز ہے، یہ کہا اور فوراً ہی انہوں نے اپنے لشکر کو پہاڑ کی طرف پشت کر کے صف بندی کا حکم دیا اور اس کے بعد جو ہمارے لشکر کی کفار سے ٹکر ہوئی تو ایک دم اچانک جنگ کا پانسہ ہی پلٹ گیا اور دم زدن میں اسلامی لشکر نے کفار کی فوجوں کو روند ڈالا اور عساکر اسلامیہ کے قاہرانہ حملوں کی تاب نہ لا کر کفار کا لشکر میدان جنگ چھوڑ کر بھاگ نکلا اور افواج اسلام نے فتح مبین کا پرچم لہرادیا۔

تاریخ الخلفاء، الخلفاء الراشدون، عمر الفاروق، فصل فی کراماتہ، ص ۹۹ ملتقطاً

وحجۃ اللہ علی العالمین، الخاتمۃ فی اثبات کرامات الاولیاء...الخ، المطلب الثالث فی ذکر جملۃ جمیلۃ...الخ، ص ۶۱۲ ملخصاً

دریا کے نام خط

روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں ایک مرتبہ مصر کا دریائے نیل خشک ہوگیا۔ مصری باشندوں نے مصر کے گورنر عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فریاد کی اور یہ کہا کہ مصر کی تمام تر پیداوار کا دارومدار اسی دریائے نیل کے پانی پر ہے۔ اے امیر! اب تک ہمارا یہ دستور رہا ہے کہ جب کبھی بھی یہ دریا سوکھ جاتا تھا تو ہم لوگ ایک خوبصورت کنواری لڑکی کو اس دریا میں زندہ دفن کرکے دریا کی بھینٹ چڑھایا کرتے تھے تو یہ دریا جاری ہو جایا کرتا تھا اب ہم کیا کریں؟ گورنر نے جواب دیا کہ ارحم الراحمین اور رحمۃ للعالمین کا رحمت بھرا دین ہمارا اسلام ہرگز ہرگز کبھی بھی اس بے رحمی اور ظالمانہ فعل کی اجازت نہیں دے سکتا لہٰذا تم لوگ انتظار کرو میں دربار خلافت میں خط لکھ کر دریافت کرتا ہوں وہاں سے جو حکم ملے گا ہم اس پر عمل کریں گے چنانچہ ایک قاصد گورنر کا خط لے کر مدینہ منورہ دربار خلافت میں حاضر ہوا امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے گورنر کا خط پڑھ کر دریائے نیل کے نام ایک خط تحریر فرمایا جس کا مضمون یہ تھا کہ اے دریائے نیل! اگر تو خود بخود جاری ہوا کرتا تھا تو ہم کو تیری کوئی ضرورت نہیں ہے اور اگر تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے جاری ہوتا تھا تو پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے جاری ہو جا۔

امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس خط کو قاصد کے حوالہ فرمایا اور حکم دیا کہ میرے اس خط کو دریائے نیل میں دفن کر دیا جائے۔ چنانچہ آپ کے فرمان کے مطابق گورنر مصر نے اس خط کو دریائے نیل کی خشک ریت میں دفن کر دیا، خدا کی شان کہ جیسے ہی امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خط دریا میں دفن کیا گیا فوراً ہی دریا جاری ہوگیا اور اس کے

بعد پھر کبھی خشک نہیں ہوا۔

حجۃ اللہ علی العالمین، الخاتمۃ فی اثبات کرامات الاولیاء...الخ، المطلب الثالث فی ذکر جملۃ جمیلۃ...الخ، ص ۶۱۲ ملخصاً

چادر دیکھ کر آگ بجھ گئی

روایت میں ہے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے دور میں ایک مرتبہ ناگہاں ایک پہاڑ کے غار سے ایک بہت ہی خطرناک آگ نمودار ہوئی جس نے آس پاس کی تمام چیزوں کو جلا کر راکھ کا ڈھیر بنا دیا۔ جب لوگوں نے دربار خلافت میں فریاد کی تو امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی چادر مبارک عطا فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ تم میری یہ چادر لے کر آگ کے پاس چلے جاؤ۔ چنانچہ حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس مقدس چادر کو لے کر روانہ ہو گئے اور جیسے ہی آگ کے قریب پہنچے یکایک وہ آگ بجھنے اور پیچھے ہٹنے لگی یہاں تک کہ وہ غار کے اندر چلی گئی اور جب یہ چادر لے کر غار کے اندر داخل ہو گئے تو وہ آگ بالکل ہی بجھ گئی اور پھر کبھی بھی ظاہر نہیں ہوئی۔

حجۃ اللہ علی العالمین، الخاتمۃ فی اثبات کرامات الاولیاء...الخ، المطلب الثالث فی ذکر جملۃ جمیلۃ...الخ، ص ۶۲۱

وازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء، مقصد دوم، الفصل الرابع، ج ۴، ص ۱۰۹

مار سے زلزلہ ختم

امام الحرمین نے اپنی کتاب الشامل میں تحریر فرمایا ہے کہ ایک مرتبہ مدینہ منورہ میں زلزلہ آ گیا اور زمین زوروں کے ساتھ کانپنے اور ہلنے لگی۔ امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جلال میں بھر کر زمین پر ایک درہ مارا اور بلند آواز سے تڑپ کر فرمایا:

قِرِّیْ اَلَم اَعْدِ لْ علَیْکِ (اے زمین! ساکن ہو جا کیا میں نے تیرے اوپر عدل نہیں کیا ہے)

آپ کا فرمان جلالت نشان سنتے ہی زمین ساکن ہوگئی اور زلزلہ ختم ہوگیا۔

حجۃ اللہ علی العالمین، الخاتمۃ فی اثبات کرامات الاولیاء...الخ، المطلب الثالث فی ذکر جملۃ جمیلۃ...الخ ص ۶۱۲

دور سے پکار کا جواب

حضرت امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سرزمین روم میں مجاہدین اسلام کا ایک لشکر بھیجا۔ پھر کچھ دنوں کے بعد بالکل ہی اچانک مدینہ منورہ میں نہایت ہی بلند آواز سے آپ نے دو مرتبہ یہ فرمایا:

یَالَبَّیْکَاہُ! یَالَبَّیْکَاہُ!

(یعنی اے شخص! میں تیری پکار پر حاضر ہوں)

اہل مدینہ حیران رہ گئے اور ان کی سمجھ میں کچھ بھی نہ آیا کہ امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کس فریاد کرنے والے کی پکار کا جواب دے رہے ہیں؟ لیکن جب کچھ دنوں کے بعد وہ لشکر مدینہ منورہ واپس آیا اور اس لشکر کا سپہ سالار اپنی فتوحات اور اپنے جنگی کارناموں کا ذکر کر

نے لگا تو امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ان باتوں کو چھوڑ دو! پہلے یہ بتاؤ کہ جس مجاہد کو تم نے زبردستی دریا میں اتارا تھا اور اس نے یَا عُمَرَ اہ! یَا عُمَرَ اہ! (اے میرے عمر! میری خبر لیجئے) پکارا تھا اس کا کیا واقعہ تھا۔

سپہ سالار نے فاروقی جلال سے سہم کر کانپتے ہوئے عرض کیا کہ امیر المؤمنین! رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھے اپنی فوج کو دریا کے پار اتارنا تھا اس لئے میں نے پانی کی گہرائی کا اندازہ کرنے کے لیے اس کو دریا میں اترنے کا حکم دیا، چونکہ موسم بہت ہی سرد تھا اور زوردار ہوائیں چل رہی تھیں اس لئے اس کو سردی لگ گئی اور اس نے دو مرتبہ زور زور سے یَا عُمَرَ اہ! یَا عُمَرَ اہ! کہہ کر آپ کو پکارا، پھر یکایک اس کی روح پرواز کر گئی۔ خدا گواہ ہے کہ میں نے ہرگز ہرگز اس کو ہلاک کرنے کے ارادہ سے دریا میں اترنے کا حکم نہیں دیا تھا۔ جب اہل مدینہ نے سپہ سالار کی زبانی یہ قصہ سنا تو ان لوگوں کی سمجھ میں آ گیا کہ امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دن جو دو مرتبہ یَا لَبَّیْکَاہ! یَا لَبَّیْکَاہ! فرمایا تھا درحقیقت یہ اسی مظلوم مجاہد کی فریاد و پکار کا جواب تھا۔ امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سپہ سالار کا بیان سن کر غیظ و غضب میں بھر گئے اور فرمایا کہ سرد موسم اور ٹھنڈی ہواؤں کے جھونکوں میں اس مجاہد کو دریا کی گہرائی میں اتارنا یہ قتل خطا کے حکم میں ہے، لہٰذا تم اپنے مال میں سے اس کے وارثوں کو اس کا خون بہا ادا کرو اور خبردار! خبردار! آئندہ کسی سپاہی سے ہرگز ہرگز کبھی کوئی ایسا کام نہ لینا جس میں اس کی ہلاکت کا اندیشہ ہو کیونکہ میرے نزدیک ایک مسلمان کا ہلاک ہو جانا بڑی سے بڑی ہلاکتوں سے بھی کہیں بڑھ چڑھ کر ہلاکت ہے۔

ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء، مقصد دوم، الفصل الرابع، ج ۴، ص ۱۰۹

قبر میں بدن سلامت

ولید بن عبدالملک اموی کے دور حکومت میں جب روضہ منورہ کی دیوار گر پڑی اور بادشاہ کے حکم سے تعمیر جدید کے لیے بنیاد کھودی گئی تو ناگہاں بنیاد میں ایک پاؤں نظر آیا، لوگ گھبرا گئے اور سب نے یہی خیال کیا کہ یہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا پائے اقدس ہے لیکن جب عروہ بن زبیر صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے دیکھا اور پہچانا پھر قسم کھا کر یہ فرمایا کہ یہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا مقدس پاؤں نہیں ہے بلکہ یہ امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قدم شریف ہے تو لوگوں کی گھبراہٹ اور بے چینی میں قدرے سکون ہوا۔

صحیح البخاری ،کتاب الجنائز ،الحدیث :۱۳۹۰،ج ا،ص ۴۶۹

جو کہہ دیا وہ ہوگیا

ربیعہ بن امیہ بن خلف نے امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اپنا یہ خواب بیان کیا کہ میں نے یہ خواب دیکھا ہے کہ میں ایک ہرے بھرے میدان میں ہوں پھر میں اس سے نکل کر ایک ایسے چٹیل میدان میں آ گیا جس میں کہیں دور دور تک گھاس یا درخت کا نام ونشان بھی نہیں تھا اور جب میں نیند سے بیدار ہوا تو واقعی میں ایک بنجر میدان میں تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تو ایمان لائے گا، پھر اس کے بعد کافر ہو جائے گا اور کفر ہی کی حالت میں مرے گا۔ اپنے خواب کی یہ تعبیر سن کر وہ کہنے لگا کہ میں نے کوئی خواب نہیں دیکھا ہے، میں نے یوں ہی جھوٹ موٹ آپ سے یہ کہہ دیا ہے۔ آپ رضی اللہ

تعالیٰ عنہ نے یہ فرمایا کہ تو نے خواب دیکھا ہو یا نہ دیکھا ہو مگر میں نے جو تعبیر دی ہے وہ اب پوری ہو کر رہے گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ مسلمان ہونے کے بعد اس نے شراب پی اور امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کو درہ مار کر سزا دی اور اس کو شہر بدر کر کے خیبر بھیج دیا۔ وہ ظالم وہاں سے بھاگ کر روم کی سرزمین میں چلا گیا اور وہاں جا کر وہ مردود نصرانی ہو گیا اور مرتد ہو کر کفر ہی کی حالت میں مر گیا۔

ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء، مقصد دوم، الفصل الرابع، ج ۴، ص ۱۰۱

دعا کی مقبولیت

ابو بدبہ حمصی کا بیان ہے کہ جب امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ خبر ملی کہ عراق کے لوگوں نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گورنر کو اس کے منہ پر کنکریاں مار کر اور ذلیل ورسوا کر کے شہر سے باہر نکال دیا ہے تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس خبر سے انتہائی رنج وقلق ہوا اور آپ بے انتہا غضبناک ہو کر مسجد نبوی علی صاحبھا الصلوۃ والسلام میں تشریف لے گئے اور اسی غیظ وغضب کی حالت میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز شروع کر دی لیکن چونکہ آپ فرط غضب سے مضطرب تھے اس لئے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نماز میں سہو ہو گیا اور آپ اس رنج وغم سے اور بھی زیادہ بے تاب ہو گئے اور انتہائی رنج وغم کی حالت میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ دعا مانگی کہ یا اللہ! عزوجل قبیلہ ثقیف کے لونڈے (حجاج بن یوسف ثقفی) کو ان لوگوں پر مسلط فرما دے جو زمانہ جاہلیت کا حکم چلا کر ان عراقیوں کے نیک و بد کسی کو بھی نہ بخشے۔ چنانچہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ دعا قبول ہو گئی اور عبدالملک بن مروان اموی کے دور حکومت میں حجاج بن یوسف ثقفی عراق کا گورنر بنا اور اس نے عراق کے باشندوں پر ظلم وستم

کا ایسا پہاڑ توڑا کہ عراق کی زمین بلبلا اٹھی۔ حجاج بن یوسف ثقفی اتنا بڑا ظالم تھا کہ اس نے جن لوگوں کو رسی میں باندھ کر اپنی تلوار سے قتل کیا ان مقتولوں کی تعداد ایک لاکھ یا اس سے کچھ زائد ہی ہے اور جو لوگ اس کے حکم سے قتل کئے گئے ان کی گنتی تو شمار ہی نہیں ہوسکا۔

حضرت ابن لہیعہ محدث نے فرمایا ہے کہ جس وقت امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ دعا مانگی تھی اس وقت حجاج بن یوسف ثقفی پیدا بھی نہیں ہوا تھا۔

ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء، مقصد دوم۔ الفصل الرابع۔ ج ۴ ص ۱۰۸

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

خلیفۂ سوم امیر المومنین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت ابوعمرو اور لقب ذوالنورین (دونوروالے) ہے۔ آپ قریشی ہیں اور آپ کا نسب نامہ یہ ہے: عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف۔ آپ کا خاندانی شجرہ عبد مناف پر رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے نسب نامہ سے مل جاتا ہے۔ آپ نے آغاز اسلام ہی میں اسلام قبول کرلیا تھا اور آپ کو آپ کے چچا اور دوسرے خاندانی کافروں نے مسلمان ہوجانے کی وجہ سے بے حد ستایا۔ آپ نے پہلے حبشہ کی طرف ہجرت فرمائی پھر مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی اس لئے آپ صاحب الہجرتین (دو ہجرتوں والے) کہلاتے ہیں اور چونکہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی دو صاجزادیاں یکے بعد دیگرے آپ کے نکاح میں آئیں اس لئے آپ کا لقب ذوالنورین ہے۔ آپ جنگ بدر کے علاوہ دوسرے تمام اسلامی جہادوں میں کفار سے جنگ فرماتے رہے۔ جنگ بدر کے موقع پر ان کی زوجہ محترمہ جو رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی صاجزادی

تھیں، سخت علیل ہوگئیں تھیں اس لئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ان کو جنگ بدر میں جانے سے منع فرمادیا لیکن ان کو مجاہدین بدر میں شمار فرما کر مال غنیمت میں سے مجاہدین کے برابر حصہ دیا اور اجروثواب کی بشارت بھی دی۔حضرت امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد آپ خلیفہ منتخب ہوئے اور بارہ برس تک تخت خلافت کو سرفراز فرماتے رہے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں اسلامی حکومت کی حدود میں بہت زیادہ توسیع ہوئی اور افریقہ وغیرہ بہت سے ممالک مفتوح ہو کر خلافت راشدہ کے زیر نگیں ہوئے۔ بیاسی برس کی عمر میں مصر کے باغیوں نے آپ کے مکان کا محاصرہ کرلیا اور بارہ ذوالحجہ یا اٹھارہ ذوالحجہ ۳۵ھ جمعہ کے دن ان باغیوں میں سے ایک بدنصیب نے آپ کو رات کے وقت اس حال میں شہید کردیا کہ آپ قرآنِ پاک کی تلاوت فرمارہے تھے اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خون کے چند قطرات قرآن شریف کی آیت

فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللهُ

ترجمہ کنزالایمان:

تو اے محبوب عنقریب اللہ انکی طرف سے تمہیں کفایت کریگا۔

(پ ا، البقرۃ: ۱۳۷)

پر پڑے۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جنازہ کی نماز حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے پھوپھی زاد بھائی حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھائی اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ منورہ کے قبرستان جنت البقیع میں مدفون ہیں۔

تاریخ الخلفاء، الخلفاء الراشدون، عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ. ص ۱۱۸، فصل فی خلافتہ، ص ۱۲۲،۱۲۷۔ ۱۲۹ ملتقطاً

والاکمال فی اسماء الرجال، حرف العین، فصل فی الصحابۃ، ص ۶۰۲

وازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء، مقصد دوم، امام آثر امیر المؤمنین عثمان بن عفان، ج ۴، ص ۳۶۷

گستاخی کی سزا

حضرت ابوقلابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں ملک شام کی سرزمین میں تھا تو میں نے ایک شخص کو بار بار یہ صدا لگاتے ہوئے سنا کہ ہائے افسوس! میرے لئے جہنم ہے۔ میں اٹھ کر اس کے پاس گیا تو یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ اس شخص کے دونوں ہاتھ اور پاؤں کٹے ہوئے ہیں اور وہ دونوں آنکھوں سے اندھا ہے اور اپنے چہرے کے بل زمین پر اوندھا پڑا ہوا بار بار لگاتار یہی کہہ رہا ہے کہ ہائے افسوس! میرے لئے جہنم ہے۔ یہ منظر دیکھ کر مجھ سے رہا نہ گیا اور میں نے اس سے پوچھا کہ اے شخص! تیرا کیا حال ہے؟ اور کیوں اور کس بناء پر تجھے اپنے جہنمی ہونے کا یقین ہے؟ یہ سن کر اس نے یہ کہا: اے شخص! میرا حال نہ پوچھ، میں ان بدنصیب لوگوں میں سے ہوں جو امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل کرنے کے لئے ان کے مکان میں گھس پڑے تھے۔ میں جب تلوار لے کر ان کے قریب پہنچا تو ان کی بیوی صاحبہ نے مجھے ڈانٹ کر شور مچانا شروع کر دیا تو میں نے ان کی بیوی صاحبہ کو ایک تھپڑ مار دیا یہ دیکھ کر امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ دعا مانگی کہ اللہ تعالیٰ تیرے دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں کو کاٹ ڈالے اور تیری دونوں

آنکھوں کو اندھی کر دے اور تجھ کو جہنم میں جھونک دے۔

اے شخص! میں امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پُر جلال چہرے کو دیکھ کر اوران کی اس قاہرانہ دعا کو سن کر کانپ اٹھا اور میرے بدن کا ایک ایک رونگٹا کھڑا ہو گیا اور میں خوف و دہشت سے کانپتے ہوئے وہاں سے بھاگ نکلا۔

امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی چار دعاؤں میں سے تین دعاؤں کی زد میں تو آچکا ہوں، تم دیکھ رہے ہو کہ میرے دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں کٹ چکے اور دونوں آنکھیں اندھی ہو چکیں اب صرف چوتھی دعا یعنی میرا جہنم میں داخل ہونا باقی رہ گیا ہے اور مجھے یقین ہے کہ یہ معاملہ بھی یقینا ہو کر رہے گا چنانچہ اب میں اسی کا انتظار کر رہا ہوں اور اپنے جرم کو بار بار یاد کر کے نادم و شرمسار ہو رہا ہوں اور اپنے جہنمی ہونے کا اقرار کرتا ہوں۔

ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء، مقصد دوم، امام آثر امیر المؤمنین عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ج ۴، ص ۳۱۵

گستاخ درندہ کے منہ میں

منقول ہے کہ حجاج کا ایک قافلہ مدینہ منورہ پہنچا۔ تمام اہل قافلہ حضرت امیر المؤمنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار مبارک پر زیارت کرنے اور فاتحہ خوانی کے لئے گئے لیکن ایک شخص جو آپ سے بغض و عناد رکھتا تھا توہین و اہانت کے طور پر آپ کی زیارت کے لئے نہیں گیا اور لوگوں سے کہنے لگا کہ وہ بہت دور ہے اس لئے میں نہیں جاؤں گا۔

یہ قافلہ جب اپنے وطن کو واپس آنے لگا تو قافلہ کے تمام افراد خیر و عافیت

اور سلامتی کے ساتھ اپنے اپنے وطن پہنچ گئے لیکن وہ شخص جو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر انور کی زیارت کے لیے نہیں گیا تھا اس کا یہ انجام ہوا کہ درمیان راہ میں بیچ قافلہ کے اندر ایک درندہ جانور دراتا اور غراتا ہوا آیا اور اس شخص کو اپنے دانتوں سے دبوچ کر اور پنجوں سے پھاڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا۔

یہ منظر دیکھ کر تمام اہل قافلہ نے یک زبان ہو کر یہ کہا کہ یہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بے ادبی و بے حرمتی کا انجام ہے۔

شواہد النبوۃ، رکن سادس در بیان شواہد و دلایلی...الخ، ص ۲۱۰

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

خلیفہ چہارم جانشین رسول و زوج بتول حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت ابوالحسن اور ابوتراب ہے۔ آپ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے چچا ابو طالب کے فرزند ارجمند ہیں۔ عام الفیل کے تیس برس بعد جبکہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی عمر شریف تیس برس کی تھی۔ ۱۳ رجب کو جمعہ کے دن حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خانہ کعبہ کے اندر پیدا ہوئے۔ آپ کی والدہ ماجدہ کا نام حضرت فاطمہ بنت اسد ہے (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) آپ نے اپنے بچپن ہی میں اسلام قبول کر لیا تھا اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے زیر تربیت ہر وقت آپ کی امداد و نصرت میں لگے رہتے تھے۔ آپ مہاجرین اولین اور عشرہ مبشرہ میں اپنے بعض خصوصی درجات کے لحاظ سے بہت زیادہ ممتاز ہیں۔ جنگ بدر، جنگ اُحد، جنگ خندق وغیرہ تمام اسلامی لڑائیوں میں اپنی بے پناہ شجاعت کے ساتھ جنگ فرماتے رہے اور کفار عرب کے بڑے بڑے نامور بہادر اور سورما آپ کی

مقدس تلوارِ ذُوالفقار کی مار سے مقتول ہوئے ۔امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد انصار ومہاجرین نے آپ کے دست حق پرست پر بیعت کر کے آپ کو امیر المؤمنین منتخب کیا اور چار برس آٹھ ماہ نو دن تک آپ مسند خلافت کو سرفراز فرماتے رہے۔ ۱۷ رمضان ۴۰ھ کو عبد الرحمن بن ملجم مرادی خارجی مردود نے نماز فجر کو جاتے ہوئے آپ کی مقدس پیشانی اورنورانی چہرے پر ایسی تلوار ماری جس سے آپ شدید طور پر زخمی ہو گئے اور دو دن زندہ رہ کر جام شہادت سے سیراب ہو گئے اور بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ ۱۹ رمضان جمعہ کی رات میں آپ زخمی ہوئے اور ۲۱ رمضان شب یکشنبہ آپ کی شہادت ہوئی ۔واللہ تعالیٰ اعلم

آپ کے بڑے فرزند ارجمند حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور آپ کو دفن فرمایا۔

تاریخ الخلفاء، الخلفاء الراشدون، علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ،ص ۱۳۲

واسد الغابۃ ،علی بن ابی طالب ،ج ۴ ،ص ۱۲۸ ۔ ۱۳۲ ملتقطاً

وازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء، مقصد دوم، ج ۴، ص ۴۰۵ ملتقطاً

ومعرفۃ الصحابۃ ،علی بن ابی طالب ،الحدیث :۳۲۱، ۳۲۳، ۳۲۵، ج ۱،ص ۱۰۰ ملتقطاً وغیرہما

فالج زدہ اچھا ہوگیا

علامہ تاج الدین سبکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی کتاب طبقات میں ذکر فرمایا ہے کہ ایک مرتبہ امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے دونوں شاہزادگان حضرت امام

حسن و امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ حرم کعبہ میں حاضر تھے کہ درمیانی رات میں ناگہاں یہ سنا کہ ایک شخص بہت ہی گڑگڑا کر اپنی حاجت کے لیے دعا مانگ رہا ہے اور زار زار رو رہا ہے۔ آپ نے حکم دیا کہ اس شخص کو میرے پاس لاؤ۔ وہ شخص اس حال میں حاضر خدمت ہوا کہ اس کے بدن کی ایک کروٹ فالج زدہ تھی اور وہ زمین پر گھسٹتا ہوا آپ کے سامنے آیا۔ آپ نے اس کا قصہ دریافت فرمایا تو اس نے عرض کیا کہ اے امیر المؤمنین! رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں بہت ہی بے باکی کے ساتھ قسم قسم کے گناہوں میں دن رات منہمک رہتا تھا اور میرا باپ جو بہت ہی صالح اور پابند شریعت مسلمان تھا، بار بار مجھ کو ٹوکتا اور گناہوں سے منع کرتا رہتا تھا میں نے ایک دن اپنے باپ کی نصیحت سے ناراض ہو کر اس کو مار دیا اور میری مار کھا کر میرا باپ رنج و غم میں ڈوبا ہوا حرم کعبہ آیا اور میرے لئے بد دعا کرنے لگا۔ ابھی اس کی دعا ختم بھی نہیں ہوئی تھی کہ بالکل ہی اچانک میری ایک کروٹ پر فالج کا اثر ہو گیا اور میں زمین پر گھسٹ کر چلنے لگا۔

اس غیبی سزا سے مجھے بڑی عبرت حاصل ہوئی اور میں نے رو رو کر اپنے باپ سے اپنے جرم کی معافی طلب کی اور میرے باپ نے اپنی شفقت پدری سے مجبور ہو کر مجھ پر رحم کھایا اور مجھے معاف کر دیا اور کہا کہ بیٹا چل! جہاں میں نے تیرے لیے بد دعا کی تھی اسی جگہ اب میں تیرے لئے صحت و سلامتی کی دعا مانگوں گا۔ چنانچہ میں اپنے باپ کو اونٹنی پر سوار کر کے مکہ معظمہ لا رہا تھا کہ راستے میں بالکل ناگہاں اونٹنی ایک مقام پر بدک کر بھاگنے لگی اور میرا باپ اس کی پیٹھ پر سے گر کر دو چٹانوں کے درمیان ہلاک ہو گیا اور اب میں اکیلا ہی حرم کعبہ میں آ کر دن رات رو رو کر خدا تعالیٰ سے اپنی تندرستی کے لیے دعائیں

مانگتا رہتا ہوں۔امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ساری سرگزشت سن کر فرمایا کہ اے شخص !اگر واقعی تیرا باپ تجھ سے خوش ہوگیا تھا تو اطمینان رکھ کہ خدا کریم بھی تجھ سے خوش ہوگیا ہے۔ اس نے کہا کہ اے امیر المؤمنین !رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں بحلف شرعی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میرا باپ مجھ سے خوش ہوگیا تھا۔امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس شخص کی حالت زار پر رحم کھا کر اس کو تسلی دی اور چند رکعت نماز پڑھ کر اس کی تندرستی کے لئے دعا مانگی۔ پھر فرمایا کہ اے شخص !اٹھ کھڑا ہو جا!یہ سنتے ہی وہ بلا تکلف اٹھ کر کھڑا ہوگیا اور چلنے لگا۔آپ نے فرمایا کہ اے شخص !اگر تو نے قسم کھا کر یہ نہ کہا ہوتا کہ تیرا باپ تجھ سے خوش ہوگیا تھا تو میں ہرگز تیرے لئے دعا نہ کرتا۔

حجۃ اللہ علی العالمین، الخاتمۃ فی اثبات کرامات الاولیاء...الخ،المطلب الثالث فی ذکر جملۃ جمیلۃ...الخ،ص ۶۱۴

گرتی ہوئی دیوار تھم گئی

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ ایک مرتبہ امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک دیوار کے سائے میں ایک مقدمہ کا فیصلہ فرمانے کے لیے بیٹھ گئے ۔ درمیان مقدمہ میں لوگوں نے شور مچایا کہ اے امیر المؤمنین !رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہاں سے اٹھ جائیے یہ دیوار گر رہی ہے۔آپ نے نہایت سکون واطمینان کے ساتھ فرمایا کہ مقدمہ کی کاروائی جاری رکھو۔اللہ تعالیٰ بہترین حافظ وناصر ونگہبان ہے۔ چنانچہ اطمینان کے ساتھ آپ اس مقدمہ کا فیصلہ فرما کر جب وہاں سے چل دیئے تو فوراً ہی وہ دیوار گر گئی۔

ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء، مقصد دوم، امام آثر امیر المؤمنین وامام اشجعین اسد

اللہ...الخ،ومن کراماتہ،ج ۴،ص ۴۹۴

فرشتوں نے چکی چلائی

حضرت ابوذرغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے مجھے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلانے کے لیے ان کے مکان پر بھیجا تو میں نے وہاں یہ دیکھا کہ ان کے گھر میں چکی بغیر کسی چلانے والے کے خود بخود چل رہی ہے۔ جب میں نے بارگاہ رسالت میں اس عجیب کرامت کا تذکرہ کیا تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے ابوذر! رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے بھی ہیں جو زمین میں سیر کرتے رہتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان فرشتوں کی یہ بھی ڈیوٹی فرمادی ہے کہ وہ میری آل کی امداد واعانت کرتے رہیں۔

الریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ،الباب الرابع فی مناقب امیرالمؤمنین علی بن ابی طالب،الفصل التاسع،ذکرکراماتہ،ج ۲،ص ۲۰۲ ملتقطاً

درِخیبر کاوزن

جنگ خیبر میں جب گھمسان کی جنگ ہونے لگی تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ڈھال کٹ کر گر پڑی تو آپ نے جوش جہاد میں آگے بڑھ کر قلعہ خیبر کا پھاٹک اکھاڑ ڈالا اور اس کے ایک کواڑ کو ڈھال بنا کر اس پر دشمنوں کی تلواروں کو روکتے تھے۔ یہ کواڑ اتنا بھاری اور وزنی تھا کہ جنگ کے خاتمہ کے بعد چالیس آدمی ملکر بھی اس کو نہ اٹھا سکے۔

شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیۃ،غزوۃ خیبر،ج ۳،ص ۲۶۷ ملتقطاً

کٹاہوا ہاتھ جوڑ دیا

روایت ہے کہ ایک حبشی غلام جو امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتہائی مخلص محب تھا، شامت اعمال سے اس نے ایک مرتبہ چوری کر لی، لوگوں نے اس کو پکڑ کر دربار خلافت میں پیش کر دیا اور غلام نے اپنے جرم کا اقرار بھی کر لیا۔ امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا۔ جب وہ اپنے گھر کو روانہ ہوا تو راستہ میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابن الکرا سے اس کی ملاقات ہوگئی۔ ابن الکرا نے پوچھا کہ تمہارا ہاتھ کس نے کاٹا؟ تو غلام نے کہا: امیر المؤمنین ویعسوب المسلمین، داماد رسول وزوج بتول نے۔ ابن الکرا نے کہا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تمہارا ہاتھ کاٹ ڈالا پھر بھی تم اس قدر اعزاز واکرام اور مدح وثناء کے ساتھ انکا نام لیتے ہو؟ غلام نے کہا کہ کیا ہوا؟ انہوں نے حق پر میرا ہاتھ کاٹا اور مجھے عذاب جہنم سے بچالیا۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دونوں کی گفتگو سنی اور امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کا تذکرہ کیا تو امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس غلام کو بلوا کر اس کا کٹا ہوا ہاتھ اس کی کلائی پر رکھ کر رومال سے چھپا دیا پھر کچھ پڑھنا شروع کر دیا۔ اتنے میں ایک غیبی آواز آئی کہ رومال ہٹاؤ جب لوگوں نے رومال ہٹایا تو غلام کا کٹا ہوا ہاتھ اس طرح کلائی سے جڑ گیا تھا کہ کہیں کٹنے کا نشان بھی نہیں تھا۔

التفسیر الکبیر، سورۃ الکھف، تحت ال آیۃ: ۹-۱۲، ج ۷، الجزء ۲۱، ص ۴۳۴

اشارہ سے دریا کی طغیانی ختم

ایک مرتبہ نہر فرات میں ایسی خوفناک طغیانی آ گئی کہ سیلاب میں تمام کھیتیاں غرقاب ہوگئیں لوگوں نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دربارگوہر بار میں فریاد کی ۔آپ فوراً ہی اٹھ کھڑے ہوئے اور رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا جبہ مبارکہ وعمامہ مقدسہ و چادر مبارکہ زیب تن فرما کر گھوڑے پر سوار ہوئے اور آدمیوں کی ایک جماعت جس میں حضرت امام حسن و امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی تھے، آپ کے ساتھ چل پڑے ۔آپ نے پل پر پہنچ کر اپنے عصاء سے نہر فرات کی طرف اشارہ کیا تو نہر کا پانی ایک گز کم ہوگیا۔ پھر دوسری مرتبہ اشارہ فرمایا تو مزید ایک گز کم ہوگیا جب تیسری بار اشارہ کیا تو تین گز پانی اتر گیا اور سیلاب ختم ہوگیا۔لوگوں نے شور مچایا کہ امیر المؤمنین! رضی اللہ تعالیٰ عنہ بس کیجئے یہی کافی ہے۔

شواہد النبوۃ، رکن سادس در بیان شواہد و دلایلی... الخ، ص ۲۱۴

پتھر اٹھایا تو چشمہ اُبل پڑا

مقام صفین کو جاتے ہوئے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لشکر ایک ایسے میدان سے گزرا جہاں پانی نایاب تھا، پورا لشکر پیاس کی شدت سے بے تاب ہوگیا۔وہاں کے گرجا گھر میں ایک راہب رہتا تھا۔اس نے بتایا کہ یہاں سے دو کوس کے فاصلے پر پانی مل سکے گا۔کچھ لوگوں نے اجازت طلب کی تاکہ وہاں سے جا کر پانی پئیں، یہ سنکر آپ اپنے خچر پر سوار ہو گئے اور ایک جگہ کی طرف اشارہ فرمایا کہ اس جگہ تم لوگ زمین کو کھودو ۔چنانچہ لوگوں نے زمین کی کھدائی شروع کر دی تو ایک پتھر ظاہر ہوا۔لوگوں نے اس پتھر کو نکالنے کی انتہائی کوشش کی لیکن تمام آلات بے کار ہو گئے اور وہ پتھر نہ نکل سکا۔ یہ دیکھ کر آپ کو جلال آ گیا اور آپ

نے اپنی سواری سے اتر کر آستین چڑھائی اور دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو اس پتھر کی دراز میں ڈال کر زور لگایا تو وہ پتھر نکل پڑا اور اس کے نیچے سے ایک نہایت ہی صاف شفاف اور شیریں پانی کا چشمہ ظاہر ہوگیا اور تمام لشکر اس پانی سے سیراب ہوگیا۔ لوگوں نے اپنے جانوروں کو بھی پلایا اور لشکر کی تمام مشکوں کو بھی بھر لیا۔ پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس پتھر کو اس کی جگہ پر رکھ دیا۔ گرجا گھر کا عیسائی راہب آپ کی یہ کرامت دیکھ کر سامنے آیا اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا آپ فرشتہ ہیں؟ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نہیں ۔اس نے پوچھا: کیا آپ نبی ہیں؟ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نہیں ۔اس نے کہا: پھر آپ کون ہیں؟ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں پیغمبر مرسل حضرت محمد بن عبداللہ خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا صحابی ہوں اور مجھ کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے چند باتوں کی وصیت بھی فرمائی ہے۔ یہ سن کر وہ عیسائی راہب کلمہ شریف پڑھ کر مشرف بہ اسلام ہوگیا۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تم نے اتنی مدت تک اسلام کیوں قبول نہیں کیا تھا؟ راہب نے کہا کہ ہماری کتابوں میں یہ لکھا ہوا ہے کہ اس گرجا گھر کے قریب جو ایک چشمہ پوشیدہ ہے اور اس چشمہ کو وہی شخص ظاہر کریگا جو یا تو نبی ہوگا یا نبی کا صحابی ہوگا۔ چنانچہ میں اور مجھ سے پہلے بہت سے راہب اس گرجا گھر میں اسی انتظار میں مقیم رہے۔ اب آج آپ نے یہ چشمہ ظاہر کر دیا تو میری مراد بر آئی۔ اس لئے میں نے آپ کے دین کو قبول کرلیا۔ راہب کی تقریر سن کر آپ رو پڑے اور اس قدر روئے کہ آپ کی ریش مبارک آنسوؤں سے تر ہوگئی اور پھر آپ نے ارشاد فرمایا: الحمد للہ! عزوجل کہ ان لوگوں کی کتابوں میں بھی میرا ذکر ہے۔

یہ راہب مسلمان ہو کر آپ کے خادموں میں شامل ہو گیا اور آپ کے لشکر میں داخل ہو کر شامیوں سے جنگ کرتے ہوئے شہید ہو گیا اور آپ نے اس کو اپنے دست مبارک سے دفن کیا اور اس کے لیے مغفرت کی دعا فرمائی۔

شواہد النبوۃ، رکن سادس در بیان شواہد و دلایلی...الخ ص ۲۱۶

حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ امیر المؤمنین حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرزند اکبر ہیں۔ ان کی کنیت ابو محمد اور لقب سبط پیمبر و ریحانۃ الرسول ہے۔ ۱۵ رمضان ۳ھ میں آپ کی ولادت ہوئی۔ آپ جوانان اہل جنت کے سردار ہیں اور آپ کے فضائل و مناقب میں بہت زیادہ حدیثیں وارد ہوئی ہیں۔ آپ نے تین مرتبہ اپنا آدھا مال خدا تعالیٰ کی راہ میں خیرات کر دیا۔ امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد کوفہ میں چالیس ہزار مسلمانوں نے آپ کے دست مبارک پر موت کی بیعت کر کے آپ کو امیر المؤمنین منتخب کیا لیکن آپ نے تقریباً چھ ماہ کے بعد جمادی الاولیٰ ۴۱ھ میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر بیعت فرما کر خلافت ان کے سپرد فرما دی اور خود عبادت و ریاضت میں مشغول ہو گئے۔

اس طرح حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے جو غیب کی خبر دی تھی وہ ظاہر ہو گئی کہ میرا یہ بیٹا سید ہے اور اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں میں صلح کرا دے گا۔ چنانچہ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اگر خلافت حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سپرد نہ فرما دیتے تو ظاہر ہے کہ حضرت امام حسن اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ

عنہما کی دونوں فوجوں کے درمیان بڑی ہی خونریز جنگ ہوتی جس سے ہزاروں عورتیں بیوہ اور لاکھوں بچے یتیم ہوجاتے اور سلطنت اسلام کا شیرازہ بکھر جاتا مگر حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خیر پسند طبیعت اور نیک مزاجی کی بدولت مسلمانوں میں خونریزی کی نوبت نہیں آئی۔ ۵ ربیع الاول ۴۹ھ میں آپ بمقام مدینہ منورہ زہر خورانی کے باعث شہادت سے سرفراز ہوئے۔

الاکمال فی اسماء الرجال، حرف الحاء، فصل فی الصحابۃ، ص ۵۹۰

واسد الغابۃ، الحسن بن علی، ج ۲، ص ۱۵۔ ۲۲ ملتقطاً

وتاریخ الخلفاء، الحسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ص ۱۵۲

کرامات

خشک درخت پر تازہ کھجوریں

آپ کی بہت سی کرامتوں میں سے یہ ایک کرامت بہت زیادہ مشہور ہے کہ ایک سفر میں آپ کا گزر کھجوروں کے ایک ایسے باغ میں ہوا جس کے تمام درخت خشک ہوگئے تھے۔ حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک فرزند بھی اس سفر میں آپ کے ہمرکاب تھے آپ نے اسی باغ میں پڑاؤ کیا اور خدام نے آپ کا بستر ایک سوکھے درخت کی جڑ میں بچھا دیا اور حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرزند نے عرض کیا کہ اے ابن رسول اللہ! کاش! اس سوکھے درخت پر تازہ کھجوریں ہوتیں تو ہم لوگ سیر ہو کر کھالیتے۔ یہ سن کر حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چپکے سے کوئی دعا پڑھی اور بالکل ہی اچانک منٹوں

میں وہ سوکھا درخت بالکل سرسبز و شاداب ہوگیا اور اس میں تازہ پکی ہوئی کھجوریں لگ گئیں۔ یہ منظر دیکھ کر ایک شتربان کہنے لگا کہ خدا کی قسم! یہ تو جادو کا کرشمہ ہے۔ یہ سن کر حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرزند نے اس کو بہت زور سے ڈانٹا اور فرمایا کہ توبہ کر، یہ جادو نہیں ہے بلکہ یہ شہزادۂ رسول کی دعائے مقبول کی کرامت ہے۔ پھر لوگوں نے کھجوروں کو درخت سے توڑا اور سب ہمراہیوں نے خوب شکم سیر ہو کر کھایا۔

روضۃ الشھداء (مترجم)، باب ششم، ج ا ص ۴۰۴

فرزند پیدا ہونے کی بشارت

آپ پیدل حج کے لیے جا رہے تھے درمیان راہ میں ایک منزل پر قیام فرمایا وہاں آپ کا ایک عقیدت مند حاضر خدمت ہوا اور عرض کیا کہ حضور میں آپ کا غلام ہوں۔ میری بیوی دردزہ میں مبتلا ہے آپ دعا فرمائیں کہ تندرست لڑکا پیدا ہو۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تم اپنے گھر جاؤ تمہیں جیسے فرزند کی تمنا ہے ویسا ہی فرزند تم کو اللہ تعالیٰ نے عطا فرما دیا ہے اور تمہارا یہ لڑکا ہمارا عقیدت مند اور جاں نثار ہوگا۔ وہ شخص جب اپنے مکان پر پہنچا تو یہ دیکھ کر خوشی سے باغ باغ ہوگیا کہ واقعی حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جیسے فرزند کی بشارت دی تھی ویسا ہی لڑکا اس کے ہاں پیدا ہوا۔

شواھد النبوۃ، رکن سادس... الخ، ذکر امیر المؤمنین حسن رضی اللہ عنہ، ص ۲۲۷

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سید الشھداء حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت

۵ شعبان ۴ھ کو مدینہ منورہ میں ہوئی۔آپ کی کنیت ابوعبداللہ اور نام نامی حسین اور لقب سبط الرسول و ریحانۃ الرسول ہے۔ ۱۰ محرم ۶۱ھ جمعہ کے دن کربلا کے میدان میں یزیدی ستم گاروں نے انتہائی بیدردی کے ساتھ آپ کو شہید کر دیا۔

الاکمال فی اسماء الرجال، حرف الخاء، فصل فی الصحابۃ، ص ۵۹۰

کنوئیں سے پانی ابل پڑا

ابوعون کہتے ہیں کہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے راستے میں ابن مطیع کے پاس سے گزر ہوا۔انہوں نے عرض کیا کہ اے ابن رسول! میرے اس کنوئیں میں پانی بہت کم ہے اس میں ڈول بھرتا نہیں میری ساری تدبیریں بیکار ہو چکی ہیں۔کاش! آپ ہمارے لئے برکت کی دعا فرمائیں۔حضرت امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کنوئیں کا پانی منگایا اور آپ نے ڈول سے منہ لگا کر پانی نوش فرمایا۔پھر اس ڈول میں کلی فرما دی اور حکم دیا کہ سارا پانی کنوئیں میں انڈیل دیں جب ڈول کا پانی کنوئیں میں ڈالا تو نیچے سے پانی ابل پڑا۔کنوئیں کا پانی بہت زیادہ بڑھ گیا اور پانی پہلے سے بہت زیادہ شیریں اور لذیذ بھی ہو گیا۔

الطبقات الکبری لابن سعد، الطبقۃ الاولی من اھل المدینۃ من التابعین، ومن عبداللہ بن مطیع، ج ۵، ص ۱۱۰

بے ادبی کرنے والا آگ میں

میدان کربلا میں ایک بے باک اور بے ادب مالک بن عروہ نے جب آپ کے خیمہ کے گرد خندق میں آگ جلتی ہوئی دیکھی تو اس بدنصیب نے یہ کہا کہ اے حسین! تم نے آخرت کی آگ سے پہلے ہی یہاں دنیا میں آگ لگالی؟ حضرت امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اے ظالم! کیا تیرا گمان ہے کہ میں دوزخ میں جاؤں گا؟ پھر حضرت امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے مجروح دل سے یہ دعا مانگی کہ خداوندا! تو اس بدنصیب کو نارِ جہنم سے پہلے دنیا میں بھی آگ کے عذاب میں ڈال دے۔ امام عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعا ابھی ختم بھی نہیں ہوئی تھی کہ فوراً ہی مالک بن عروہ کا گھوڑا پھسل گیا اور یہ شخص اس طرح گھوڑے سے گر پڑا کہ گھوڑے کی رکاب میں اس کا پاؤں الجھ گیا اور گھوڑا اس کو گھسیٹتے ہوئے خندق کی طرف لے بھاگا اور یہ شخص خیمہ کے گرد خندق کی آگ میں گر کر راکھ کا ڈھیر ہو گیا۔

روضۃ الشہداء (مترجم)، باب نہم، ج ۲، ص ۱۸۶

(۱۰)

نگاہِ غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے چور قطب بن گیا:

سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مدینہ منورہ سے حاضری دے کر ننگے پاؤں بغداد شریف کی طرف آ رہے تھے کہ راستہ میں ایک چور کھڑا کسی مسافر کا انتظار کر رہا تھا کہ اس کو لوٹ لے، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب اس کے قریب پہنچے تو پوچھا: تم کون ہو؟ اس نے

جواب دیا کہ دیہاتی ہوں۔ مگر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کشف کے ذریعے اس کی معصیت اور بدکرداری کو لکھا ہوا دیکھ لیا اور اس چور کے دل میں خیال آیا: شاید یہ غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اس کے دل میں پیدا ہونے والے خیال کا علم ہوگیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: میں عبدالقادر ہوں۔

تو وہ چور سنتے ہی فوراً آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مبارک قدموں پر گر پڑا اور اس کی زبان پر یَاسَیِّدِیْ عَبْدَ الْقَادِرِ شَیْئاً لِلّٰہِ (یعنی اے میرے سردار عبدالقادر میرے حال پر رحم فرمائیے) جاری ہوگیا۔ آپ کو اس کی حالت پر رحم آگیا اور اس کی اصلاح کے لئے بارگاہ الٰہی عزوجل میں متوجہ ہوئے تو غیب سے ندا آئی: اے غوث اعظم! اس چور کو سیدھا راستہ دکھا دو اور ہدایت کی طرف رہنمائی فرماتے ہوئے اسے قطب بنا دو۔ چنانچہ آپ کی نگاہ فیض رساں سے وہ قطبیت کے درجہ پر فائز ہوگیا۔

(سیرت غوث الثقلین، ص ۱۳۰)

(11)

غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تَصَرُّف

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، ولی نعمت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانہ شمعِ رِسالت، مُجدِّد دین وملّت حضرتِ علاّمہ مولینا الحاج الحافظ القاری الشاہ امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحمٰن اپنے عظیمُ الشان شہرہ آفاق فتاویٰ رضویہ جلد 21 صفحہ 388 پر نقل کرتے ہیں:

حضرت سَیِّدُنا شیخ عارف باللہ ابُوالخیر بشر بن محفوظ بغدادی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ الھادِی فرماتے ہیں: ایک روز میں 12 افراد کے ہمراہ شہنشاہِ بغداد، حضورِ غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمتِ اقدس میں حاضر تھا۔ حضور غوثِ اعظم دستگیر عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ القدیر نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر ایک، ایک ایک مراد مانگے ہم عطا فرمائیں گے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اِرشاد پر 10 صاحبوں نے دینی حاجات، علم و معرفت (مَع۔رِفَت) کے متعلق اور 3 شخصوں (اشخاص) نے دنیوی عہدہ و منصب کی مُرادیں مانگیں۔ پیرانِ پیر، روشن ضمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تیرے رب عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے ہم ان اہلِ دین و دُنیا سب کی مدد کرتے ہیں اور تیرے رب عَزَّوَجَلَّ کی عطا پر روک نہیں۔

حضرت سَیِّدُنا شیخ عارف باللہ ابُوالخیر بشر بن محفوظ بَغدادی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ الھادِی فرماتے ہیں: خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! جس نے جو مانگا تھا پایا، میں نے یہ مراد چاہی تھی کہ ایسی مَعرِفَت مل جائے کہ وارداتِ قلبی (یعنی دِلی ارادے) میں مجھے تمیز ہو جائے کہ یہ وارِد اللہ

تعالیٰ کی طرف سے ہے اور یہ نہیں؟ (اوروں کو اُن کی مرادیں ملنے کی تفصیل بیان کر کے فرماتے ہیں:) اور میری یہ کیفیت ہوئی کہ میں غوث الاعظم علَیہِ رَحمَۃُ اللہِ الاکرم کی خدمت میں حاضر تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُسی مجلس میں اپنا دستِ مبارک میرے سینے پر رکھا تو فوراً ایک نور میرے سینے میں ایسا چمکا کہ آج تک میں اُسی نور سے تمیز کر لیتا ہوں کہ یہ وارد حق ہے اور یہ باطل .یہ حال ہدایت ہے اور یہ حال گمراہی ۔اس سے پہلے مجھے تمیز نہ ہو سکنے کے باعث سخت قلق (قَ۔لَق) یعنی رنج رہا کرتا تھا۔

(فتاویٰ رضویہ،ج ۲۱ ص ۳۸۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اللہ تبارک وتعالیٰ نے غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وہ مُقام اور بلندی عطا فرمائی ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب کی دینوی و اُخروی حاجات پوری فرماتے ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے در سے مانگنے والا کبھی خالی ہاتھ نہیں جاتا۔

نیک لوگوں کی نرالی شانیں

اَلشَّیخ شُعَیب حَرِیفِیش رَحمَۃُ اللہ تعَالٰی علَیہِ المُتَوفّٰی ۸۱۵ھ اپنی کتاب الرَّوضُ الفَائِق فِی المَواعِظِ والرَّقائِق میں لکھتے ہیں۔

.سب خوبیاں اللہ عزوجل کے لئے جس نے اپنے حسن انتخاب سے نیکو کار اولیاء میں خواص کو خاص فرمایا۔اس نے حصول مقاصد والی رات میں ان میں سے افضل واعلیٰ ہستیوں کو عالَمِ اسرار کی سیر کرائی ۔اور وہ اس کے حقوق کی ادائیگی کے لئے کمر بستہ ہو گئے تو اُس نے انہیں اپنے آزاد اور غلام سب بندوں پر امین بنا دیا۔ان کے ہاتھوں مانگنے

والوں کو مرادیں ملتی اور ان کی برکتوں سے خطا کاروں کی خطائیں اور گناہ معاف ہوتے ہیں۔ یہ شہریوں اور دیہاتیوں کو نفع پہنچانے کے لئے اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے حکم سے دنیا میں تصرف کرتے ہیں۔ ان میں کچھ نقباء ہیں تو کچھ ابدال، بعض نجباء ہیں تو بعض رجال، بعض اقطاب ہیں اور کوئی غوث کہ اس کے وسیلہ سے بارشیں برستی، اس کی برکت سے (چوپایوں کے) تھن دودھ سے بھرتے اور پھل اور کھیتیاں سرسبز و شاداب ہوتی ہیں۔☆۔۔۔۔۔۔نقباء 70 ہیں اور یہ مصر میں ہیں، کسی دوسرے شہر میں نہیں ہوتے۔☆۔۔۔۔۔۔ابدال 40 ہیں اور یہ شام میں ہیں اور معرفت و بصیرت رکھنے والوں کو نظر آتے ہیں۔☆۔۔۔۔۔۔نجباء 300 ہیں۔ اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے انہیں مغرب میں (شیاطین و کفار سے) جنگ کے لئے مقرر فرمایا۔ یہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے دین کے محافظ و مددگار ہیں۔☆۔۔۔۔۔۔رجالُ الغیب 10 ہیں اور یہ عراق میں ہیں۔ اور ان کا جام محبت ہر طرح کی آمیزش سے پاک و صاف اور شفاف ہے۔☆۔۔۔۔۔۔اقطاب 7 ہیں۔ جنہیں اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے شہروں اور اطراف عالَم میں بسنے والوں کے نفع کے لئے سات مُلکوں میں پیدا فرمایا۔☆۔۔۔۔۔۔اور غوث (ہر زمانے میں) صرف ایک ہوتا ہے۔ جسے اللہ عَزَّ وَجَلَّ عزت و عظمت والے شہر مَکَّۃُ الْمُکَرَّمَہ (زَادَھَا اللہُ شرفاً و تعظیماً) پر مامور فرماتا ہے۔

پس یہ برگزیدہ بندے اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے محفوظ راز اور پوشیدہ علم کے خزانوں پر امین ہیں حتی کہ عمریں ختم ہو جائیں۔ اگر ان ہستیوں کا وجود نہ ہو تو چشمے اور نہریں خشک ہو جائیں۔ اگر ان کے رکوع و سجود نہ ہوں تو بارشیں بند ہو جائیں، زمین کھیتی اُگانا اور درخت پھل دینا چھوڑ دیں۔ یہ ارادۂ الٰہی عَزَّ وَجَلَّ کے دائرے میں رہتے ہیں۔ انہیں بارگاہِ الٰہی عَزَّ وَجَلَّ میں

حاضر ہونے سے نہ تو غفلت روکتی ہے، نہ ہی اس سے دوری میں قرار آتا ہے۔

اَلرَّوْضُ الفَائِق فِی الْمَوَاعِظِ وَالرَّقَائِق صفحہ ۳۶۱

سیدی اعلی حضرت ،امام اہلسنت، مجدد دین وملت ،حامی سنت، ماحی شرک و بدعت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں

کیا غوث ہر زمانے میں ہوتا ہے؟

عرض: غوث ہر زمانہ میں ہوتا ہے؟

ارشاد: بغیر غوث کے زمین و آسمان قائم نہیں رہ سکتے۔

غوث کا کشف

عرض: غوث کے مراقبے سے حالات منکشف (یعنی ظاہر) ہوتے ہیں؟

ارشاد: نہیں! بلکہ اُنہیں ہر حال یوں ہی مثل آئینہ پیشِ نظر ہے۔ (اس کے بعد ارشاد فرمایا) ہر غوث کے دو وزیر ہوتے ہیں۔ غوث کا لقب عبداللہ ہوتا ہے اور وزیر دستِ راست (یعنی دائیں طرف کا وزیر) عبدالرَّب اور وزیر دستِ چَپ (یعنی بائیں طرف کا وزیر) عبدالملک۔ اس سلطنت میں وزیر دستِ چَپ، وزیر راست سے اعلیٰ ہوتا ہے، بخلاف سلطنتِ دنیا اس لئے کہ یہ سلطنتِ قلب ہے اور دل جانبِ چَپ۔ غوثِ اکبر و غوثِ ہر غوث حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ صدیق اکبر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) کے وزیر دستِ چَپ تھے اور فاروقِ اعظم (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) وزیر دستِ راست۔ پھر اُمت میں سب سے پہلے درجہ غوثیت پر امیر المؤمنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ممتاز ہوئے اور وزارت امیر المؤمنین فاروقِ اعظم و عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو عطا ہوئی،

اس کے بعد امیر المؤمنین فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غوثیت مرحمت ہوئی اور عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ومولیٰ علی کَرَّ مَ اللہ تعالیٰ و جہہ الکریم وزیر ہوئے پھر امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ کو غوثیت عنایت ہوئی اور مولیٰ علی کَرَّ مَ اللہ تعالیٰ و جہہ الکریم و امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ وزیر ہوئے پھر مولیٰ علی (کَرَّ مَ اللہ تعالیٰ و جہہ الکریم) کو اور امامین محترمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما وزیر ہوئے، پھر حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے درجہ بدرجہ امام حسن عسکری (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تک یہ سب حضرات مستقل غوث ہوئے ۔امام حسن عسکری (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے بعد حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک جتنے حضرات ہوئے سب اُن کے نائب ہوئے ۔ان کے بعد سیّدُ ناغوثِ اعظم (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) مستقل غوث، حضور تنہا غوثیتِ کبرےٰ کے درجہ پر فائز ہوئے ۔حضور غوثِ اعظم بھی ہیں اور سیّدُ الافراد بھی، حضور کے بعد جتنے ہوئے اور جتنے اب ہوں گے حضرت امام مہدی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تک سب نائب حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوں گے پھر امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غوثیتِ کبریٰ عطا ہوگی ۔

اَفراد کون ہیں؟

عرض: حضور اَفراد کون اصحاب ہیں؟

ارشاد: اَجِلّہ اولیائے کرام (رحمہم اللہ تعالیٰ) سے ہوتے ہیں ۔ولایت کے دَرَجات ہیں، غوثیت کے بعد فردیت ۔

حُضور غوثِ پاک کی شان

ایک صاحب اَجِلّہ (یعنی جلیل القدر) اَولیائے کرام (رحمہم اللہ تعالیٰ) سے کسی نے پوچھا: حضرت خضر علیہ السلام زندہ ہیں؟ فرمایا: ابھی ابھی مجھ سے ملاقات ہوئی تھی۔ فرماتے تھے: میں نے جنگل میں ٹیلے پر ایک نُور دیکھا جب میں قریب گیا تو معلوم ہوا کہ وہ کمبل کا نور ہے۔ ایک صاحب اُسے اوڑھے سو رہے ہیں۔ میں نے پاؤں پکڑ کر ہلایا اور جگا کر کہا: اُٹھو مشغول بخدا ہو۔ کہا: آپ اپنے کام میں مشغول رہیں مجھے میری حالت پر رہنے دیجئے۔ میں نے کہا: میں مشہور کئے دیتا ہوں، یہ ولی اللہ ہے۔ کہا: میں مشہور کردوں گا کہ یہ حضرت خضر (علیہ السلام) ہیں۔ میں نے کہا میرے لئے دعا کرو۔ کہا: دعا تو آپ ہی کا حق ہے۔ میں نے کہا: تمہیں دُعا کرنی ہوگی۔ کہا: وَفَّرَ اللہُ حَظَّکَ مِنہُ اللہ تعالیٰ اپنی ذات میں آپ کا نصیبہ (یعنی حصہ) زائد کرے اور کہا: میں اگر غائب ہو جاؤں تو ملامت نہ فرمائیے گا اور فوراً نظر سے غائب ہو گئے حالانکہ کسی ولی کی طاقت نہ تھی کہ میری نگاہ سے غائب ہو سکے۔ وہاں سے آگے بڑھا ایک اور اِسی طرح کا نور دیکھا کہ نگاہ کو خِیرہ کرتا (یعنی آنکھ کو چندھیاتا) ہے۔ قریب گیا تو دیکھا ٹیلے پر ایک عورت کمبل اوڑھے سو رہی ہے۔ وہ اس کے کمبل کا نور ہے۔ میں نے پاؤں ہلا کر ہوشیار کرنا چاہا۔ غیب سے ندا آئی اے خضر (علیہ السلام) احتیاط کیجئے۔ اُس بی بی نے آنکھ کھولی اور کہا: حضرت نہ رُکے یہاں تک کہ رو کے گئے۔ میں نے کہا: اٹھ مشغول بخدا ہو۔ کہا: حضرت اپنے کام میں مشغول رہیں، مجھے اپنی حالت پر رہنے دیں۔ میں نے کہا: تو میں مشہور کئے دیتا ہوں: یہ ولی اللہ ہے۔ کہا: میں مشہور کردوں گی کہ یہ حضرت خضر (علیہ السلام) ہیں۔ میں نے کہا: میرے لئے دعا کرو۔ کہا: دُعا تو آپ کا حق ہے۔ میں

نے کہا: تمہیں دُعا کرنی ہوگی۔کہا: وَفَرَّ اللہُ حَظَّکَ مِنہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات میں آپ کا نصیبہ زائد کرے۔ پھر کہا: اگر میں غائب ہوجاؤں تو ملامت نہ فرمائیے گا۔میں نے دیکھا یہ بھی جاتی ہے، کہا: یہ تو بتائیے کیا تُو اُسی مرد کی بی بی ہے۔کہا: ہاں یہاں ایک ولیہ کا انتقال ہوگیا تھا اس کی تجہیز و تکفین کا ہمیں حکم ملا تھا۔ یہ کہا اور میری نگاہ سے غائب ہوگئی۔حضرت خضر علیہ السلام سے پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا: یہ لوگ اَفراد ہیں۔میں نے کہا وہ بھی کوئی ہے جس کی طرف یہ رجوع لاتے ہیں۔فرمایا: ہاں! شیخ عبدالقادر جیلانی۔

غوث کا جانشین

عرض: غوث کے اِنتقال کے بعد درجہ غوثیت پر کون مامُور ہوتا ہے؟

ارشاد: غوث کی جگہ اِمامَین سے غوث کر دیا جاتا ہے اور اِمامین کی جگہ اوتادِ اربعہ سے اور اوتاد کی جگہ بُدَلا (یعنی ابدالوں) سے بُدَلا کی جگہ پر ابدالِ سبعین سے اور ان ہی جگہ تین سو نُقَبا سے۔ پھر اولیاء سے اور اولیاء کی جگہ عامہ مومنین سے کر دیا جاتا ہے۔ کبھی بلالحاظِ ترتیب کافر کو مسلمان کر کے بدل کر دیتے ہیں، اُن کا مرتبہ اَبدال سے زیادہ ہے۔

ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ صفحہ ۱۷۸۔۱۷۹

(۱۲)

حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

من استغاث بي في كربة كشفت عنه ومن نادى باسمي في شدة فرجت عنه ومن توسّل بي في حاجة قضيت له۔

بہجۃ الأسرار، ذکر فضل أصحابہ وبشراھم،ص ۱۹۷۔

جوکسی تکلیف میں مجھ سے مدد مانگے وہ تکلیف دور ہو اور جو کسی سختی میں میرا نام لے کر پکارے وہ سختی دفع ہو اور جو کسی حاجت میں مجھے وسیلہ کرے، وہ حاجت روا ہو۔

اور فرماتے ہیں: إذا سألتم الله فاسئلوا بي.

بہجۃ الأسرار، ذکر کلمات أخبر بہا عن نفسہ محدثا۔۔۔إلخ،ص ۵۴۔

جب تم اللہ تعالیٰ سے سوال کرو تو میرے وسیلے سے مانگو، تمہاری مراد پوری ہوگی۔

قیامت تک آنے والے مریدین

ائمہ دین فرماتے ہیں کہ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دفتر (یعنی رجسٹر) میں قیامت تک کے مریدین کے نام درج ہیں، جس قدر غلامی میں ہیں یا آنے والے ہیں۔ حضور پُرنور رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ربّ عَزَّ وَجَلَّ نے مجھے ایک دفتر عطا فرمایا کہ مُنتہائے نظر تک وسیع تھا اور اس میں قیامت تک کے میرے مریدین کے نام تھے اور مجھ سے فرمایا: قَدْ وَهَبْتُهَا لَكَ (یعنی) یہ سب تمہیں بخش دیئے گئے۔

(بہجۃ الاسرار، ذکر فضل الصحابۃ،ص ۱۹۳)

غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مرگی کا علاج فرمایا

حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں ایک شخص کو مرگی ہوگئی۔ حضور نے فرمایا: اس کے کان میں کہہ دو غوثِ اعظم (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا حکم ہے کہ بغداد سے نکل جا۔ چنانچہ اسی وقت وہ اچھا ہوگیا اور اب تک بغدادِ مُقدّس میں مِرگی نہیں ہوتی۔

(بہجۃ الاسرار، ذکر فصول من کلامہ مرصعا بشی من عجائب، ص ۱۴۰)

صلوۃ الغوثیہ

دعاؤں کی مقبولیت اور حاجتوں کے پوری ہونے کے لئے ایک مجرب نماز صلوۃ الاسرار بھی ہے جس کو امام ابوالحسن نورالدین علی بن جریر لخمی شطنوفی نے بہجۃ الاسرار میں اور ملا علی قاری و شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہم الرحمۃ نے حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے اس کی ترکیب یہ ہے کہ بعد نماز مغرب سنتیں پڑھ کر دو رکعت نماز نفل پڑھے اور بہتر یہ ہے کہ الحمد کے بعد ہر رکعت میں گیارہ گیارہ مرتبہ قل ھو اللہ پڑھے اور گیارہ مرتبہ یہ پڑھے يَا رَسُوْلَ اللهِ يَانَبِيَّ اللهِ اَغِثْنِيْ وَامْدُدْنِيْ فِيْ قَضَاءِ حَاجَتِيْ يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ پھر عراق کی جانب گیارہ قدم چلے اور ہر قدم پر یہ پڑھے یَاغَوْثَ الثَّقَلَيْن یَاکَرِیْمَ الطَّرَفَيْن اَغِثْنِیْ وَامْدُدْنِیْ فِیْ قَضَاءِ حَاجَتِیْ یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو وسیلہ بنا کر اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت کے لئے دعا مانگے۔

(بہجۃ الاسرار، ذکر فضل اصحابہ و بشراہم، ص ۱۹۷۔ بہار شریعت، ج ۱، ح ۴، ص ۳۱)

تجارت میں برکت

پرانے زمانے کے خوش عقیدہ اور نیک تاجروں کا یہی طریقہ تھا کہ وہ جب کوئی تجارت کرتے تھے تو کسی عالم دین یا پیر طریقت کا کچھ حصہ اس تجارت میں مقرر کر کے ان بزرگوں کو اپنا شریک تجارت بنالیتے تھے تا کہ ان اللہ والوں کی وجہ سے تجارت میں خیر و برکت ہو۔ اسی لئے آج کل بھی بعض خوش عقیدہ اور نیک بخت مؤمن خصوصاً میمن اپنی تجارت میں حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حصہ دار بنالیتے ہیں اور نفع میں جتنی رقم حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام کی نکلتی ہے۔ اس کو یہ لوگ نیاز کھاتہ کہتے ہیں اور اسی رقم سے یہ لوگ گیارہویں شریف کی فاتحہ بھی دلاتے ہیں اور عالموں اور سیدوں کو اسی رقم سے نذرانہ بھی دیا کرتے ہیں۔ یقیناً یہ بہت ہی اچھا طریقہ ہے۔

حضرت عبداللہ بن ہشام بن عثمان بن عمرو قریشی، یہ قبیلہ قریش میں خاندان بنی تیم سے تعلق رکھتے ہیں ۴ھ میں پیدا ہوئے یہ مشہور محدث حضرت زہرہ بن معبد کے دادا ہیں۔ اہل حجاز کے محدثین میں ان کا شمار ہوتا ہے اور ان کے شاگردوں میں ان کے پوتے زہرہ بن معبد بہت مشہور ہیں۔ حضرت عبداللہ بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بچپن ہی میں ان کی والدہ حضرت زینب بنت حمید حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت اقدس میں لے گئیں اور عرض کیا: یارسول اللہ! عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم آپ میرے اس بچے سے بیعت لے لیجئے۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تو بہت ہی چھوٹا ہے۔ پھر اپنا مقدس ہاتھ ان کے سر پر پھیرا اور ان کے لیے خیر و برکت کی دعا فرمادی۔

اسد الغابۃ، عبداللہ بن ہشام، ج ۳، ص ۴۲۱

والاکمال فی اسماء الرجال، حرف العین، فصل فی الصحابۃ، ص ۶۰۵

اسی دعائے نبوی کی بدولت ان کو یہ کرامت حاصل ہوئی کہ ان کو تجارت میں نفع کے سوا کسی سودے میں کبھی بھی نقصان ہوا ہی نہیں۔ روایت ہے کہ یہ اپنے پوتے زہرہ بن معبد کو ساتھ لے کر بازار میں جاتے اور غلہ خریدتے تو حضرت عبداللہ بن زبیر اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم ان سے ملاقات کرتے اور کہتے کہ ہم کو بھی آپ اپنی اس تجارت میں شریک کر لیجئے اس لئے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کے لیے خیر و برکت کی دعا فرمائی ہے۔ پھر یہ سب لوگ اس تجارت میں شریک ہو جاتے تو بسا اوقات اونٹ کے بوجھ برابر نفع کما لیتے اور اس کو اپنے گھر بھیج دیتے۔

صحیح البخاری، کتاب الشرکۃ، باب الشرکۃ فی الطعام وغیرہ، الحدیث: ۲۵۰۱، ج ۲، ص ۱۴۵

حضرت سیدنا امام، محقق، علامہ محمد یوسف نبھانی قدس سرہ النورانی اپنی کتاب جامع کراماتِ اولیاء میں ان مبارک ہستیوں کی اقسام کی وضاحت یوں کرتے ہیں: اقطاب: یہ حضرات اصالتاً یا نیابتاً سب احوال و مقامات کے جامع ہوتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مشائخ کی اصطلاح میں جب یہ لفظ بغیر اضافت استعمال ہو تو ایسے عظیم انسان پر اس کا اطلاق ہوتا ہے جو زمانہ بھر میں صرف ایک ہی ہوتا ہے، اسی کو غوث بھی کہتے ہیں۔ یہ مقربین خدا سے ہوتے ہیں اور اپنے زمانے میں گروہِ اولیاء کے آقا ہوتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اوتاد: یہ صرف چار حضرات ہوتے ہیں۔ کسی دور میں ان میں کمی بیشی نہیں ہوتی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ان چار میں سے ایک کے ذریعے اللہ عَزَّوَجَلَّ مشرق کی حفاظت فرماتا ہے اور ایک کی ولایت مشرق میں ہوتی ہے، دوسرا مغرب میں، تیسرا جنوب اور

چوتھا شمال میں ولایت کا مرکز ہوتا ہے۔ان کے معاملات کی تقسیم کعبہ (معظمہ) سے شروع ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ان چاروں کے القاب اور صفاتی نام یہ ہیں: عبدالحی، عبدالعلیم، عبدالقادر اور عبدالمرید۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ابدال: یہ سات سے کم وبیش نہیں ہوتے۔اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کے ذریعے اقالیمِ سبعہ کی حفاظت فرماتا ہے۔ہر بدل کی ایک اقلیم ہوتی ہے جہاں اس کی ولایت کا سکّہ چلتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔نقباء: ہر دور میں صرف بارہ نقیب ہوتے ہیں۔آسمان کے بارہ ہی برج ہیں اور ہر ایک نقیب ایک ایک برج کی خاصیتوں کا عالم ہوتا ہے۔اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان نقبائے کرام کے ہاتھوں میں شریعتوں کے نازل کئے ہوئے علوم دے دیئے ہیں۔نفوس میں چھپی اشیاء اور آفاتِ نفوس کا انہیں علم ہوتا ہے۔نفوس کے مکر و خداع کے استخراج پر یہ قادر ہوتے ہیں۔ابلیس ان کے سامنے یوں منکشف ہوتا ہے کہ اس کی مخفی قوتوں کو بھی یہ جانتے ہیں جنہیں وہ خود نہیں جانتا۔ان کے علم کی یہ کیفیت ہوتی ہے کہ اگر کسی کا نقشِ پا زمین پر لگا دیکھ لیں تو انہیں اس کے شقی و سعید ہونے کا پتہ چل جاتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔نجباء: ہر دور میں آٹھ سے کم و بیش نہیں ہوتے۔ان حضرات کے احوال سے ہی قبولیت کے علامات ظاہر ہوتی ہیں حالانکہ ان علامات پر ضروری نہیں کہ انہیں اختیار بھی ہو۔بس حال کا ان پر غلبہ ہوتا ہے، اس حال کے غلبہ کو صرف وہ حضرات پہچان سکتے ہیں جو رتبہ میں ان سے اوپر ہوتے ہیں۔ان سے کم مرتبہ لوگ نہیں پہچان سکتے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔رجال الغیب: یہ دس حضرات ہوتے ہیں۔کم و بیش نہیں ہوتے۔ہمیشہ ان کے احوال پر انوارِ الٰہی کا نزول رہتا ہے لہٰذا یہ اہلِ خشوع ہوتے ہیں۔اور سرگوشی میں بات کرتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔یہ مستور (یعنی نظروں سے اوجھل)

رہتے ہیں۔زمین و آسمان میں چھپے رہتے ہیں،ان کی مناجات صرف حق تعالیٰ سے ہوتی ہیں اوران کے شہود کا مرکز بھی وہی ذاتِ بے مثال ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ مجسمۂ حیا ہوتے ہیں،اگرکسی کو بلند آواز سے بولتا سنتے ہیں تو حیران رہ جاتے ہیں اوران کے پٹھے کانپنے لگتے ہیں،اہل اللہ جب بھی لفظ رجالُ الغیب استعمال فرماتے ہیں تو ان کا مطلب یہی حضرات ہوتے ہیں۔کبھی اس لفظ سے وہ انسان بھی مراد لئے جاتے ہیں جو نگاہوں سے اوجھل ہوجاتے ہیں۔کبھی رجالُ الغیب سے نیک اورمومن جن بھی مراد لئے جاتے ہیں۔کبھی ان لوگوں کو بھی رجالُ الغیب کہہ دیا جاتا ہے جوعلم اوررزقِ محسوس حسی دنیا سے نہیں لیتے بلکہ غیب کی دنیا سے علم ورزق انہیں ملتا ہے۔

(جامع کرامات اولیاء(مترجم)ج ،1ص230تا239 ملخصاً)

حضور پرنور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو ارشاد فرماتے ہیں کہ: میرا ہاتھ میرے مرید پر ایسا ہے جیسے زمین پر آسمان

(بہجۃ الاسرار ذکر فضل اصحابہ و بشراہم مصطفی البابی مصر ص ۱۰۰)

سیدی ابوالحسن نورالملۃ والدین علی قدس سرہ،،بہجۃ الاسرار شریف میں فرماتے ہیں :حضور پرنور سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی گئی کہ اگرکوئی شخص حضور کا نام لیوا ہو اوراس نے نہ حضور کے دست مبارک پر بیعت کی ہو نہ حضور کا خرقہ پہنا ہو کیا وہ آپ کے مریدوں میں شمار ہوگا فرمایا: جو اپنے آپ کو میری طرف نسبت کرے اوراپنا نام میرے غلاموں کے دفتر میں شامل کرے اللہ اسے قبول فرمائے گا اوراگر وہ کسی ناپسندیدہ راہ پر ہو تو اسے توبہ دے گا اور وہ میرے مریدوں کے زمرے میں ہے اورمیرے رب عزوجل نے مجھ

سے وعدہ فرمایا ہے کہ میرے مریدوں اور ہم مذہبوں اور میرے ہر چاہنے والے کو جنت میں داخل فرمائے گا (والحمد اللہ رب العالمین)

(بہجۃ الاسرار ذکر فصل اصحابہ و بشراھم مصطفی البابی مصر ص ۱۰۱)

حلیہ مبارک

مدارج النبوۃ شریف میں ہے: منقول ہے کہ امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کی داڑھی مبارک ان کے سینہ اقدس کو ڈھانپ دیتی تھی یا ڈھانپے ہوئی تھی۔ اور اسی طرح امیر المومنین عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہم کی مبارک داڑھیاں تھیں کہ بڑی اور گنجان ہونے کی وجہ سے ان کے سینوں کو ڈھانپ دیتی تھیں۔ اور حضرت غوث الثقلین محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے حلیہ مبارک میں تحریر کیا گیا ہے کہ آپ کی ریش مبارک دراز اور چوڑی تھی صلی اللہ تعالٰی علی ابیہ الکریم وعلیہ و بارک وسلم۔

(امدارج النبوۃ باب اول مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۱/۱۵)

مجھے میرا پیر کافی ہے

ایک صاحب حضور سَیِّدُ ناغوث اَعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کے غلاموں میں سے تھے۔ انہوں نے خواب میں دیکھا کہ ایک ٹیلہ پر یاقوت کی کرسی بچھی ہے۔ اس پر حضرت سَیِّدُ نامعروف کرخی رضی اللہ تعالٰی عنہ تشریف فرما ہیں اور نیچے ایک مخلوق جمع ہے ہر ایک اپنی اپنی چٹھی (یعنی رُقعہ) دیتا ہے، حضرت اس کو بارگاہِ ربُّ العزّۃ (عَزَّ وَجَلَّ) میں پیش کرتے ہیں۔ یہ چپکے کھڑے رہے، جب حضرت نے بہت دیر تک انہیں دیکھا اور انہوں نے کچھ نہ کہا

تو خود فرمایا: ھَاتِ قِصتکَ اَعرِضُھَا (لاؤ کہ میں تمہاری عرضی پیش کروں) انہوں نے عرض کیا: اَوَ شَیخِی عَزَلُوہ، (کیا میرے شیخ کو معزول کردیا گیا) فرمایا: وَاللہِ مَا عَزَلُوہُ وَلَا یَعزِلُونَہٗ (خدا کی قسم! ان کو معزول نہیں کیا گیا اور نہ کبھی ان کو معزول کریں گے۔) انہوں نے عرض کی: تو بس میرا شیخ کافی ہے۔ آنکھ کھلی، حاضر ہوئے دربار میں سرکارِ غوثیت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کہ واقعہ عرض کریں۔ قبل اس کے کچھ عرض کریں۔ حضور نے ارشاد فرمایا: ھَاتِ اَعرِضُ قِصتکَ (لاؤ کہ تمہاری عرضی پیش کروں) (فرمایا:) اِرَادَث (یعنی اعتقاد) یہ ہے۔

(بہجۃ الاسرار، ذکر فضل صحابہ و بشرھم، ص ۱۹۱ / ۱۹۲، ملخصًا)

حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، میں اپنے مریدوں کا قیامت تک کے لئے توبہ پر مرنے کا (بفضل خدا عزوجل) ضامن ہوں۔

(بہجۃ الاسرار، ص ۱۹۱، مطبوعۃ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

(۱۳)

محی الدین

سیدی اعلیٰ حضرت ،امام اہلسنت، مجدد دین وملت ،حامی سنت، ماحی شرک و بدعت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاوی رضویہ شریف میں ارشاد فرماتے ہیں۔ حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسماء شریفہ یہ ہیں: سیدمحی الدین سلطان، محی الدین قطب، محی الدین خواجہ، محی الدین مخدوم، محی الدین ولی، محی الدین بادشاہ، محی الدین شیخ، محی الدین مولٰنا، محی الدین غوث، محی الدین خلیل، محی الدین، واللہ تعالیٰ اعلم

(فتاوی رضویہ شریف جلد ۲۶ صفحہ ۴۳۲)

مشکل کشا بالخیر

حضرت شیخ برگزیدہ ابوالحسن قرشی فرماتے ہیں کہ میں اور شیخ ابوالحسن علی بن ہیتی حضرت سیدنا شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں ان کے مدرسہ میں موجود تھے تو ان کے پاس ابوغالب فضل اللہ بن اسمٰعیل بغدادی ازجی سوداگر حاضر ہوا وہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے عرض کرنے لگا کہ:

اے میرے سردار! آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے جد امجد حضور پرنور شافع یوم النشور احمد مجتبےٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ذیشان ہے کہ جو شخص دعوت میں بلایا جائے اس کو دعوت قبول کرنی چاہیے۔ میں حاضر ہوا ہوں کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

میرے گھر دعوت پر تشریف لائیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: اگر مجھے اجازت ملی تو میں آؤں گا۔ پھر کچھ دیر بعد آپ نے مراقبہ کر کے فرمایا: ہاں آؤں گا۔

پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے خچر پر سوار ہوئے، شیخ علی نے آپ کی دائیں رکاب پکڑی اور میں نے بائیں رکاب تھامی اور جب اس کے گھر میں ہم آئے دیکھا تو اس میں بغداد کے مشائخ، علماء اور معززین جمع ہیں، دسترخوان بچھایا گیا جس میں تمام شیریں اور ترش چیزیں کھانے کے لئے موجود تھیں اور ایک بڑا صندوق لایا گیا جو سر بمہر تھا دو آدمی انسے اٹھائے ہوئے تھے اسے دسترخوان کے ایک طرف رکھ دیا گیا، تو ابو غالب نے کہا: بسم اللہ! اجازت ہے۔ اس وقت حضرت سیدنا شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مراقبہ میں تھے اور آپ نے کھانا نہ کھایا اور نہ ہی کھانے کی اجازت دی تو کسی نے بھی نہ کھایا، آپ کی ہیبت کے سبب مجلس والوں کا حال ایسا تھا کہ گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں، پھر آپ نے شیخ علی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ صندوق اٹھا لائیے۔ ہم اٹھے اور اسے اٹھایا تو وہ وزنی تھا ہم نے صندوق کو آپ کے سامنے لا کر رکھ دیا آپ نے حکم دیا کہ صندوق کو کھولا جائے۔

ہم نے کھولا تو اس میں ابو غالب کا لڑکا موجود تھا جو مادرزاد اندھا تھا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس سے کہا: کھڑا ہو جا۔ ہم نے دیکھا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے کہنے کی دیر تھی کہ لڑکا دوڑنے لگا اور بینا بھی ہو گیا اور ایسا ہو گیا کہ کبھی بیماری میں مبتلا نہیں تھا، یہ حال دیکھ کر مجلس میں شور برپا ہو گیا اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اسی حالت میں باہر نکل آئے اور کچھ نہ کھایا۔

اس کے بعد میں شیخ ابوسعد قیلوی کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ حال بیان کیا تو انہوں نے کہا کہ حضرت سید محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی، قطب ربانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مادر زاد اندھے اور برص والوں کو اچھا کرتے ہیں اور خدا عزوجل کے حکم سے مردے زندہ کرتے ہیں۔

(الف.. بھجۃ الاسرار، ذکر فصول من کلامہ۔۔۔۔۔۔الخ، ص ۱۲۳)

مانگ کیا چاہتا ہے؟

ایک دن میں حضرت سید شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ النورانی کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس وقت مجھے کچھ حاجت ہوئی تو میں فی الفور حاجت سے فراغت پا کر حاضر خدمت ہوا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مجھ سے فرمایا: مانگ کیا چاہتا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ میں یہ چاہتا ہوں۔ اور میں نے چند امور باطنیہ کا ذکر کیا آپ نے فرمایا: وہ امور لے۔ پھر میں نے وہ سب باتیں اسی وقت پالیں۔

(المرجع السابق، ص ۱۲۴)

مرگی کی بیماری بغداد سے بھاگ گئی:

ایک شخص حضرت سیدنا محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں آیا اور عرض کرنے لگا کہ میں اصبہان کا رہنے والا ہوں میری ایک بیوی ہے جس کو اکثر مرگی کا دورہ رہتا ہے اور اس پر کسی تعویذ کا اثر نہیں ہوتا۔ حضرت سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی، قطب ربانی، غوث صمدانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ یہ ایک جن ہے جو وادی سراندیپ کا رہنے والا ہے، اُس کا نام خانس ہے اور جب تیری بیوی پر مرگی آئے تو اس

کے کان میں یہ کہنا کہ اے خانس! تمہارے لئے شیخ عبدالقادر جو کہ بغداد میں رہتے ہیں ان کا فرمان ہے کہ آج کے بعد پھر نہ آنا ورنہ ہلاک ہو جائے گا۔ تو وہ شخص چلا گیا اور دس سال تک غائب رہا پھر وہ آیا اور ہم نے اس سے دریافت کیا تو اس نے کہا کہ میں نے شیخ کے حکم کے مطابق کیا پھر اب تک اس پر مرگی کا اثر نہیں ہوا۔

جھاڑ پھونک کرنے والوں کا مشترکہ بیان ہے: حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زندگی مبارک میں چالیس برس تک بغداد میں کسی پر مرگی کا اثر نہیں ہوا، جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے وصال فرمایا تو وہاں مرگی کا اثر ہوا۔

(المرجع السابق،ص ۱۴۰)

مریض کا علاج:

حضرت ابو عبداللہ محمد بن خضری کے والد فرماتے ہیں کہ میں نے سیدنا شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی، قطب ربانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تیرہ برس خدمت کی ہے اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میں بہت سی کرامات دیکھی ہیں، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ایک کرامت یہ بھی تھی کہ جب تمام طبیب کسی مریض کے علاج سے عاجز آجاتے تو وہ مریض آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں لایا جاتا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس مریض کے لئے دعائے خیر فرماتے اور اس پر اپنا رحمت بھرا ہاتھ پھیرتے تو وہ اللہ عزوجل کے حکم سے صحت یاب ہو کر آپ کے سامنے کھڑا ہو جاتا تھا، ایک مرتبہ آپ کی خدمت میں سلطان المستنجد کا قریبی رشتہ دار لایا گیا جو مرض استسقاء میں مبتلا تھا اس کو پیٹ کی بیماری تھی آپ نے اس کے پیٹ پر مبارک ہاتھ پھیرا تو وہ اللہ عزوجل کے حکم سے لاغر پیٹ ہونے کے باوجود کھڑا ہو گیا گویا کہ وہ پہلے کبھی

بیماری نہیں تھا۔

(بہجۃ الاسرار، ذکر فصول من کلامہ۔۔۔۔۔الخ ص ۱۵۳)

بخار سے رہائی عطا فرمادی:

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی، قطب ربانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں ابو المعالی احمد مظفر بن یوسف بغدادی حنبلی آئے اور کہنے لگے کہ میرے بیٹے محمد کو پندرہ مہینے سے بخار آرہا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ تم جاؤ اور اس کے کان میں کہہ دو اے ام ملدم! تم سے عبدالقادر (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) فرماتے ہیں کہ میرے بیٹے سے نکل کر حلہ کی طرف چلے جاؤ۔ ہم نے ابوالمعالی سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا کہ میں گیا اور جس طرح مجھے شیخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حکم دیا تھا اسی طرح کہا تو اس دن کے بعد اس کے پاس پھر کبھی بخار نہیں آیا۔

(المرجع السابق)

لاغر اونٹنی کی تیز رفتاری:

حضرت شیخ محی الدین حضورِ غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں ابو حفص عمر بن صالح حدادی اپنی اونٹنی لے کر آیا اور عرض کیا کہ میرا حج کا ارادہ ہے اور یہ میری اونٹنی ہے جو چل نہیں سکتی اور اس کے سوا میرے پاس کوئی اونٹنی نہیں ہے۔ پس آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس کو ایک انگلی لگائی اور اس کی پیشانی پر اپنا ہاتھ رکھا وہ کہتا تھا کہ اس کی حالت یہ تھی کہ تمام سواریوں سے آگے چلتی تھی حالانکہ وہ اس سے قبل سب سے پیچھے رہتی تھی۔

(بہجۃ الاسرار، ذکر فصول من کلامہ مرصعا بشی من عجائب، ص ۱۵۳)

(۱۴)

اِمداد کُن اِمداد کُن از بندِ غم آزاد کُن
در دین و دُنیا شاد کُن یا غوثِ اعظم دستگیر،

ادائے دستگیری:

حضرت سیدنا عبداللہ جبائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ہمدان میں ایک شخص سے ملا جو دمشق کا رہنے والا تھا اس کا نام ظریف تھا ان کا کہنا ہے کہ میں بشر قرظی کو نیشا پور کے راستے میں ملا.. یا.. یہ کہا کہ خوارزم کے راستے میں ملا، اس کے ساتھ شکر کے چودہ اونٹ تھے اس نے مجھے بتایا کہ ہم ایسے جنگل میں اترے جو اس قدر خوفناک تھا کہ اس میں خوف کے مارے بھائی بھائی کے ساتھ نہیں ٹھہر سکتا تھا جب ہم نے شب کی ابتداء میں گٹھڑیوں کو اٹھایا تو ہم نے چار اونٹوں کو گم پایا جو سامان سے لدے ہوئے تھے میں نے انہیں تلاش کیا مگر نہ پایا قافلہ تو چل دیا اور میں اپنے اونٹوں کو تلاش کرنے کے لئے قافلے سے جدا ہوگیا، ساربان نے میری امداد کی اور میرے ساتھ ٹھہر گیا، ہم نے ان کو تلاش کیا لیکن کہیں نہ پایا ۔جب صبح ہوئی تو مجھے حضرت سیدنا محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ النورانی کا فرمان یاد آیا کہ اگر تو سختی میں پڑے تو مجھ کو پکارنا تو تجھ سے مصیبت دور ہو جائے گی۔
(میں نے یوں پکارا) اے شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ! میرے اونٹ گم ہو گئے، اے شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ! میرے اونٹ گم ہو گئے ۔پھر میں نے آسمان کی طرف دیکھا تو

صبح ہو چکی تھی جب روشنی ہوگئی تو میں نے ایک شخص کو ٹیلے پر دیکھا جس کے کپڑے انتہائی سفید تھے اس نے مجھ کو اپنی آستین سے اشارہ کیا کہ اوپر آؤ۔ جب ہم ٹیلے پر چڑھے تو کوئی شخص نظر نہ آیا مگر وہ چاروں اونٹ ٹیلے کے نیچے جنگل میں بیٹھے تھے ہم نے ان کو پکڑ لیا اور قافلے سے جا ملے۔

(المرجع السابق، ص ۱۹۶)

غریبوں اور محتاجوں پر رحم:

شیخ عبداللہ جبائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور غوث پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ میرے نزدیک بھوکوں کو کھانا کھلانا اور حسنِ اخلاق کامل زیادہ فضیلت والے اعمال ہیں۔ پھر ارشاد فرمایا: میرے ہاتھ میں پیسہ نہیں ٹھہرتا، اگر صبح کو میرے پاس ہزار دینار آئیں تو شام تک ان میں سے ایک پیسہ بھی نہ بچے (کہ غریبوں اور محتاجوں میں تقسیم کر دوں اور بھوکے لوگوں کو کھانا کھلا دوں۔)

(قلائد الجواہر، ملخصاً ص ۸)

ان کے در سے کوئی خالی جائے ہوسکتا نہیں
ان کے دروازے کھلے ہیں ہر گدا کے واسطے

سخاوت کی ایک مثال:

ایک دفعہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک شخص کو کچھ مغموم اور افسردہ دیکھ کر پوچھا: تمہارا کیا حال ہے؟ اس نے عرض کی: حضور والا! دریائے دجلہ کے پار جانا چاہتا تھا مگر

ملاح نے بغیر کرایہ کے کشتی میں نہیں بٹھایا اور میرے پاس کچھ بھی نہیں۔ اتنے میں ایک عقیدت مند نے حضور غوث پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر تیس دینار نذرانہ پیش کیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے وہ تیس دینار اس شخص کو دے کر فرمایا: جاؤ! یہ تیس دینار اس ملاح کو دے دینا اور کہہ دینا کہ آئندہ وہ کسی غریب کو دریا عبور کرانے پر انکار نہ کرے۔

(اخبار الاخیار، ص ۱۸)

مہمان نوازی:

روزانہ رات کو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا دسترخوان بچھایا جاتا تھا جس پر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے مہمانوں کے ہمراہ کھانا تناول فرماتے، کمزوروں کی مجلس میں تشریف فرما ہوتے، بیماروں کی عیادت فرماتے، طلب علم دین میں آنے والی تکالیف پر صبر کرتے۔

(بہجۃ الاسرار، ذکر شی من شرائف اخلاقہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، ص ۲۰۰) .

عذاب قبر دُور ہو گیا

حضورِ غوثِ پاک سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہ میں ایک جوان حاضر ہوا اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے عرض کرنے لگا کہ میرے والد کا انتقال ہو گیا ہے میں نے آج رات ان کو خواب میں دیکھا ہے انہوں نے مجھے بتایا کہ وہ عذاب قبر میں مبتلا ہیں انہوں نے مجھ سے کہا ہے کہ حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہ میں جاؤ اور میرے لئے ان سے دعا کا کہو۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس نوجوان سے

فرمایا: کیا وہ میرے مدرسہ کے قریب سے گزرا تھا؟ نوجوان نے کہا: جی ہاں۔ پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خاموشی اختیار فرمائی۔ پھر دوسرے روز اس کا بیٹا آیا اور کہنے لگا کہ میں نے آج رات اپنے والد کو سبز حلہ زیب تن کیے ہوئے خوش وخرم دیکھا ہے۔ انہوں نے مجھ سے کہا ہے کہ میں عذاب قبر سے محفوظ ہوگیا ہوں اور جو لباس تو دیکھ رہا ہے وہ حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ النورانی کی برکت سے مجھے پہنچایا گیا ہے پس اے میرے بیٹے! تم ان کی بارگاہ میں حاضری کو لازم کرلو۔ پھر حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی قدس سرہ النورانی نے فرمایا: میرے رب عَزَّ وَجَلَّ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میں اس مسلمان کے عذاب میں تخفیف کروں گا جس کا گزر (تمہارے) مدرستہ المسلمین پر ہوگا۔

(بہجۃ الاسرار، ذکر اصحابہ و بشراہم، ص ۱۹۴)

سیدی اعلیٰ حضرت ، امام اہلسنت، مجدد دین وملت ، حامی سنت، ماحی شرک و بدعت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاوی رضویہ شریف میں ارشاد فرماتے ہیں۔

حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک نصرانی کے گھر تشریف لے جا کر اسے سوتے سے جگا کر کلمہ پڑھنے کا حکم دیا اس نے فوراً پڑھ لیا۔ فرمایا: فلاں جگہ کا قطب مر گیا ہے ہم نے تجھے قطب کیا۔ نیز ایک بار ایک نصرانی کو کلمہ پڑھا کر اسی وقت ابدال میں سے کر دیا۔

(فتاوی رضویہ شریف جلد ۲۶ صفحہ ۵۶۵)

(۱۵)

عورت کی فریاد پر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مدد فرمانا:

ایک عورت حضرت سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مرید ہوئی، اس پر ایک فاسق شخص عاشق تھا، ایک دن وہ عورت کسی حاجت کے لئے باہر پہاڑ کے غار کی طرف گئی تو اس فاسق شخص کو بھی اس کا علم ہوگیا تو وہ بھی اس کے پیچھے ہولیا حتیٰ کہ اس کو پکڑلیا، وہ اس کے دامن عصمت کو ناپاک کرنا چاہتا تھا تو اس عورت نے بارگاہِ غوثیہ میں اس طرح استغاثہ کیا:

الغیاث یا غوث اعظم
الغیاث یا غوث الثقلین
الغیاث یا شیخ محی الدین
الغیاث یا سیدی عبد القادر

اس وقت حضور سیدی غوث پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے مدرسہ میں وضو فرما رہے تھے آپ نے اس کی فریاد سن کر اپنی کھڑاؤں (لکڑی کے بنے ہوئے جوتے) کو غار کی طرف پھینکا وہ کھڑاویں اس فاسق کے سر پر لگنی شروع ہوگئیں حتیٰ کہ وہ مرگیا، وہ عورت آپ کی نعلین مبارک لے کر حاضرِ خدمت ہوئی اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مجلس میں سارا قصہ بیان کردیا۔

(تفریح الخاطر، ص ۳۷)

غوث اعظم بمن بے سروساماں مددے

قبلہ دیں مددے کعبہ ایماں مددے

(۱۶)

سرکارِمدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت:

محبوبِ سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد ماجد حضرت ابو صالح سید موسیٰ جنگی دوست رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ولادت کی رات مشاہدہ فرمایا کہ سرورِ کائنات، فخرِ موجودات، منبع کمالات، باعثِ تخلیق کائنات، احمد مجتبیٰ، محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بمع صحابہ کرام آئمۃ الہدیٰ اور اولیاء عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اِن کے گھر جلوہ افروز ہیں اور ان الفاظ مبارکہ سے ان کو خطاب فرما کر بشارت سے نوازا: یَا اَبَاصَالِح اَعْطَاکَ اللّٰہُ اِبنًا وَھُوَ وَلِیٌّ وَمَحْبُوْبِیْ وَمَحْبُوْبُ اللّٰہِ تَعَالٰی وَسَیَکُوْنُ لَہٗ شَانٌ فِی الاَوْلِیَآءِ وَالاَقْطَابِ کَشَانِیْ بَیْنَ الاَنْبِیَاءِ وَالرُّسُلِ یعنی اے ابو صالح! اللہ عزوجل نے تم کو ایسا فرزند عطا فرمایا ہے جو ولی ہے اور وہ میرا اور اللہ عزوجل کا محبوب ہے اور اس کی اولیاء اور اَقطاب میں ویسی شان ہوگی جیسی انبیاء اور مرسلین علیہم السلام میں میری شان ہے۔

(سیرت غوث الثقلین، ص ۵۵ بحوالہ تفریح الخاطر)

غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ درمیان اولیاء

چوں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم درمیان انبیاء

(۱۷)

غوث اعظم دستگیر

اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات اور اس کی کتابوں خصوصاً قرآن اور ملائکہ وانبیائے کرام بالخصوص حضور سید الانام علَیہِ وَعلَیہِمُ الصَّلاۃُ وَالسَّلامُ اور اس کے اولیاء واصفیاء بالتخصیص (خصوصاً) حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہم سے توسّل اور انہیں اپنے اِنجاحِ حاجات کا ذریعہ کرے (یعنی: ان تمام کو اپنی حاجات کے پورا ہونے کے لیے وسیلہ بنائے) کہ محبوبانِ خدا کے وسیلے سے دعا قبول ہوتی ہے۔

قال اللہ تعالی: وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ)

اللہ تعالیٰ کی طرف وسیلہ ڈھونڈو۔(پ۶،المائدۃ:۳۵)

حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ عز وجل کی عطا سے ضرور دستگیر ہیں، اور حضرت سلطان الہند معین الحق والدین ضرور غریب نواز، سیدنا ابوالحسن نورالدین بہجۃ الاسرار شریف میں سیدنا ابوالقاسم عمر بزاز قدس سرہ سے روایت فرماتے ہیں:

یعنی میں نے اپنے مولیٰ حضرت سید شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بار با فرماتے سنا میرے بھائی حسین حلاج کا پاؤں پھسلا ان کے وقت میں کوئی ایسا نہ تھا کہ ان کی دستگیری کرتا اس وقت میں ہوتا تو ان کی دستگیری فرماتا اور میرے اصحاب اور میرے مریدوں اور مجھ سے محبت رکھنے والوں میں قیامت تک جس سے لغزش ہوگی میں اس کا دستگیر ہوں۔

(بہجۃ الاسرار فضل اصحابہ و بشراھم مصطفی البابی مصر ص ۱۰۲)

تمام مسلمانوں کی زبانوں پر حضور کا لقب غوث اعظم ہے یعنی سب سے بڑے فریاد رس شاہ ولی اللہ صاحب اور شاہ عبدالعزیز صاحب نے جابجا حضور کو غوث اعظم یاد کیا ہے یہ فریاد رسی و دستگیری نہیں تو کیا ہے،

(فتاوی رضویہ شریف جلد ۲۹ صفحہ ۱۰۶)

شیطان بھاگ گیا

حضور سیدی غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بیویاں بھی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے روحانی کمالات سے فیض یاب تھیں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے صاحبزادے حضرت شیخ عبدالجبار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی والدہ ماجدہ کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ جب بھی والدہ محترمہ کسی اندھیرے مکان میں تشریف لے جاتی تھیں تو وہاں چراغ کی طرح روشنی ہو جاتی تھیں۔ ایک موقع پر میرے والدمحترم غوث پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی وہاں تشریف لے آئے، جیسے ہی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نظر اس روشنی پر پڑی تو وہ روشنی فوراً غائب ہوگئی، تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ یہ شیطان تھا جو تیری خدمت کرتا تھا اسی لئے میں نے اسے ختم کر دیا، اب میں اس روشنی کو رحمانی نور میں تبدیل کئے دیتا ہوں۔ اس کے بعد والدہ محترمہ جب بھی کسی تاریک مکان میں جاتی تھیں تو وہاں ایسا نور ہوتا جو چاند کی روشنی کی طرح معلوم ہوتا تھا۔

(بہجۃ الاسرار و معدن الانوار، ذکر فضل اصحابہ... الخ، ص ۱۹۶)

شیاطین سے مقابلہ:

شیخ عثمان الصریفینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: میں نے شہنشاہِ بغداد، حضورِ غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زبان مبارک سے سنا کہ میں شب و روز بیابانوں اور ویران جنگلوں میں رہا کرتا تھا میرے پاس شیاطین مسلح ہو کر ہیبت ناک شکلوں میں قطار در قطار آتے اور مجھ سے مقابلہ کرتے، مجھ پر آگ پھینکتے مگر میں اپنے دل میں بہت زیادہ ہمت اور طاقت محسوس کرتا اور غیب سے کوئی مجھے پکار کر کہتا: اے عبدالقادر! اُٹھو ان کی طرف بڑھو، مقابلہ میں ہم تمہیں ثابت قدم رکھیں گے اور تمہاری مدد کریں گے۔ پھر جب میں ان کی طرف بڑھتا تو وہ دائیں بائیں یا جدھر سے آتے اسی طرف بھاگ جاتے، ان میں سے میرے پاس صرف ایک ہی شخص آتا اور ڈراتا اور مجھے کہتا کہ یہاں سے چلے جاؤ۔ تو میں اسے ایک طمانچہ مارتا تو وہ بھاگتا نظر آتا پھر میں لَاحَولَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ العَلِیِّ العَظِیمِ پڑھتا تو وہ جل کر خاک ہو جاتا۔

(بہجۃ الاسرار، ذکر طریقہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، ص ۱۶۵)

سورہ یٰسٓ پڑھنے کا ثواب

حضرتِ سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خاتم المرسلین، رحمۃ للعلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، محبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق و امین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا، (سورۃ) بقرہ قرآن پاک کی رفعت ہے اور اس کی ہر آیت کے ساتھ اسی (۸۰) ملائکہ نازل ہوئے اور اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الحَیُّ القَیُّومُ کو

عرش کے نیچے سے نکال کر اس سورت کے ساتھ ملایا گیا اور (سورہ) یٰسین قرآن کا دل ہے جو اسے اللہ عزوجل کی رضا اور آخرت کی بہتری کے لئے پڑھے گا اس کی مغفرت کر دی جائے گی۔

(مسند احمد، حدیث معقل بن یسار، رقم ۲۰۳۲۲، ج ۷، ص ۲۸۶)

حضرتِ سیدنا جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، مخزنِ جود وسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، محبوبِ ربُّ العزت، محسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا، جس نے کسی رات میں اللہ عزوجل کی رضا کے لئے (سورۃ) یٰس پڑھی اس کی مغفرت کر دی جائے گی۔

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب الصلاۃ، فصل فی قیام اللیل، رقم ۲۵۶۵، ج ۴، ص ۱۲۱)

حضرتِ سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجوَر، سلطانِ بَحر وبَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا، بیشک ہر چیز کا ایک دل ہے اور قرآن کا دل (سورۃ) یٰس ہے اور جو ایک مرتبہ (سورۃ) یٰس ※ پڑھے گا اس کے لئے دس مرتبہ قرآن پڑھنے کا ثواب لکھا جائے گا۔

(ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ماجاء فی فضل یٰس، رقم ۲۸۹۶، ج ۴، ص ۴۰۶)

شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال، دافعِ رنج ومَلال، صاحبِ جُود ونوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم ورضی اللہ تعالیٰ عنہا کا فرمانِ خوشبودار ہے: بے شک اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے مخلوق کو پیدا کرنے سے دو ہزار سال پہلے سورہ طٰہٰ اور سورہ یٰسین کی تلاوت فرمائی۔ جب فرشتوں نے قرآن کو سنا تو کہا: مبارک ہو اس امت

کے لئے جن پر یہ قرآن نازل ہوگا، مبارک ہیں وہ سینے جو اسے اٹھائیں گے اور خوشخبری ہے ان زبانوں کے لئے جو اس کی تلاوت کریں گی۔

(سنن الدارمی، کتاب فضائل القرآن ،باب فی فضل سورۃ طٰہٰ ویٰس، الحدیث ۳۴۱۴، ج ۲،ص ۵۴۷ تا ۵۴۸)

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا

يٰسٓ ﴿۱﴾

وَالۡقُرۡاٰنِ الۡحَكِيۡمِ ﴿۲﴾

حکمت والے قرآن کی قسم

اِنَّكَ لَمِنَ الۡمُرۡسَلِيۡنَ ﴿۳﴾

بیشک تم

عَلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ ﴿۴﴾

سیدھی راہ پر بھیجے گئے ہو

تَنۡزِيۡلَ الۡعَزِيۡزِ الرَّحِيۡمِ ﴿۵﴾

عزت والے مہربان کا اتارا ہوا

لِتُنۡذِرَ قَوۡمًا مَّاۤ اُنۡذِرَ اٰبَآؤُهُمۡ فَهُمۡ غٰفِلُوۡنَ ﴿۶﴾

تاکہ تم اس قوم کو ڈر سناؤ جس کے باپ دادا نہ ڈرائے گئے تو وہ بے خبر ہیں

لَقَدۡ حَقَّ الۡقَوۡلُ عَلٰۤى اَكۡثَرِهِمۡ فَهُمۡ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۷﴾

بیشک ان میں اکثر پر بات ثابت ہو چکی ہے تو وہ ایمان نہ لائیں گے

اِنَّا جَعَلۡنَا فِىۡۤ اَعۡنٰقِهِمۡ اَغۡلٰلًا فَهِىَ اِلَى الۡاَذۡقَانِ فَهُمۡ مُّقۡمَحُوۡنَ ﴿۸﴾

ہم نے ان کی گردنوں میں طوق کر دیئے ہیں کہ وہ ٹھوڑیوں تک ہیں تو یہ اب اوپر کو منہ اٹھائے رہ گئے

وَ جَعَلْنَا مِنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ سَدًّا وَّ مِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَیْنٰهُمْ فَهُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ ﴿۹﴾

اور ہم نے ان کے آگے دیوار بنادی اور ان کے پیچھے ایک دیوار اور انہیں اوپر سے ڈھانک دیا تو انہیں کچھ نہیں سوجھتا

وَ سَوَآءٌ عَلَیْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰﴾

اور انہیں ایک سا ہے تم انہیں ڈراؤ یا نہ ڈراؤ وہ ایمان لانے کے نہیں

اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَ خَشِیَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَیْبِ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّ اَجْرٍ كَرِیْمٍ ﴿۱۱﴾

تم تو اسی کو ڈر سناتے ہو جو نصیحت پر چلے اور رحمٰن سے بے دیکھے ڈرے تو اسے بخشش اور عزت کے ثواب کی بشارت دو

اِنَّا نَحْنُ نُحْیِ الْمَوْتٰی وَ نَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَ اٰثَارَهُمْ وَ كُلَّ شَیْءٍ اَحْصَیْنٰهُ فِیْۤ اِمَامٍ مُّبِیْنٍ ﴿۱۲﴾

بیشک ہم مُردوں کو جلائیں گے اور ہم لکھ رہے ہیں جو انہوں نے آگے بھیجا اور جو نشانیاں پیچھے چھوڑ گئے اور ہر چیز ہم نے گن رکھی ہے ایک بتانے والی کتاب میں

وَ اضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْیَةِ اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۱۳﴾

اور ان سے نشانیاں بیان کرو اس شہر والوں کی جب ان کے پاس فرستادے آئے

اِذْ اَرْسَلْنَاۤ اِلَیْهِمُ اثْنَیْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْۤا اِنَّاۤ اِلَیْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ

﴿۱۴﴾
جب ہم نے ان کی طرف دو بھیجے پھر انہوں نے ان کو جھٹلایا تو ہم نے تیسرے سے زور دیا
اب ان سب نے کہا کہ بیشک ہم تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں

قَالُوْا مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۙ وَمَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَیْءٍ ۙ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ ﴿۱۵﴾

بولے تم تو نہیں مگر ہم جیسے آدمی اور رحمٰن نے کچھ نہیں اتارا تم نرے جھوٹے ہو

قَالُوْا رَبُّنَا یَعْلَمُ اِنَّآ اِلَیْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ ﴿۱۶﴾

وہ بولے ہمارا رب جانتا ہے کہ بیشک ضرور ہم تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں

وَمَا عَلَیْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ﴿۱۷﴾

اور ہمارے ذمہ نہیں مگر صاف پہنچا دینا

قَالُوْٓا اِنَّا تَطَیَّرْنَا بِكُمْ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَیَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۱۸﴾

بولے ہم تمہیں منحوس سمجھتے ہیں بیشک تم اگر باز نہ آئے تو ضرور ہم تمہیں سنگسار کریں گے اور بیشک ہمارے ہاتھوں تم پر دکھ کی مار پڑے گی

قَالُوْا طَآئِرُكُمْ مَّعَكُمْ ؕ اَئِنْ ذُكِّرْتُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿۱۹﴾

انہوں نے فرمایا تمہاری نحوست تو تمہارے ساتھ ہے کیا اس پر بدکتے ہو کہ تم سمجھائے گئے بلکہ تم حد سے بڑھنے والے لوگ ہو

وَجَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِیْنَةِ رَجُلٌ یَّسْعٰی قَالَ یٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِیْنَ

﴿۲۰﴾

اور شہر کے پرلے کنارے سے ایک مرد دوڑتا آیا بولا اے میری قوم بھیجے ہوؤں کی پیروی کرو

اتَّبِعُوا مَنْ لَّا يَسْئَلُكُمْ اَجْرًا وَّ هُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۲۱﴾

ایسوں کی پیروی کرو جو تم سے کچھ نیگ نہیں مانگتے اور وہ راہ پر ہیں

وَمَا لِيَ لَآ اَعْبُدُ الَّذِيْ فَطَرَنِيْ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۲﴾

اور مجھے کیا ہے کہ اس کی بندگی نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا اور اسی کی طرف تمہیں پلٹنا ہے

ءَاَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً اِنْ يُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا وَّلَا يُنْقِذُوْنِ ﴿۲۳﴾

کیا اللہ کے سوا اور خدا ٹھہراؤں؟ کہ اگر رحمٰن میرا کچھ برا چاہے تو ان کی سفارش میرے کچھ کام نہ آئے اور نہ وہ مجھے بچا سکیں

اِنِّيْٓ اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۴﴾

بیشک جب تو میں کھلی گمراہی میں ہوں

اِنِّيْٓ اٰمَنْتُ بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُوْنِ ﴿۲۵﴾

مقرر میں تمہارے رب پر ایمان لایا تو میری سنو

قِيْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ قَالَ يٰلَيْتَ قَوْمِيْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾

اس سے فرمایا گیا کہ جنت میں داخل ہو کہا کسی طرح میری قوم جانتی

بِمَا غَفَرَ لِيْ رَبِّيْ وَ جَعَلَنِيْ مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ ﴿۲۷﴾

جیسی میرے رب نے میری مغفرت کی اور مجھے عزت والوں میں کیا

وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰی قَوْمِهٖ مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ جُنْدٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَمَا كُنَّا مُنْزِلِيْنَ ﴿۲۸﴾

اور ہم نے اس کے بعد اس کی قوم پر آسمان سے کوئی لشکر نہ اتارا اور نہ ہمیں وہاں کوئی لشکر اتارنا تھا

اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ خٰمِدُوْنَ ﴿۲۹﴾

وہ تو بس ایک ہی چیخ تھی جبھی وہ بجھ کر رہ گئے

يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۰﴾

اور کہا گیا کہ ہائے افسوس ان بندوں پر جب ان کے پاس کوئی رسول آتا ہے تو اس سے ٹھٹا ہی کرتے ہیں

اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ اِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۳۱﴾

کیا انہوں نے نہ دیکھا ہم نے ان سے پہلے کتنی سنگتیں ہلاک فرمائیں کہ وہ اب ان کی طرف پلٹنے والے نہیں

وَاِنْ كُلٌّ لَّمَّا جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿۳۲﴾

اور جتنے بھی ہیں سب کے سب ہمارے حضور حاضر لائے جائیں گے

وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَيْتَةُ ۚ اَحْيَيْنٰهَا وَاَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَاْكُلُوْنَ ﴿۳۳﴾

اور ان کے لئے ایک نشانی مردہ زمین ہے ہم نے اسے زندہ کیا اور پھر اس سے اناج نکالا تو اس میں سے کھاتے ہیں

وَجَعَلْنَا فِيْهَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ وَّفَجَّرْنَا فِيْهَا مِنَ الْعُيُوْنِ ﴿۳۴﴾

اور ہم نے اس میں باغ بنائے کھجوروں اور انگوروں کے اور ہم نے اس میں کچھ چشمے بہائے

لِيَاْكُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ وَمَا عَمِلَتْهُ اَيْدِيْهِمْ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۳۵﴾

کہ اس کے پھلوں میں سے کھائیں اور یہ ان کے ہاتھ کے بنائے نہیں تو کیا حق نہ مانیں گے

سُبْحٰنَ الَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْبِتُ الْاَرْضُ وَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَ مِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۶﴾

پاکی ہے اسے جس نے سب جوڑے بنائے ان چیزوں سے جنہیں زمین اگاتی ہے اور خود ان سے اور ان چیزوں سے جن کی انہیں خبر نہیں

وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الَّيْلُ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ مُّظْلِمُوْنَ ﴿۳۷﴾

اور ان کے لئے ایک نشانی رات ہے، ہم اس پر سے دن کھینچ لیتے ہیں جبھی وہ اندھیرے میں ہیں۔

وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿۳۸﴾

اور سورج چلتا ہے اپنے ایک ٹھہراو کے لئے یہ حکم ہے زبردست علم والے کا

وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ ﴿۳۹﴾

اور چاند کے لئے ہم نے منزلیں مقرر کیں یہاں تک کہ پھر ہوگیا جیسی کھجور کی پرانی ڈال

لَا الشَّمْسُ يَنْۢبَغِيْ لَهَاۤ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَ لَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ وَكُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ﴿۴۰﴾

سورج کو نہیں پہنچتا کہ چاند کو پکڑ لے اور نہ رات دن پر سبقت لے جائے اور ہر ایک ایک گھیرے میں پیر رہا ہے

وَاٰيَةٌ لَّهُمْ اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿۴۱﴾

اوران کے لئے ایک نشانی یہ ہے کہ انہیں ان کے بزرگوں کی پیٹھ میں ہم نے بھری کشتی میں سوار کیا

وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِّنْ مِّثْلِهٖ مَا يَرْكَبُوْنَ ﴿۴۲﴾

اوران کے لئے ویسی ہی کشتیاں بنادیں جن پر سوار ہوتے ہیں

وَاِنْ نَّشَاْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيْخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنْقَذُوْنَ ﴿۴۳﴾

اورہم چاہیں توانہیں ڈبودیں تو نہ کوئی ان کی فریاد کو پہنچنے والا ہواور نہ وہ بچائے جائیں

اِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ﴿۴۴﴾

مگر ہماری طرف کی رحمت اور ایک وقت تک برتنے دینا

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّقُوْا مَا بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۴۵﴾

اور جب ان سے فرمایا جاتا ہے ڈروتم اس سے جوتمہارے سامنے ہے اور جوتمہارے پیچھے آنے والا ہے اس امید پر کہ تم پر مہر ہوتو منہ پھیر لیتے ہیں

وَمَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ﴿۴۶﴾

اور جب کبھی ان کے رب کی نشانیوں سے کوئی نشانی ان کے پاس آتی ہے تواس سے منہ ہی پھیر لیتے ہیں

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ۙ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ اَطْعَمَهٗٓ ۖ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۴۷﴾

اور جب ان سے فرمایا جائے اللہ کے دیئے میں سے کچھ اس کی راہ میں خرچ کرو تو کافر

مسلمانوں کے لئے کہتے ہیں کہ کیا ہم اسے کھلائیں؟ جسے اللہ چاہتا تو کھلا دیتا تم تو نہیں مگر کھلی گمراہی میں

وَ يَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۴۸﴾

اور کہتے ہیں کب آئے گا یہ وعدہ اگر تم سچے ہو

مَا يَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَ هُمْ يَخِصِّمُوْنَ ﴿۴۹﴾

راہ نہیں دیکھتے مگر ایک چیخ کی کہ انہیں آلے گی جب وہ دنیا کے جھگڑے میں پھنسے ہوں گے

فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ تَوْصِيَةً وَّ لَاۤ اِلٰۤى اَهْلِهِمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۵۰﴾

تو نہ وصیت کر سکیں گے اور نہ اپنے گھر پلٹ کر جائیں

وَ نُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ ﴿۵۱﴾

اور پھونکا جائے گا صور جبھی وہ قبروں سے اپنے رب کی طرف دوڑتے چلیں گے

قَالُوْا يٰوَيْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا ٜ هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَ صَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۵۲﴾

کہیں گے ہائے ہماری خرابی کس نے ہمیں سوتے سے جگا دیا یہ ہے وہ جس کا رحمٰن نے وعدہ دیا تھا اور رسولوں نے حق فرمایا

اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿۵۳﴾

وہ تو نہ ہوگی مگر ایک چنگھاڑ جبھی وہ سب کے سب ہمارے حضور حاضر ہو جائیں گے

فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا وَّ لَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۴﴾

تو آج کسی جان پر کچھ ظلم نہ ہوگا اور تمہیں بدلہ نہ ملے گا مگر اپنے کئے کا

اِنَّ اَصۡحٰبَ الۡجَنَّةِ الۡيَوۡمَ فِىۡ شُغُلٍ فٰكِهُوۡنَ ﴿۵۵﴾

بیشک جنت والے آج دل کے بہلاووں میں چین کرتے ہیں

هُمۡ وَاَزۡوَاجُهُمۡ فِىۡ ظِلٰلٍ عَلَى الۡاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوۡنَ ﴿۵۶﴾

وہ اوران کی بیبیاں سایوں میں ہیں تختوں پر تکیہ لگائے

لَهُمۡ فِيۡهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمۡ مَّا يَدَّعُوۡنَ ﴿۵۷﴾

ان کے لئے اس میں میوہ ہے اوران کے لئے ہے اس میں جو مانگیں

سَلٰمٌ قَوۡلًا مِّنۡ رَّبٍّ رَّحِيۡمٍ ﴿۵۸﴾

ان پر سلام ہوگا مہربان رب کا فرمایا ہوا

وَامۡتَازُوا الۡيَوۡمَ اَيُّهَا الۡمُجۡرِمُوۡنَ ﴿۵۹﴾

اورآج الگ پھٹ جاؤ اے مجرمو

اَلَمۡ اَعۡهَدۡ اِلَيۡكُمۡ يٰبَنِىۡۤ اٰدَمَ اَنۡ لَّا تَعۡبُدُوا الشَّيۡطٰنَ‌ ۚ اِنَّهٗ لَكُمۡ عَدُوٌّ مُّبِيۡنٌ ﴿۶۰﴾

اے اولادِ آدم کیا میں نے تم سے عہد نہ لیا تھا کہ شیطان کو نہ پوجنا بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے

وَّاَنِ اعۡبُدُوۡنِىۡ‌ ؕ هٰذَا صِرٰطٌ مُّسۡتَقِيۡمٌ ﴿۶۱﴾

اور میری بندگی کرنا یہ سیدھی راہ ہے

وَلَقَدۡ اَضَلَّ مِنۡكُمۡ جِبِلًّا كَثِيۡرًا‌ ؕ اَفَلَمۡ تَكُوۡنُوۡا تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۶۲﴾

اور بیشک اس نے تم میں سے بہت سی خلقت کو بہکا دیا تو کیا تمہیں عقل نہ تھی

هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِىۡ كُنۡتُمۡ تُوۡعَدُوۡنَ ﴿۶۳﴾

یہ ہے وہ جہنم جس کا تم سے وعدہ تھا

اِصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿٦٤﴾

آج اس میں جاؤ بدلہ اپنے کفر کا

اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ وَ تُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَ تَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٦٥﴾

آج ہم ان کے مونہوں پر مُہر کر دیں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے بات کریں گے اور ان کے پاؤں ان کے کئے کی گواہی دیں گے

وَلَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلٰٓى اَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰى يُبْصِرُوْنَ ﴿٦٦﴾

اور اگر ہم چاہتے تو ان کی آنکھیں مٹا دیتے پھر لپک کر رستے کی طرف جاتے تو انہیں کچھ نہ سوجھتا

وَلَوْ نَشَآءُ لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِيًّا وَّلَا يَرْجِعُوْنَ ﴿٦٧﴾

اور اگر ہم چاہتے تو ان کے گھر بیٹھے ان کی صورتیں بدل دیتے کہ نہ آگے بڑھ سکتے نہ پیچھے لوٹتے

وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِى الْخَلْقِ اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ ﴿٦٨﴾

اور جسے ہم بڑی عمر کا کریں اسے پیدائش میں الٹا پھیریں تو کیا سمجھتے نہیں

وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِىْ لَهٗ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ﴿٦٩﴾

اور ہم نے ان کو شعر کہنا نہ سکھایا اور نہ وہ ان کی شان کے لائق ہے وہ تو نہیں مگر نصیحت اور روشن قرآن

لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿٧٠﴾

کہ اسے ڈرائے جو زندہ ہو اور کافروں پر بات ثابت ہو جائے

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَآ اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ ﴿۷۱﴾

اور کیا انہوں نے نہ دیکھا کہ ہم نے اُپنے ہاتھ کے بنائے ہوئے چوپائے ان کے لئے پیدا کیئے تو یہ ان کے مالک ہیں

وَ ذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَ مِنْهَا يَاْكُلُوْنَ ﴿۷۲﴾

اور انہیں ان کے لئے نرم کر دیا تو کسی پر سوار ہوتے ہیں اور کسی کو کھاتے ہیں

وَلَهُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَ مَشَارِبُ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۷۳﴾

اور ان کے لئے ان میں کئی طرح کے نفعے اور پینے کی چیزیں ہیں تو کیا شکر نہ کریں گے

وَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۷۴﴾

اور انہوں نے اللہ کے سوا اور خدا ٹھہرا لئے کہ شاید ان کی مدد ہو

لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَهُمْ ۙ وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ ﴿۷۵﴾

وہ ان کی مدد نہیں کر سکتے اور وہ ان کے لشکر سب گرفتار حاضر آئیں گے

فَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿۷۶﴾

تو تم ان کی بات کا غم نہ کرو بیشک ہم جانتے ہیں جو وہ چھپاتے ہیں اور ظاہر کرتے ہیں

اَوَلَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ﴿۷۷﴾

اور کیا آدمی نے نہ دیکھا کہ ہم نے اسے پانی کی بوند سے بنایا جبھی وہ صریح جھگڑالو ہے

وَ ضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ قَالَ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَ هِيَ رَمِيْمٌ ﴿۷۸﴾

اور ہمارے لئے کہاوت کہتا ہے اور اپنی پیدائش بھول گیا بولا ایسا کون ہے کہ ہڈیوں کو زندہ

کرے جب وہ بالکل گل گئیں۔

قُلْ يُحْيِيهَا الَّذِي أَنشَأَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيمٌ ﴿۷۹﴾

تم فرماؤ انہیں وہ زندہ کرے گا جس نے پہلی بار انہیں بنایا اور اسے ہر پیدائش کا علم ہے

الَّذِي جَعَلَ لَكُم مِّنَ الشَّجَرِ الْأَخْضَرِ نَارًا فَإِذَا أَنتُم مِّنْهُ تُوقِدُونَ ﴿۸۰﴾

جس نے تمہارے لئے ہرے پیڑ میں سے آگ پیدا کی جبھی تم اس سے سلگاتے ہو

أَوَلَيْسَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِقَادِرٍ عَلَىٰ أَنْ يَخْلُقَ مِثْلَهُم بَلَىٰ وَهُوَ الْخَلَّاقُ الْعَلِيمُ ﴿۸۱﴾

اور کیا وہ جس نے آسمان اور زمین بنائے ان جیسے اور نہیں بنا سکتا کیوں نہیں اور وہی ہے بڑا پیدا کرنے والا سب کچھ جانتا

إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَنْ يَقُولَ لَهُ كُن فَيَكُونُ ﴿۸۲﴾

اس کا کام تو یہی ہے کہ جب کسی چیز کو چاہے تو اس سے فرمائے ہو جا وہ فوراً ہو جاتی ہے

فَسُبْحَانَ الَّذِي بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿۸۳﴾

تو پاکی ہے اسے جس کے ہاتھ ہر چیز کا قبضہ ہے اور اسی کی طرف پھیرے جاؤ گے

قصیدۂ غوثیہ کی برکت:

1979ء میں جب شیخ طریقت امیر اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کولمبو تشریف لے گئے تو وہاں کے لوگوں کو والد صاحب سے بہت مت آثر پایا کیونکہ انہوں نے وہاں کی عالیشان حَنفی میمن مسجد کے انتظامات سنبھالے تھے اور اس مسجد کی کافی خدمت بھی کی تھی۔ کولمبو میں قیام کے دوران امیر اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے خالو نے دورانِ گفتگو آپ کو بتایا کہ میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ جب کبھی چار پائی پر بیٹھ کر آپ کے والد صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قصیدۂ غوثیہ پڑھتے تو ان کی چار پائی زمین سے بلند ہو جاتی تھی۔ (سبحان اللہ عزوجل)

تعارف امیر اہلسنت صفحہ ۱۱

حضور سیدنا غوث پاک رضی اللہ عنہ نے حالتِ مشاہدہ میں یہ اشعار فرمائے ہیں۔ یہ بھی بہت زیادہ تاثیر کے حامل ہیں۔

سقانی الحبّ کاسات الوصال

فقلت لخمرتی نحوی تعالی

تمام تعریفیں اس اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے لئے جس نے اپنے بندوں میں سے ان کو چُنا جو عبادت کے قابل تھے اور ان کو خدمت گار بنایا، ان کے کئی گروہ بنائے، انہیں اپنی خاص نظرِ عنایت سے نوازا، ان سے پختہ عہد لیا، ان کو صاف کیا اور انہیں چن لیا، ان کو بلا کر قریب کیا اور ان کو وصل اور لقاء کے ساتھ زندگی بخشی، ان کو نفس کی پستی سے بارگاہ اُنسیّت میں بلند کیا، تسبیح و تقدیس کے جام میں شرابِ طہور (یعنی پاکیزہ شراب) سے انہیں سیراب کیا تو ان

میں سے ہر ایک اُس شراب کے سرور میں خوش اور اس کا خطاب سننے میں مدہوش ہے اور ان میں سے ہر ایک اپنے حلقۂ احباب میں بلند رتبہ ہوا اور اس نے اپنے پیاروں کے لئے سحری کے وقت تجلّی فرمائی پس محب نے زندگی کا مزا اٹھایا اور دیدار کرنے میں کامیاب ہوگیا جبکہ ان میں سے وجد کا زخمی کیا ہوا کانپ کر زمین پر تشریف لے آیا، اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے ان کے ظاہری وجود کو فنا کیا اور ہمیشہ کی بقا سے نوازا، اور انہوں نے آخری سانس بھی اس کے نام پر قربان کر دیا، اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے ان کو اپنی محبت کے راز عطا کئے تو انہوں نے اس کی غیرت سے خوف کھاتے ہوئے اپنے اوپر غیر کے دروازے بند کر دیئے، پس اس کی مشک دلوں کے مشام کی طرف سے مہکی تو دلوں نے اپنے محبوب کی طرف سے اس مشک کو سونگھ لیا، اور ایک خفی راز اور اس کی پاکیزہ مہک حضرتِ سیدنا سری سقطی علیہ رحمۃ اللہ القوی کے راز کی طرف سے گزر گئی تو وہ اس کے آثار پر سیدھے چلتے گئے، اور حضرتِ سیدنا شبلی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی طرف سے گزری تو وہ محبت کی دلہنوں کی طرح آراستہ ہو کر رات گزارنے لگے ، حضرتِ سیدنا ابویزید علیہ رحمۃ اللہ المجید کی طرف سے گزری تو انہوں نے مزید کی صدا لگائی اور ان کی حرارت بڑھ گئی اور حضرت سیدنا جنید بغدادی علیہ رحمۃ اللہ الهادی کی طرف سے گزری تو وہ محبتِ الٰہی کی قید میں مزید پختہ ہو گئے اور حضرتِ سیدنا فضیل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرف سے گزری تو پوری رات ڈاکہ زنی کے بعد توفیق کے گھوڑوں پر سوار ہو گئے اور انہوں نے اپنی تمام تر کوشش عبادتِ الٰہی میں لگا دی، اور حضرتِ سیدنا خواص علیہ رحمۃ اللہ الرزاق کی طرف سے گزری تو وہ اخلاص کے سمندروں میں غوطہ زن ہو کر خالص جواہر چننے لگے، حضرتِ سیدنا سمنون علیہ رحمۃ اللہ القدوس کی طرف سے گزری تو ان پر محبت اور وجد کے طریقے ظاہر

ہو گئے اور وہ پہاڑ میں دیوانوں کی طرح پھرنے لگے اور محبتِ الٰہی عزوجل میں آوازیں لگانے اور سسکیاں لے کر مسلسل آنسو بہانے لگے۔

سعت ومشت لنحوی فی کئویں

فھمت بسکرتی بین الموالی

سب خوبیاں اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے لئے ہیں جس نے اپنی مخلوق میں سے اولیاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کو پسند فرمایا پس وہ اس کی ملاقات کے مشتاق ہیں۔اُس کی محبت ان کے دلوں میں محفوظ ہے۔اُن کے چہرے تیرے سامنے اُن کے دلوں کے انوار ظاہر کریں گے۔وہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے نورِ جمال سے معرفت حاصل کرتے ہیں۔اُن کی سانسوں کی کستوری سے پوری کائنات معطر ہے۔وہ گوشہ نشینی کے خیموں میں رہائش پذیر ہیں۔سحری کی میٹھی ہوا اُن کی خوشبو کو اٹھالے جاتی ہے اور تمام مخلوق اس معطر ہوا میں سانس لیتی ہے۔اگر بادشاہ اُن کی مئے عشق کا ایک قطرہ چکھ لیں تو دنیا کو ٹھکرادیں۔جب وہ اپنی نغمگی آواز میں ربِ کریم عَزَّ وَجَلَّ کا کلام پڑھتے ہیں تو تُو انہیں بیدار، مدہوش اور غائب وحاضر کی طرح پائے گا۔جب ان کا عشق جوش مارتا ہے تو وہ پہاڑوں میں مارے مارے پھرتے ہیں۔اگر تُو ان میں سے کسی کو دیکھے گا تو دیوانہ سمجھے گا بلاشبہ وہ اپنے مولیٰ عَزَّ وَجَلَّ کی محبت میں گرویدہ ہیں۔پس پہاڑ زمین کی میخیں اور وہ پہاڑوں کی میخیں ہیں۔اگر وہ نہ ہوں تو لوگوں کی نافرمانیوں کی وجہ سے زمین ہلنے لگے اور اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے زمین کو اُن سے خالی نہیں رکھا اور نہ ہی نیک لوگ ہم سے الگ ہوتے ہیں۔ پہاڑ ان پر سلامتی بھیجتے ہیں۔وحشی جانور ان سے مانوس ہوتے ہیں۔ چوپائے ان سے برکت حاصل کرتے، درخت ان کا قُرب پاتے ہیں۔نسیمِ سحر اُن سے

ملاقات کرتی ہے۔اُن کی سانسیں شیاطین کو جلا دیتی ہیں۔شیطان ان کی سجدہ گاہوں کی طرف نہیں جاتا اور نہ ہی ان کے قریب جاتا ہے۔اہلِ دُنیا انہیں دنیا کے خزانے پیش کرتے ہیں مگر وہ اُن کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتے۔جن پہاڑوں پر ان کے قدم پڑتے ہیں وہ دیگر پہاڑوں پر فخر کرتے ہیں۔اُن کے قدموں کی خاک آنکھوں کا سُرمہ ہے۔

جب فرشتے اُن کے اعمال نامے لے کر آسمان کی طرف بلند ہوتے ہیں تو اُن کی خوشبو سے آسمان معطر ہو جاتے ہیں، فرشتے ان کو دیکھ کر متعجب ہوتے ہیں اور ان کے اسرارِ معرفت پر مقرّب فرشتے اور خاص انسان بھی آگاہ نہیں ہوتے۔اللہ عَزَّ وَجَلَّ ان سے ارشاد فرماتا ہے: تمہارے پاس میری محبت کے سوا کچھ نہیں، میں حبیب ہوں اور تم مجھ سے محبت کرتے ہو۔

وقلت لسائر الاقطاب لمّوا

بحالی وادخلوا انتم رجالی

سب خوبیاں اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے لئے جس نے اپنے حسنِ انتخاب سے نیکوکار اولیاء میں خواص کو خاص فرمایا۔اس نے حصولِ مقاصد والی رات میں ان میں سے افضل و اعلیٰ ہستیوں کو عالَمِ اسرار کی سیر کرائی۔اور وہ اس کے حقوق کی ادائیگی کے لئے کمربستہ ہو گئے تو اُس نے انہیں اپنے آزاد اور غلام سب بندوں پر امین بنا دیا۔ان کے ہاتھوں مانگنے والوں کو مرادیں ملتی اور ان کی برکتوں سے خطا کاروں کی خطائیں اور گناہ معاف ہوتے ہیں۔ یہ شہریوں اور دیہاتیوں کو نفع پہنچانے کے لئے اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے حکم سے دنیا میں تصرف کرتے ہیں۔ان میں کچھ نقباء ہیں تو کچھ ابدال، بعض نجباء ہیں تو بعض رجال، بعض اقطاب

ہیں اور کوئی غوث کہ اس کے وسیلہ سے بارشیں برستی، اس کی برکت سے (چوپایوں کے) تھن دودھ سے بھرتے اور پھل اور کھیتیاں سرسبز وشاداب ہوتی ہیں۔☆۔۔۔۔۔۔نقباء 70 ہیں اور یہ مصر میں ہیں، کسی دوسرے شہر میں نہیں ہوتے۔☆۔۔۔۔۔۔ابدال 40 ہیں اور یہ شام میں ہیں اور معرفت و بصیرت رکھنے والوں کو نظر آتے ہیں۔☆۔۔۔۔۔۔نجباء 300 ہیں۔اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے انہیں مغرب میں (شیاطین وکفار سے) جنگ کے لئے مقرر فرمایا۔یہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے دین کے محافظ و مددگار ہیں۔☆۔۔۔۔۔۔رجالُ الغیب 10 ہیں اور یہ عراق میں ہیں۔اور ان کا جامِ محبت ہر طرح کی آمیزش سے پاک و صاف اور شفاف ہے۔☆۔۔۔۔۔۔اقطاب 7 ہیں۔جنہیں اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے شہروں اور اطراف عالَم میں بسنے والوں کے نفع کے لئے سات مُلکوں میں پیدا فرمایا۔☆۔۔۔۔۔۔اور غوث (ہر زمانے میں) صرف ایک ہوتا ہے۔جسے اللہ عَزَّ وَجَلَّ عزت و عظمت والے شہر مَکَّۃُ الْمُکَرَّمہ (زَادَھَا اللہُ شَرَفاً وَّ تَعْظِیماً) پر مامور فرماتا ہے۔

وھموا واشربوا انتم جنودی

فساقی القوم بالوافی ملالی

سب خوبیاں اس ذات کے لئے ہیں جس نے اپنے محبین کے دلوں کو اپنی محبت کے اسرار سے لبریز کیا۔اور ان کے چہروں کو اپنے نور سے منور کیا۔اور چمکتے دمکتے تاجوں سے ان کو عزت و وجاہت عطا فرمائی۔اور ان کے لئے واضح طور پر ولایت کا فیصلہ فرمادیا اور انہیں راہِ معرفت کی ہدایت دی تو وہ ہمیشہ اس کی بارگاہ میں عبادت کرتے رہے۔ان کے احوال میں تبدیلی نہ آئی۔اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے انہیں اپنے بھیدوں پر آگاہ فرمایا اور ان کے

دلوں پر تجلّی فرمائی تو ان کے خالص جواہر کو پاک وصاف فرما کر انہیں مزید ہدایت و بصیرت عطا فرما دی۔ انہیں اپنے دیدار کی پاکیزہ شراب عطا فرمائی اور پردے اٹھا دیئے۔ اور فرمایا: میرے محبوب بندوں کو خوش آمدید! آج تم کسی غم سے نہ ڈرو۔ تو کچھ خوشی سے جھوم اُٹھے، کچھ ایسے تھے کہ جب ان پر تجلیاتِ الٰہیہ کی مزید بارش ہوئی تو ان پر راز منکشف ہونے لگے اور بعض نے بارگاہِ خالق عَزَّ وَجَلَّ کا قرب پسند کرلیا۔

شربتم فضلتی من بعد سکری

ولا نلتم علوّی واتصالی

سمندرِ طریقت آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہاتھوں میں:

قطب شہیر، سیدنا احمد رفاعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وہ ہیں کہ شریعت کا سمندر ان کے دائیں ہاتھ ہے اور حقیقت کا سمندر ان کے بائیں ہاتھ، جس میں سے چاہیں پانی لیں، ہمارے اس وقت میں سید عبدالقادر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا کوئی ثانی نہیں۔

(بہجۃ الاسرار، ذکر احترام المشائخ والعلماء لہ وثنائہم علیہ، ص ۴۴۴)

شانِ غوثیت

محبوبِ سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد ماجد حضرت ابوصالح سید موسیٰ جنگی دوست رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ولادت کی رات مشاہدہ فرمایا کہ سرور کائنات، فخر موجودات، منبع کمالات، باعث تخلیق کائنات، احمد مجتبےٰ،

محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بمع صحابہ کرام آئمۃ الہدیٰ اور اولیاء عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اِن کے گھر جلوہ افروز ہیں اور ان الفاظ مبارکہ سے ان کو خطاب فرما کر بشارت سے نوازا: یَا اَبَا صَالِح اَعْطَاکَ اللہُ اِبنًا وَھُوَ وَلِیٌّ وَمَحْبُوْبِیْ وَمَحْبُوْبُ اللہِ تَعَالٰی وَسَیَکُوْنُ لَہٗ شَانٌ فِی الاَوْلِیَآءِ وَالاَقْطَابِ کَشَانِیْ بَیْنَ الاَنْبِیَاءِ وَالرُّسُلِ یعنی اے ابوصالح! اللہ عزوجل نے تم کو ایسا فرزند عطا فرمایا ہے جو ولی ہے اور وہ میرا اور اللہ عزوجل کا محبوب ہے اور اس کی اولیاء اور اَقطاب میں ویسی شان ہوگی جیسی انبیاء اور مرسلین علیہم السلام میں میری شان ہے۔

(سیرت غوث الثقلین، ص ۵۵ بحوالہ تفریح الخاطر)

غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ درمیان اولیاء

چوں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم درمیاں انبیاء

مقامکم العلی جمعاً ولکن

مقامی فوقکم مازال عالی

قطب شہیر، سیدنا احمد رفاعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وہ ہیں کہ شریعت کا سمندر ان کے دائیں ہاتھ ہے اور حقیقت کا سمندر ان کے بائیں ہاتھ، جس میں سے چاہیں پانی لیں، ہمارے اس وقت میں سید عبدالقادر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا کوئی ثانی نہیں۔

(بہجۃ الاسرار، ذکر احترام المشائخ والعلماء لہ وثنائہم علیہ، ص ۴۴۴)

انا فی حضرت التقریب وحدی

یصرفنی وحسبی ذوالجلالی

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا:

حضرت شیخ ابوعبداللہ محمد بن خضر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مدرسہ میں خواب دیکھا کہ ایک بڑا وسیع مکان ہے اور اس میں صحراء اور سمندر کے مشائخ موجود ہیں اور حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ان کے صدر ہیں، ان میں بعض مشائخ تو وہ ہیں جن کے سر پر صرف عمامہ ہے اور بعض وہ ہیں جن کے عمامہ پر ایک طرہ ہے اور بعض کے دو طرے ہیں لیکن حضور غوث پاک شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے عمامہ شریف پر تین طُرّے (یعنی عمامہ پر لگائے جانے والے مخصوص پھندنے) ہیں۔ میں ان تین طُرّوں کے بارے میں متفکر تھا اور اسی حالت میں جب میں بیدار ہوا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میرے سرہانے کھڑے تھے ارشاد فرمانے لگے کہ خضر! ایک طُرّہ علم شریعت کی شرافت کا اور دوسرا علم حقیقت کی شرافت کا اور تیسرا اشرف ومرتبہ کا طُرّہ ہے۔

(بہجۃ الاسرار، ذکر علمہ وتسمیۃ بعض شیوخہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، ص ۲۲۶)

انا البازی اشھب کل شیخ

ومن ذا فی الرجال اعطی مثالی

سانپ سے گفتگو فرمانا:

حضرت شیخ ابوالفضل احمد بن صالح فرماتے ہیں کہ "میں حضور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ مدرسہ نظامیہ میں تھا آپ رحمۃ اللہ

تعالیٰ علیہ کے پاس فقہاء اور فقراء جمع تھے اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے گفتگو کر رہے تھے استنے میں ایک بہت بڑا سانپ چھت سے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی گود میں آ گرا تو سب حاضرین وہاں سے ہٹ گئے اور آپ کے سوا وہاں کوئی نہ رہا۔ وہ آپ کے کپڑوں کے نیچے داخل ہوا اور آپ کے جسم پر سے گزرتا ہوا آپ کی گردن کی طرف سے نکل آیا اور گردن پر لپٹ گیا، اس کے باوجود آپ نے کلام کرنا موقوف نہ فرمایا اور نہ ہی اپنی جگہ سے اٹھے پھر وہ سانپ زمین کی طرف اُترا اور آپ کے سامنے اپنی دُم پر کھڑا ہو گیا اور آپ سے کلام کرنے لگا آپ نے بھی اس سے کلام فرمایا جس کو ہم میں سے کوئی نہ سمجھا۔

پھر وہ چل دیا تو لوگ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں آئے اور انہوں نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے پوچھا کہ اس نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے کیا کہا اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس سے کیا کہا؟ آپ نے فرمایا کہ اس نے مجھ سے کہا کہ میں نے بہت سے اولیاء کرام کو آزمایا ہے مگر آپ جیسا ثابت قدم کسی کو نہیں دیکھا۔ میں نے اس سے کہا: تم ایسے وقت مجھ پر گرے کہ میں قضا و قدر کے متعلق گفتگو کر رہا تھا اور تو ایک کیڑا ہی ہے جس کو قضا حرکت دیتی ہے اور قدر سے ساکن ہو جاتا ہے۔ تو میں نے اس وقت ارادہ کیا کہ میرا فعل میرے قول کے مخالف نہ ہو۔

(بہجۃ الاسرار، ذکر فصول من کلامہ مرصعا بشی من عجائب، ص ۱۶۸)

ایک جن کی توبہ:

حضور سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے صاحبزادے حضرت سیدنا ابو عبد الرزاق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے والد گرامی سیدنا شیخ محی الدین عبدالقادر

جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں ایک رات جامع منصور میں نماز پڑھتا تھا کہ میں نے ستونوں پر کسی شے کی حرکت کی آواز سنی پھر ایک بڑا سانپ آیا اور اس نے اپنا منہ میرے سجدہ کی جگہ میں کھول دیا، میں نے جب سجدہ کا ارادہ کیا تو اپنے ہاتھ سے اس کو ہٹا دیا اور سجدہ کیا پھر جب میں التحیات کے لئے بیٹھا تو وہ میری ران پر چلتے ہوئے میری گردن پر چڑھ کر اس سے لپٹ گیا، جب میں نے سلام پھیرا تو اس کو نہ دیکھا۔

دوسرے دن میں جامع مسجد سے باہر میدان میں گیا تو ایک شخص کو دیکھا جس کی آنکھیں بلی کی طرح تھیں اور قد لمبا تھا تو میں نے جان لیا کہ یہ جن ہے اس نے مجھ سے کہا: میں وہی جن ہوں جس کو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کل رات دیکھا تھا میں نے بہت سے اولیاء کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو اس طرح آزمایا ہے جس طرح آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو آزمایا مگر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرح ان میں سے کوئی بھی ثابت قدم نہیں رہا، ان میں بعض وہ تھے جو ظاہر و باطن سے گھبرا گئے، بعض وہ تھے جن کے دل میں اضطراب ہوا اور ظاہر میں ثابت قدم رہے، بعض وہ تھے کہ ظاہر میں مضطرب ہوئے اور باطن میں ثابت قدم رہے لیکن میں نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو دیکھا کہ آپ نہ ظاہر میں گھبرائے اور نہ ہی باطن میں۔ اس نے مجھ سے سوال کیا کہ آپ مجھے اپنے ہاتھ پر توبہ کروائیں۔ میں نے اسے توبہ کروائی۔

(بہجۃ الاسرار، ذکر طریقہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، ص ۱۶۸)

کسانی خلعة بطراز عزم

و توجنی بتیجان الکمالی

غوثِ اعظم بادشاہ ہیں

(پھر فرمایا) شکر تو یہی ہے اور ناواقفی یہ کہ مثلاً حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں ایک بُزُرگ سیدی عبدالرحمن طَفْسُونجی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے ایک روز برسر منبر فرمایا:

اَنَا بَیْنَ الْاَوْلِیَاءِ کَالْکُرْکِی بَیْنَ الطُّیُوْرِ اَطْوَلُ عُنُقًا

میں اُولیاء میں ایسا ہوں جیسے پرندوں میں کلنگ سب میں اُونچی گردن والا۔

وہیں حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک مُرید حضرت سیدی احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تشریف فرما تھے انہیں ناگوار ہوا کہ حضور پر اپنے آپ کو تفضیل (یعنی فضیلت) دی۔ گدڑی پھینک کر کھڑے ہو گئے اور فرمایا: میں آپ سے کُشتی لڑنا چاہتا ہوں۔ حضرت سیدی عبدالرحمن (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے اُن کو سر سے پیر تک دیکھا پھر پیر سے سر تک دیکھا پھر سر سے پیر دیکھا۔ غرض اسی طرح کئی بار نظر ڈالی اور خاموش ہو گئے لوگوں نے حضرت سے سَبَب پوچھا فرمایا: میں نے دیکھا اس کے جسم کو کہ کوئی رونگٹا رحمتِ الٰہی سے خالی نہیں ہے اور ان سے فرمایا: گدڑی پہن لو۔ انہوں نے کہا: فقیر جس کپڑے کو اُتار پھینک دیتا ہے دوبارہ نہیں پہنتا۔ بارہ روز کے راستہ پر ان کا مکان تھا اپنی زوجہ مقدسہ کو آواز دی: فاطمہ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیھا) میرے کپڑے دو۔ انہوں نے وہیں سے ہاتھ بڑھا کر کپڑے دیئے اور انہوں نے ہاتھ بڑھا کر پہن لیے۔ حضرت سیدی عبدالرحمن (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے دریافت کیا کس کے مُرید ہو؟ فرمایا: میں غلام ہوں سرکار غوثیت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا۔ انہوں (عبدالرحمن طفسونجی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)) نے اپنے دو مریدوں کو بغداد بھیجا کہ حضور (رضی اللہ

تعالیٰ عنہ) سے جا کر عرض کرو! بارہ برس سے قُربِ الٰہی میں حاضر ہوتا ہوں آپ کو نہ جاتے دیکھا نہ آتے ۔ اِدھر سے یہ دونوں مُرید چلے ہیں کہ اُدھر غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دو مریدوں سے ارشاد فرمایا: طفسونج جاؤ! راستہ میں شیخ عبدالرحمن (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے دو آدمی ملیں گے ان کو واپس لے جاؤ اور شیخ عبدالرحمن (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو جواب دو کہ وہ جو صحن میں ہے کیونکر دیکھ سکتا ہے؟ اس کو جو دالان میں ہے اور وہ جو دالان میں ہے اسے کیوں کر دیکھ سکتا ہے؟ جو کوٹھری میں ہے اور وہ جو کوٹھری میں ہے اسے کیونکر دیکھ سکتا ہے؟ جو نہانخانہ خاص (یعنی خاص پوشیدہ جگہ) میں ہو۔ میں نہانخانہ خاص میں ہوں اور علامت یہ ہے کہ فلاں شب بارہ ہزار اولیاء کو خِلعَت عطا ہوئے تھے ۔ یاد کرو کہ تم کو جو خلعت ملا تھا وہ سبز تھا اور اس پر سونے سے قُل ھُوَ اللہ لکھی تھی ۔ یہ سن کر شیخ عبدالرحمن (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے سر جھکا لیا اور فرمایا:

صَدَقَ الشَّیْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ وَھُوَ سُلْطَانُ الْوَقْت

شیخ عبدالقادر نے سچ فرمایا اور وہ بادشاہ وقت ہیں ۔

(ماخوذ از بہجۃ الاسرار، فصل ذکر فصول من کلامہ ۔۔۔۔۔ الخ، ص ۶۰ / ۶۱)

واطلعنی علی سرّ قدیم

وقلدنی واعطانی سئوالی

اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے حضرت سیّدُ نا آدم علٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اولاد سے مختلف قبیلے اور خاندان بنائے اور تقدیر کا فیصلہ ان پر جاری فرمایا۔ اور اُس نے ہر شئے کے لئے ایک ذریعہ بنایا۔ علماء کو اپنی عنایت سے توفیق بخشی تو وہ رغبت و شوق سے خدمتِ علم

میں لگ گئے ۔اس نے انہیں اپنے احکام کی سمجھ اور پہچان عطا فرمائی جس کے ذریعے انہوں نے قدر و منزلت اور مراتب حاصل کئے ۔اس نے انہیں دنیا میں مخلوق کے لئے سردار اور راہنما بنایا جس کے ذریعے انہوں نے بزرگی و اخلاق حاصل کیا۔اس نے ان کے دلوں میں ایسے انوار داخل فرمادیئے جن کی روشنی میں وہ ایسی بعید باتوں تک پہنچ جاتے ہیں جن تک رسائی مشکل ہو۔

اللہ عَزَّ وَجَلَّ ان کے احوال بیان کر کے ملائکہ کے سامنے فخر فرماتا ہے اور ایسا کیوں نہ ہو جبکہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ ان سے محبت کرتا ہے اور وہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ سے محبت کرتے ہیں ۔اس نے ان کے دلوں کی سلطنت غفلت سے محفوظ فرمائی تو انہوں نے اس کی بارگاہ کو لازم پکڑ لیا اور اپنی ساری زندگی اخلاص کو اپنایا اور اسی پر دُنیا سے رخصت ہوئے ۔انہوں نے اپنے نامہ اعمال کو نافرمانیوں سے خالی رکھا اور اسے صحیح رکھنے کی پوری کوشش کی۔

جن لوگوں کی اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے اپنی توفیق سے مدد فرمائی اور اپنے نور سے ان کے سینوں کو کھول دیا انہوں نے اس سے بڑھ کر مشاہدہ کیا، کیونکہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے ان کے حق میں زمین و آسمان کے ہر ذرے کی زبان کو اس قدرت کے تحت قوت گویائی عطا فرمادی جس کے ساتھ ہر چیز بولتی ہے، حتی کہ یہ اپنی مناجات کے ساتھ ہر چیز سے اللہ عَزَّ وَجَل کی تسبیح وتقدیس سنتے ہیں اور وہ تمام اشیاء اپنی عاجزی کی شہادت ایسی زبان کے ساتھ دیتی ہیں جو تیز ہے، وہ حروف اور آواز کے بغیر گفتگو کرتی ہیں اور اس گفتگو کو وہ نہیں سن سکتے جو سننے کی قوت نہیں رکھتے اور اس عالَم میں ہر ذرہ اربابِ قلوب (یعنی اللہ عَزَّ وَجَلَّ) کے ساتھ مناجات میں مصروف ہے اور یہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے کلام کا وہ سمندر ہے جس کی انتہاء نہیں ،جیسا

کہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے ارشاد فرمایا:

قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ

ترجمۂ کنزالایمان: تم فرمادو اگر سمندر میرے رب کی باتوں کے لئے سیاہی ہو۔

(پ،16 الکھف:109)

پس یہ سب ذرّات اربابِ قلوب کے سامنے ملکوت کے اسرار بیان کرتے ہیں۔ اور راز فاش کرنا بُری عادت ہے، بلکہ (مشہور مقولہ ہے) صُدُوْرُ الْاَحْرَارِ قُبُوْرُ الْاَسْرَارِ یعنی آزاد لوگوں کے سینے رازوں کے دفینے ہیں۔

کیا آپ نے کبھی دیکھا ہے کہ کوئی شخص بادشاہ کے رازوں کا امین ہو اور وہ لوگوں کے سامنے بادشاہ کے رازوں کو بیان کردے؟ اور اگر ہر راز کو ظاہر کرنا جائز ہوتا تو حضور نبیِّ کریم، رء ُوف رحیم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم یہ ارشاد نہ فرماتے:

لَوْ عَلِمْتُمْ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا۔

ترجمہ: اگر تم وہ جانتے جو میں جانتا ہوں تو تم کم ہنستے اور زیادہ روتے۔

(المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث ابی ذر الغفاری، الحدیث ۲۱۵۷۲، ج۸، ص۱۲۱)

وولانی علی الاقطاب جمعا

فحکمی نافذ فی کل حالی

اولیاء کرام علیہم الرحمۃ کا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے اظہارِ عقیدت

حضرت شیخ ابوعمرو عثمان بن مرزوق قرشی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہمارے شیخ، امام اور سید ہیں اور ان سب کے سردار ہیں

جوکہ اس زمانہ میں اللہ عزوجل کے راستہ پر چلتے ہیں یا جن کو حال دیا گیا، سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ان کے احوال کی منزلوں میں امام ہیں، اللہ عزوجل کے سامنے ہمارے کھڑے ہونے میں امام ہیں، اس زمانے کے اولیاء اور تمام بلند مراتب والوں سے اس بات کا سختی سے عہد لیا گیا کہ ان کے قول کی طرف رجوع کریں اور ان کے مقام کا ادب کریں۔

(بہجۃ الاسرار، ذکراحترام المشائخ والعلماء لہ وثنائھم علیہ، ص ۳۳۲)

ولو القیت سری فی بحار

لصار الکل غورا فی الزوال

دریاؤں پر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی حکومت:

ایک دفعہ دریائے دجلہ میں زوردار سیلاب آ گیا، دریا کی طغیانی کی شدت کی وجہ سے لوگ ہراساں اور پریشان ہو گئے اور حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مدد طلب کرنے لگے حضرت نے اپنا عصاء مبارک پکڑا اور دریا کی طرف چل پڑے اور دریا کے کنارے پر پہنچ کر آپ نے عصاء مبارک کو دریا کی اصلی حد پر نصب کر دیا اور دریا کو فرمایا کہ بس یہیں تک۔ آپ کا فرمانا ہی تھا کہ اسی وقت پانی کم ہونا شروع ہو گیا اور آپ کے عصاء مبارک تک آ گیا۔

(بہجۃ الاسرار، ذکر فصول من کلامہ مرصعا بشی من عجائب، ص ۱۵۳)

پہلے خبر دے دیا کرتے

شیخ ابومحمد الدار بانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مستجاب الدعوات تھے (یعنی آپ کی دعائیں قبول ہوتی تھیں)۔اگر آپ کسی شخص سے ناراض ہوتے تو اللہ عزوجل اس شخص سے بدلہ لیتا اور جس سے آپ خوش ہوتے تو اللہ عزوجل اس کو انعام واکرام سے نوازتا،ضعیف الجسم اور نحیف البدن ہونے کے باوجود آپ نوافل کی کثرت کیا کرتے اور ذکرواذکار میں مصروف رہتے تھے۔آپ اکثر امور کے واقع ہونے سے پہلے اُن کی خبر دے دیا کرتے تھے اور جس طرح آپ ان کے رونما ہونے کی اطلاع دیتے تھے اسی طرح ہی واقعات رونپذیر ہوتے تھے۔

(بہجۃ الاسرار، ذکرنسبہ ،وصفتہ ،رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ،ص ۱۷۲)

حضور پرنور سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: عزت الٰہی کی قسم بے شک سب سعید وشقی میرے سامنے پیش کیے جاتے ہیں میری آنکھ لوح محفوظ میں ہے۔

(بہجۃ الاسرار ذکرکلمات اخبر بہا عن نفسہ محدثا بنعمۃ ربہ دارالکتب العلمیہ بیروت ص ۵۰)

اور فرماتے ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ اگر میری زبان پر شریعت کی روک نہ ہوتی تو میں تمہیں خبر دیتا جو کچھ تم کھاتے اور جو کچھ اپنے گھروں میں اندوختہ کرکے رکھتے ہو تم میرے سامنے شیشہ کی مانند ہو،میں تمہارا ظاہر و باطن سب دیکھ رہا ہوں۔

(بہجۃ الاسرار ذکرکلمات اخبر بہا عن نفسہ محدثا بنعمۃ ربہ دارالکتب العلمیہ بیروت ص ۵۵)

ولو القیت سرّی فی جبال

لدُکّت واختفت بین الرمالی

ولو القیت سرّی فوق نار

لخمدت وانطفت فی سرّ حالی

ولو القیت سرّی فوق میت

لقام بقدرۃ المولی مشالی

سیدنا عبدالرحمن ابن جوزی حنبلی علیہ رحمۃ اللہ القوی عیون الحکایات میں لکھتے ہیں۔

حضرت سیدنا ابراہیم بن شیبان علیہ رحمۃ اللہ المنان فرماتے ہیں، میں نے حضرت سیدنا ابو عبداللہ مغربی علیہ رحمۃ اللہ القوی کو یہ فرماتے ہوئے سنا: میں نے بہت عرصہ سے اندھیرا نہیں دیکھا (یعنی انہیں دن کی طرح رات کے وقت بھی ہر طرف روشنی ہی روشنی نظر آتی اور رات میں بھی ہر چیز واضح نظر آتی)

حضرت سیدنا ابراہیم بن شیبان علیہ رحمۃ اللہ المنان فرماتے ہیں: واقعی! آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا یہ فرمان بالکل درست ہے، ہم جب کبھی سخت اندھیری رات میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ سفر پر روانہ ہوتے تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہمارے آگے آگے اسی طرح چلتے جیسے دن کے اجالے میں چل رہے ہوں اور ہماری یہ کیفیت ہوتی کہ ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہ دیتا، جب ہم میں سے کوئی پھسلنے لگتا یا راستے سے ایک طرف ہونے لگتا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے: سیدھی طرف ہو جاؤ! اِس طرف چلو۔ اس طرح آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہہ ماری رہنمائی کرتے۔

ایک مرتبہ سخت اندھیری رات میں ہم آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ سفر پر روانہ ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ننگے پاؤں اور ننگے سر تھے، ہم آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پیچھے پیچھے چلنے لگے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہہ ماری رہنمائی فرماتے رہے، ساری رات سفر

جاری رہا، جب صبح ہوئی تو ہماری نظر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مبارک قدموں پر پڑی تو وہ ایسے صاف وشفاف تھے جیسے کجاوے سے اترنے والی دُلہن کے پاؤں صاف وشفاف ہوتے ہیں، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مبارک قدموں پر مٹی کا نام ونشان تک نہ تھا۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے معتقدین کے درمیان بیٹھ جاتے اور انہیں وعظ ونصیحت فرماتے، میں نے کبھی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو لوگوں کے سامنے روتے ہوئے نہیں دیکھا لیکن ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اتنا روئے کہ روتے روتے ہچکیاں بندھ گئیں۔

ہوا یوں کہ ایک مرتبہ ہم آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ کوہِ طور پر گئے، وہاں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک درخت سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئے۔ ہم بھی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے گرد بیٹھ گئے، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ہمیں وعظ ونصیحت کرتے ہوئے فرمایا: انسان اس وقت تک اپنی مراد کو نہیں پہنچ سکتا جب تک وہ سب سے الگ تھلگ ہو کر اپنے کام میں مشغول نہ ہو جائے۔ ابھی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اتنی ہی بات کی تھی کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ زور زور سے رونے لگے اور تڑپنے لگے۔ ہم نے دیکھا کہ آس پاس موجود پتھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی گفتگو کے بعد ریزہ ریزہ ہو گئے، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اسی طرح روتے رہے اور تڑپتے رہے، بالآخر جب حالت سنبھلی اور ہوش میں آئے تو ایسے خوف زدہ اور غمگین تھے جیسے ابھی قبر سے نکل کر آ رہے ہوں۔ پھر کئی دن تک آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر خوف طاری رہا اور اس واقعہ کے بعد آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بہت کمزور ہو گئے۔

(عیون الحکایات صفحہ ۳۹۲)

ایک ہی وقت میں 71 جگہ روزہ اِفطار

رَمضانُ المُبارَک میں ایک دن 70 آدمیوں نے حُضُور سَیِّدُ ناغوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو الگ الگ حاضر ہو کر افطار کی دعوت دی۔ اُن میں سے کسی کو دوسرے کے دعوت دینے کا علم نہ تھا۔ سرکارِ بغداد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سب کی دعوت قبول فرمالی۔ جب اِفطار کا وقت ہوا تو سب کے گھر تشریف لے گئے اور ایک ہی وقت میں سب کے ساتھ اِفطار فرمایا اور مدرسے میں بھی افطار فرمایا۔ جب بغداد میں یہ خبر مشہور ہوئی تو خادِموں میں سے ایک خادم کے دل میں خیال آیا کہ سرکار تو مدرسے سے کہیں نہیں گئے تھے، سب کے گھر جانا اور ایک ساتھ سب کے ساتھ افطار کرنا کیونکر ہوا؟ تو غوثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم اس کی طرف متوجِّہ ہوئے اور تصدیق کرتے ہوئے فرمایا: وہ سب سچے ہیں، میں نے سب کی دعوت قَبول کی اور ان کے گھروں میں جا کر کھانا کھایا تھا۔

(برکاتِ قادریت، ص ۴۹)

گئے اِک وقت میں ستّر مریدوں کے یہاں حضرت
سمجھ میں آ نہیں سکتا مُعما غوثِ اعظم کا

وما منها شهور او دهور
تمرّ و تنقضى الّا اتالى
وتخبرنى بما ياتى و يجرى
و تعلّمنى فاقصر عن جدالى

سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ، کا طریقِیَ سلوب بے انتہاء مشکل اور بے نظیر تھا۔ آپ

کے کسی ہمعصر شیخ میں اتنی مجال نہ تھی کہ آپ جیسی ریاضت ومجاہدہ میں آپ کی ہمسری کر سکے۔ آپ کا قاعدہ تھا کہ اپنے ہر عضو کو اس کی طاقت کے موافق عبادت میں سپرد کر دیا کرتے تھے۔اور قوتِ قلب کے موافق مجاہَ اقداء میں روح ونفس کا ظاہراً و باطناً ذکر کیا کرتے تھے۔ غائب وحاضر دونوں حالتوں میں نفس کی صفات کو علیحدہ کر کے نفع ونقصان اور دور ونزدیک کا فرق مٹا دیا کرتے۔کتاب وسنت کی پیروی میں مطابقت ایسی تھی کہ آپ ہر حالت میں ہر وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے اور حضور قلب کے ساتھ توحید الٰہی میں مشغول رہتے۔

مریدی ھم وطب واشطح وغنّی

وافعل ماتشاء فالاسم عالی

مریدوں سے محبت

حضور سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

اِنَّ یَدِیْ عَلٰی مُرِیْدِیْ کَالسَّمَآءِ عَلَی الْاَرْضِ

یعنی بے شک میرا ہاتھ میرے مرید پر ایسا ہے جیسے زمین پر آسمان ہے

(بہجۃ الاسرار، ذکر فضل اصحابہ و بشراہم، ص ۱۹۳)

اور فرماتے ہیں:

اِنْ لَّمْ یَکُنْ مُرِیْدِیْ جَیِّدًا فَاَنَا جَیِّدٌ

یعنی اگر میرا مرید عمدہ نہیں تو کیا ہوا میں (یعنی اس کا آقا عبدالقادر) تو اچھا ہوں۔ (المرجع السابق)

خدا کے فضل سے ہم پر ہے سایہ غوث اعظم کا
ہمیں دونوں جہاں میں ہے سہارا غوث اعظم کا
مریدی لاتخف کہہ کر تسلی دی غلاموں کو
قیامت تک رہے بے خوف بندہ غوث اعظم کا

امام ابوالحسن نورالدین علی بن جریر لخمی شطنوفی قُدِّسَ سِرُّہ، العزیز بہجۃ الاسرار شریف میں بسندِ صحیح حضور سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ ارشاد فرماتے ہیں:

من استغاث بی فی کربۃ کشفت عنہ۔
جو کسی سختی میں میری دوہائی دے وہ سختی دور ہو جائے۔
ومن نادانی باسمی فی شدۃ فرجت عنہ۔

بہجۃ الأسرار، ذکر فضل أصحابہ وبشراھم، ص ۱۹۷

اور جو کسی مشکل میں میرا نام لے کر ندا کرے وہ مشکل حل ہو جائے۔

ومن توسّل بی إلی اللہ عزّوجلّ فی حاجۃ قضیت لہ۔

بہجۃ الأسرار، ذکر فضل أصحابہ وبشراھم، ص ۱۹۷

اور جو کسی حاجت میں اللہ عزوجل کی طرف مجھ سے توسُّل کرے وہ حاجت رَوا ہو جائے۔

قادریوں کے لئے بشارت:

حضرت شیخ ابوعبداللہ محمد بن قایداوانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی غوث پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے مریدین کے لئے اس بات کے

ضامن ہیں کہ ان میں سے کوئی شخص بغیر توبہ کے نہ مرے گا اور ان کو یہ فضیلت دی گئی ہے کہ ان کے مرید اور سات پشت تک ان کے مریدوں کے مرید جنت میں داخل ہوں گے۔

(بہجۃ الاسرار، ذکر فضل اصحابہ و بشراہم، ص ۱۹۱)

سات پشتوں تک مریدوں پر نظر کرم:

سرکار بغداد حضور غوث پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ: میں اپنے مرید کے مریدوں کا سات پشت تک ہر ایک امر کا ذمہ دار ہوں اور اگر میرے مرید کا ستر مشرق میں کھل جائے اور میں مغرب میں ہوں تو اس کو چھپا تا ہوں۔

(بہجۃ الاسرار، ذکر فضل اصحابہ و بشراہم، ص ۱۹۱)

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے صدقے میں جنت ملے گی:

حضرت شیخ ابوالحسن علی قرشی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت پیرانِ پیر روشن ضمیر، غوث اعظم دستگیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: مجھے ایک کاغذ دیا گیا جو اتنا بڑا تھا کہ جہاں تک نگاہ پہنچے اس میں میرے اصحاب اور مریدین کے نام تھے جو قیامت تک ہونے والے تھے اور مجھ سے کہا گیا کہ سب کو تمہارے صدقے بخش دیا گیا۔

(المرجع السابق، ص ۱۹۳)

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا کوئی مرید دوزخ میں نہیں جائے گا:

حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی، قطب ربانی، شہنشاہ بغداد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: میں نے دوزخ کے داروغہ حضرت مالک علیہ السلام سے دریافت کیا کہ کیا تمہارے

پاس میرا کوئی مرید ہے۔ انہوں نے کہا: نہیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: مجھے میرے معبود عزوجل کی عزت و جلال کی قسم! میرا ہاتھ میرے مرید پر ایسا ہے جس طرح آسمان زمین کے اوپر ہے اگر میرا مرید عمدہ نہیں تو کیا ہوا میں تو عمدہ ہوں۔

پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: مجھے اپنے رب عزوجل کی عزت و جلال کی قسم! میرے قدم میرے رب عزوجل کے سامنے برابر رُکے رہیں گے یہاں تک کہ مجھ کو اور تم کو جنت کی طرف لے جائیں گے۔

(بہجۃ الاسرار، ذکر فضل اصحابہ و بشراھم، ص ۱۹۳)

قادریوں کو مرنے سے پہلے توبہ کی بشارت:

شیخ ابوسعود عبداللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان کرتے ہیں: ہمارے شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے مریدوں کے لئے قیامت تک اس بات کے ضامن ہیں کہ ان میں سے کوئی بھی توبہ کئے بغیر نہیں مرے گا۔

(بہجۃ الاسرار، ذکر فضل اصحابہ و بشراھم، ص ۱۹۱)

اگر تو فقر چاہتا ہے

مولانا علی قاری علیہ الرحمۃ الباری کتاب میں فرماتے ہیں:

روی الشیخ الجلیل ابو صالح المغربی رحمہ اللہ تعالی انہ قال قال لی سیدی الشیخ ابو مدین قدس سرہ. یا ابا صالح سافر الی بغداد وأت الشیخ محی الدین عبد القادر لیعلمك الفقر، فسافرت الی بغداد فلما رأیتہ

رأیت رجلا ما رأیت اکثر هیبة منه (فساق الحدیث الی

اُخره الی ان قال) قلت یا سیدی ارید ان تمدنی ملك بهذا

الوصف فنظر نظرة فتفرقت عن قلبی جواذب الارادات

کما یتفرق الظلام بهجوم النهار وانا الآن انفق من تلك

النظرة۔

یعنی شیخ جلیل ابوصالح مغربی رحمہ اللہ تعالیٰ نے روایت کی، مجھ کو میرے شیخ حضرت ابوشعیب مدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اے ابوصالح! سفر کر کے حضرت شیخ محی الدین عبدالقادری کے حضور حاضر ہو کر وہ تجھ کو فقر تعلیم فرمائیں، میں بغداد گیا جب حضور پرنور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا میں نے اس ہیبت و جلال کا کوئی بندہ خدا نہ دیکھا تھا حضور نے مجھ کو ایک سو بیس دن یعنی تین چلے خلوت میں بٹھایا پھر میرے پاس تشریف لائے اور قبلہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: اے ابوصالح! ادھر کو دیکھو تجھ کو کیا نظر آتا ہے؟ میں نے عرض کی۔ کعبہ معظمہ، پھر مغرب کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: ادھر دیکھ تجھے کیا نظر آتا ہے۔ میں نے عرض کی: میرے پیر ابومدین۔ فرمایا: کدھر جانا چاہتا ہے کعبہ کو یا اپنے پیر کے پاس؟ اپنے پیر کے پاس۔ فرمایا: ایک قدم میں جانا چاہتا ہے یا جس طرح آیا تھا؟ میں نے عرض کی: بلکہ جس طرح آیا تھا: یہ افضل ہے۔ پھر فرمایا: اے ابوصالح! اگر تو فقر چاہتا ہے تو ہرگز بے زینہ اس تک نہ پہنچے گا اور اس کا زینہ توحید ہے اور توحید کا مدار یہ ہے کہ عین السر کے ساتھ دل سے ہر خطرہ مٹا دے لوح دل بالکل پاک وصاف کرلے۔ میں نے عرض کی: اے میرے آقا! میں چاہتا ہوں کہ حضور اپنی مدد سے یہ صفت مجھ

کو عطا فرمائیں، یہ سن کر حضور نے ایک نگاہ کرم مجھ پر فرمائی کہ ارادوں کی تمام کششیں میرے دل سے ایسی کافور ہوگئیں جیسے دن کے آنے سے رات کی اندھیری ۔اور میں آج تک حضور کی اسی ایک نگاہ سے کام چلا رہا ہوں۔

(نزھۃ الخاطر الفاتر فی ترجمۃ عبد القادر)

مریدی لا تخف اللہ ربّی

عطانی رفعۃ نلت المنالی

اللہ تعالیٰ کے خاص بندے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ شب اسریٰ کے دولھا، حبیب کبریا، مُشکل کُشا و حاجت روا عَزَّ وَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے بندے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے خَلق کی حاجت روائی کے لیے خاص فرمایا ہے، لوگ گھبرائے ہوئے اپنی حاجتیں ان کے پاس لاتے ہیں، یہ بندے عذاب الٰہی سے امان میں ہیں۔

(المعجم الکبیر، الحدیث ۱۳۳۳۴، ج ۱۲، ص ۲۷۴)

مرجع حاجات

حضرت اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اُسے لوگوں کا مرجع حاجات بنا دیتا ہے۔

(الفردوس بمأثور الخطاب، الحدیث ۹۳۸، ج۱، ص۱۴۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم دیکھتے ہیں کہ لوگ اولیاء کرام رَحِمَہُمُ اللہُ تعالٰی کی بارگاہ میں اُن کی ظاہری زندگی میں اور وِصال کے بعد بھی حاضر ہو کر اپنی حاجتیں عرض کرتے ہیں اور اپنی جھولیاں مُرادوں سے بھر لیتے ہیں۔ بات صرف حُسنِ اِعتقاد کی ہے۔ اگر یہ ہو تو خوب بَرَکتیں حاصل ہوتی ہیں۔ انہیں حاجت روائی کی طاقت اور قوت عطا فرمانے والا اللہ ربُّ العزّت ہے۔ بے شک عالَم کے ذرّے ذرّے پر حقیقی قبضہ اللہ تبارک وتعالٰی کا ہے مگر نہ اُس کی قدرت محدود، نہ اُس کی عطا کا بابِ وسیع مَسدُود (یعنی بند) اور بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر شے پر قدرت رکھنے والا ہے۔

چنانچہ پارہ 1، سُورَۃُ البَقَرَۃ، آیت 20 میں اِرشاد ہوتا ہے،

اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۲۰﴾

ترجمہ کنزالایمان: بے شک اللہ (عَزَّوَجَلَّ) سب کچھ کرسکتا ہے۔

پارہ 15، سُورَہ بَنِی اِسرَآئِیل، آیت 20 میں اِرشاد ہوتا ہے،

وَمَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا ﴿۲۰﴾

ترجمہ کنزالایمان: اور تمہارے رب (عَزَّوَجَلَّ) کی عطا پر روک نہیں۔

طبولی فی السما والارض دُقّت

وشاوءس السعادہ قد بدالی

انبیاء کرام علیہم السلام کی بشارتیں:

حضرت ابو صالح موسیٰ جنگی دوست رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خواب میں شہنشاہ عرب وعجم ،سرکار دو عالم،محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ جملہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام نے یہ بشارت دی کہ تمام اولیاء اللہ تمہارے فرزند ارجمند کے مطیع ہوں گے اور ان کی گردنوں پر ان کا قدم مبارک ہوگا۔(سیرت غوث الثقلین،ص ۵۵ بحوالہ تفریح الخاطر)

جس کی منبر بنی گردن اولیاء
اس قدم کی کرامت پہ لاکھوں سلام

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بشارت:

جن مشائخ نے حضرت سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی قطبیت کے مرتبہ کی گواہی دی ہے روضۃ النواظر اور نزہۃ الخواطر میں صاحب کتاب ان مشائخ کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں: آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے پہلے اللہ عزوجل کے اولیاء میں سے کوئی بھی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا منکر نہ تھا بلکہ انہوں نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی آمد کی بشارت دی ،چنانچہ حضرت سیدنا حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے زمانہ مبارک سے لے کر حضرت شیخ محی الدین سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے زمانہ مبارک تک تفصیل سے خبر دی کہ جتنے بھی اللہ عزوجل کے اولیاء گزرے ہیں سب نے شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خبر دی ہے۔

(سیرت غوث الثقلین،ص ۵۸)

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بشارت:

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ مجھے عالم غیب سے معلوم ہوا ہے کہ پانچویں صدی کے وسط میں سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اولادِ اطہار میں سے ایک قطبِ عالم ہوگا، جن کا لقب محی الدین اور اسم مبارک سید عبدالقادر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہے اور وہ غوث اعظم ہوگا اور جیلان میں پیدائش ہوگی ان کو خاتم النبیین، رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اولادِ اطہار میں سے ائمہ کرام اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کے علاوہ اولین و آخرین کے ہر ولی اور ولیہ کی گردن پر میرا قدم ہے۔ کہنے کا حکم ہوگا۔

(سیرت غوث الثقلین، ص ۵۷)

شیخ ابوبکر علیہ الرحمۃ کی بشارت:

شیخ ابوبکر بن ہوار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک روز اپنے مریدین سے فرمایا کہ عنقریب عراق میں ایک عجمی شخص جو کہ اللہ عزوجل اور لوگوں کے نزدیک عالی مرتبت ہوگا اس کا نام عبدالقادر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہوگا اور بغداد شریف میں سکونت اختیار کریگا، قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللہِ (یعنی میرا یہ قدم ہر ولی کی گردن پر ہے) کا اعلان فرمائے گا اور زمانہ کے تمام اولیاء کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اس کے فرمانبردار ہوں گے۔

(بہجۃ الاسرار، ذکر اخبار المشائخ عنہ بذالک، ص ۱۴)

بلاد اللہ ملکی تحت حکمی

ووقتی قبل قلبی قد صفالی

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی حکومت:

حضور سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قصیدہ غوثیہ شریف میں فرماتے ہیں:
بلاد اللہ ملکی تحت حکمی یعنی اللہ عزوجل کے تمام شہر میرے تحت تصرف اور زیر حکومت ہیں۔
(بہجۃ الاسرار، ذکر فصول من کلامہ مرصعا۔۔۔۔۔۔الخ، ص ۱۴۷)

بلاد اللہ ملکی تحت حکمی سے ہوا ظاہر
کہ عالم میں ہر اک شے پر ہے قبضہ غوث اعظم کا

بادلوں پر بھی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی حکمرانی ہے:

حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک دن منبر پر بیٹھے بیان فرما رہے تھے کہ بارش شروع ہوگئی تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: میں تو جمع کرتا ہوں اور (اے بادل) تو متفرق کر دیتا ہے۔ تو بادل مجلس سے ہٹ گیا اور مجلس سے باہر برسنے لگا راوی کہتے ہیں کہ اللہ عزوجل کی قسم! شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا کلام ابھی پورا نہیں ہوا تھا کہ بارش ہم سے بند ہوگئی اور ہم سے دائیں بائیں برستی تھی اور ہم پر نہیں برستی تھی۔
(بہجۃ الاسرار، ذکر فصول من کلامہ۔۔۔۔۔۔الخ، ص ۱۴۷)

نظرت الی بلادِ اللہِ جمعا
کخردلہ علی حکم اتصالی

حضرتِ سیدنا شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے "اخبار الاخیار" صفحہ 15 پر حضورِ غوث الاعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کا یہ ارشادِ معظم نقل کیا ہے: "اگر شریعت نے

میرے منہ میں لگام نہ ڈالی ہوتی تو میں تمہیں بتا دیتا کہ تم نے گھر میں کیا کھایا ہے اور کیا رکھا ہے، میں تمہارے ظاہر و باطن کو جانتا ہوں کیونکہ تم میری نظر میں آر پار نظر آنے والے شیشے (یعنی کانچ) کی طرح ہو۔" حضرتِ مولانا رُوم عَلَیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ القیوم مثنوی شریف میں فرماتے ہیں:

لَوحِ محفوظ اَست پیشِ اولیاء
اَز چہ محفوظ اَست محفوظ اَز خطا

(یعنی لوحِ محفوظ اولیاءُ اللہ رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالیٰ کے پیشِ نظر ہوتی ہے جو کہ ہر خطا سے محفوظ ہوتی ہے)

شاہ عبد العزیز مُحدِّث دِہلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی تفسیرِ عزیزی میں "سورۃ الجن" کی تفسیر میں لکھتے ہیں: "لَوحِ محفوظ کی خبر رکھنا اور اُس کی تحریر دیکھنا بعض اولیاءُ اللہ سے بطریق تَواتُر (یعنی تسلسُل کے ساتھ) منقول ہے۔"

لوحِ محفوظ کے بارے میں دلچسپ معلومات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہوش سنبھالنے کے بعد تقریباً ہر مسلمان لوحِ محفوظ کا نام سن لیتا ہے لیکن سب کو لوحِ محفوظ کے بارے میں معلومات بھی ہوں یہ ضروری نہیں، آیئے! معلوم کرتے ہیں کہ لوحِ محفوظ کیا ہے۔ لوحِ محفوظ کا تذکرہ کرتے ہوئے اللہ تبارک وتعالیٰ پارہ 30 سورۃ البروج آیت نمبر 21 اور 22 میں ارشاد فرماتا ہے:

بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِیْدٌ ﴿۲۱﴾ فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ﴿۲۲﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: بلکہ وہ کمال شرف والا قرآن ہے لوحِ محفوظ میں۔

حضرتِ علّامہ محمد بن احمد انصاری قُرطبی علیہ رحمۃ اللہ القوی تفسیرِ قُرطبی جلد 10 صَفحہ 210 پر ان آیات کے تحت لکھتے ہیں: یعنی قراٰنِ کریم ایک لَوح میں لکھا گیا ہے جو شیاطین کی پہنچ سے دُور، اللہ عزوجل کے پاس محفوظ ہے۔ علَماء کرام رحمہم اللہ السلام لکھتے ہیں: لوحِ محفوظ میں مخلوق کی تمام اَقسام اور ان کے متعلق تمام اُمور مَثلاً موت، رزق، اعمال اور اس کے نتائج اور ان پر نافِذ ہونے والے فیصلوں کا بیان ہے۔

(تفسیر قُرطبی ج۱۰ ص ۲۱۰)

لوحِ محفوظ کہاں ہے؟

حضرت سیدنا مقاتل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: لوح محفوظ عرش کی دائیں (یعنی سیدھی) جانب ہے۔ (تفسیر قرطبی ج۱۰ ص ۲۱۰)

لوحِ محفوظ سفید موتی سے بنی ہے

حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ العُیُوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوح محفوظ سفید موتی سے بنی ہے، اس کا قلم نور اور کتابت (یعنی لکھائی) بھی نور ہے۔

(ماخوذ از حِلْیَۃُ الاولیاء ج ۴ ص ۳۳۸ رقم ۵۷۶۷)

دَرَسْتُ العَلمَ حتّٰی صِرْتُ قطباً

وَ نُلیه السّعدَ مَنْ مولی المُوالی

آپ کی سب سے بڑی کرامت یہ ہے کہ آپ نے اسلام کو نئی زندگی عطا کی۔ آپ

کے ارشادات اور مواعظ حسنہ روشنی کے مینار تھے جن سے پھوٹنے والی کرنیں آج بھی دلوں کو روحانیت آشنا کر رہی ہیں۔آپ کے ان مواعظ حسنہ کے تین مجموعے ہیں یعنی الفتح الربانی، فتوح الغیب، ان کتب میں آپ کے ارشادات حکیمانہ کو ضبط تحریر میں لایا گیا ہے۔ یہ مواعظ اپنی افادیت اور اثر آفرینی کی اس منزل پر ہیں کہ آپ کی فضیلت اور فیضان معرفت پر دلیل قاطع ہیں۔

عرب ہو یا عجم، برصغیر پاک و ہند یا ممالک شام و عراق تمام دنیا آپ کے کمالات علمی اور فضائل باطنی کی معترف ہے۔آپ جادۂ حق سے بھٹکے ہوئے بے نصیب انسانوں کے لئے صراط مستقیم کا عملی پیغام سرمدی تھے۔

آپ نے اپنی زندگی میں جس عالمگیر دعوت حق کا آغاز کیا تھا، وہ آپ کے سلسلہ عالیہ قادریہ کی صورت میں آج بھی پورے روحانی تزک و احتشام کے ساتھ جاری و ساری ہے۔ یہ وہی دعوت حق ہے جس کے لئے آپ فرمایا کرتے تھے

''اے لوگو! دعوت حق قبول کرلو۔ بے شک میں داعی الی اللہ ہوں کہ تم کو اللہ کے دروازے اور اس کی اطاعت کی طرف بلاتا ہوں، اپنے نفس کی طرف نہیں بلاتا۔ منافق ہی اللہ کی طرف مخلوق کو نہیں بلاتا بلکہ اپنے نفس کی طرف بلاتا ہے''

صوفیاء اور علمائے شریعت دونوں فقہی و روحانی امور میں رہنمائی کے لئے آپ کے محتاج تھے۔اس یکجہتی کی بدولت اشاعت اسلام کی رفتار تیز ہوگئی۔

آپ کے دور میں فرقہ معتزلہ اسلام میں مادیت کا نمائندہ تھا۔ وہ عقل کو چراغ رہ گزر نہیں بلکہ درون خانہ کے ہنگاموں میں دخیل سمجھتا تھا۔اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ محبت و ذوق کی

شمع ٹمٹمانے لگی۔سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے وجود میں ایک ایسی شخصیت ظہور پذیر ہوگئی کہ محض اس کا دیکھنا ہر سوال کا جواب اور ہر مشکل کا حل تھا۔آپ گفتگو فرماتے تو آپ کے الفاظ شمع روشن کی طرح ضو بار ہونے لگتے اور جب آپ خاموش ہوتے تو علم و عرفان کی خوشبو قلوب انسانی کو مہکانے لگتی۔آپ کے وجود سے مادہ پرستی کا خاتمہ ہوگیا اور معتزلہ اس طرح سمٹ گئے کہ ان کا نشان تک باقی نہ رہا۔

جس وقت حضرت شیخ جیلانی رضی اللہ عنہ محراب و منبر کی زینت بنے رافضیت عروج پر تھی۔آپ کا وجود محبت الٰہی اور آیت الٰہی ثابت ہوا۔آپ کے فیوض سے سرشار قادری درویشوں نے ہر مقام پر اسماعیلی داعیوں کا تعاقب کیا اور عوام کو معرفت الٰہی کے پرسرور اور میٹھے پانی کے چشموں سے سیراب کر کے فریب و مکر اور ضلالت و گمراہی کے سراب سے محفوظ کر دیا۔ (تحفظ)

فَمَنْ فِي اولِياَ اللهِ مِثلِي ؏

وَمَنْ فِيْ العلمِ وَالتّصرِيفِ حَالِي

356 اولیاءِ کرام رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی

شیخ طریقت، امیرِ اہلسنّت، آفتابِ قادریت، ماہتابِ رضویت، صاحب خوف و خشیت، عاشق اعلیحضرت، بانی دعوت اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ اپنی مایہ ناز تصنیف فیضانِ سُنّت تخریج شدہ جلد اول کے صفحہ نمبر 431 پر 356 اولیائے کرام کی روایت نقل فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:

حضرتِ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، سرکارِ مدینہ

منورہ، سردارِ مکہ مکرمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کے تین سو بندے رُوئے زمین پر ایسے ہیں کہ ان کے دل حضرتِ سَیِّدُ نا آدم صَفِیُّ اللہ علٰی نَبِیِّنا وعَلَیہِ الصَّلوٰۃُ والسَّلا کے قلب اَطہر پر ہیں ۔اور چالیس کے دِل حضرت سَیِّدُ ناموسیٰ کلیم اللہ علٰی نَبِیِّنا وعَلَیہِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلام کے قلب اَطہر پر ہیں ۔اور سات کے دِل حضرت سَیِّدُ نا ابراہیم خلیل اللہ علٰی نَبِیِّنا وعَلَیہِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلام کے قلب اَطہر پر ہیں اور پانچ کے دل حضرتِ سَیِّدُ نا جبرائیل علٰی نَبِیِّنا وعَلَیہِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلام کے قلب اَطہر پر ہیں ۔اور تین کے دل حضرتِ سَیِّدُ نا میکائیل علٰی نَبِیِّنا وعلیہِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلام کے قلب اَطہر پر ہیں ۔ایک ان میں سے ایسا ہے جس کا دل حضرتِ سَیِّدُ نا اِسرافیل علٰی نَبِیِّنا وعَلَیہِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلام کے قلب اَطہر پر ہے ۔جب اِن میں سے ایک وفات پاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ تین میں سے ایک کو مقرر فرماتا ہے اور اگر تین میں سے کوئی ایک وفات پاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کی جگہ پانچ میں سے ایک کو اور اگر پانچ میں سے کوئی ایک وفات پاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کی جگہ سات میں سے ایک کو اور اگر سات میں سے کوئی ایک وفات پاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کی جگہ چالیس میں سے ایک کو اور اگر ان چالیس میں سے کوئی ایک وفات پاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ تین سو میں سے ایک کو اور اگر ان تین سو میں سے کوئی ایک وفات پاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کی جگہ عام لوگوں میں سے کسی کو مقرر فرماتا ہے ۔ اِن کے ذریعے (وسیلے) سے زِندگی اور موت ملتی، بارِش برستی، کھیتی اُگتی اور بلائیں دُور ہوتی ہیں حضرتِ سَیِّدُ نا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے استفسار کیا گیا، ان کے ذریعے کیسے زندگی اور موت ملتی ہے؟ فرمایا وہ اللہ تعالیٰ سے اُمت کی کثرت کا سوال کرتے ہیں تو اُمت کثیر ہو جاتی ہے اور ظالموں کے لئے بددعا کرتے ہیں تو اُن کی طاقت توڑ دی جاتی ہے

،لوگوں سے مختلف قسم کی بلائیں ٹال دی جاتی ہیں۔ (حلیۃ الاولیاء، ج ۱ص ۴۰، حدیث ۱۶)

رِجَالِیْ فِیْ ھَوَاجِرْ ھُمْ صِیَامٌ
وَفِیْ ظُلَمِ اللَّیَالِیْ کَالَّلاٰلِیْ

روزہ کی خوشبو

حضرتِ سَیّدُ نا امام قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ کے اُستاذِ حدیث حضرتِ سَیّدُ نا عبداللہ بن غالب حدانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبَّانی شہید کردیئے گئے۔ تدفین کے بعد ان کی قبر شریف کی مٹی سے مُشک کی خوشبو آتی تھی۔ کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا، ما صنعت؟ یعنی آپ کے ساتھ کیا مُعاملہ فرمایا گیا؟ کہا، اچھا معاملہ فرمایا گیا۔ پوچھا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو کہاں لے جایا گیا؟ کہا، جنت میں۔ پوچھا، کون سے عمل کے باعث؟ فرمایا، ایمانِ کامل تہجد اور گرمیوں کے روزوں کے سبب، پھر پوچھا، آپ کی قبر سے مُشک کی خوشبو کیوں آرہی ہے؟ تو جواب دیا، یہ میری تِلاوت اور روزوں میں پیاس کی خوشبو ہے۔

(حلیۃُ الاولیاء ج ۶ ص ۲۶۶ حدیث ۸۵۵۳)

مردِ کامل

پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت سیدنا عامر بن عبداللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما کے متعلق بتایا: حضرت سیدنا عامر بن عبداللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو بہت خشوع وخضوع سے نماز پڑھتے۔ شیطان ان کو بہکانے کے لئے سانپ کی شکل

میں آتا اور ان کے جسم سے لپٹ جاتا، پھر قمیص میں داخل ہو کر گریبان سے نکلتا، لیکن آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نہ تو اس سے خوفزدہ ہوتے، نہ ہی اسے دور کرتے بلکہ انتہائی خشوع خضوع سے اپنی نماز میں مگن رہتے۔

جب ان سے کہا جاتا: آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سانپ کو اپنے آپ سے دور کیوں نہیں کرتے؟ کیا آپ کو اس سے ڈر نہیں لگتا؟ تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے: مجھے اس بات سے حیاء آتی ہے کہ میں اللہ عزوجل کے علاوہ کسی اور سے ڈروں۔

پھر کسی کہنے والے نے کہا: آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جتنی محنت و مشقت کر رہے ہیں اس کے بغیر بھی تو جنت حاصل کی جاسکتی ہے اور اس کے بغیر بھی جہنم کی آگ سے بچا جاسکتا ہے۔ تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل کی قسم! میں تو خوب مجاہدات کروں گا اور دن رات اپنے رب عزوجل کی عبادت کروں گا۔ اگر نجات ہوگئی تو اللہ عزوجل کی رحمت سے ہوگی، اور خدانخواستہ جہنم میں گیا تو اپنی محنت و مشقت میں کمی کی وجہ سے جاؤں گا۔

پھر جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ زار و قطار رونے لگے۔ لوگوں نے پوچھا: حضور! آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اتنا کیوں رو رہے ہیں؟ کیا موت کا خوف آپ کو رلا رہا ہے؟ تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: میں کیوں نہ روؤں، کیا مجھ سے بھی زیادہ کوئی رونے کا حقدار ہے؟ خدا عزوجل کی قسم! میں نہ تو موت کے خوف سے رو رہا ہوں، نہ ہی اس بات پر کہ دنیا مجھ سے چھوٹ رہی ہے، بلکہ مجھے تو اس بات کا غم ہے کہ میری عبادت و ریاضت، راتوں کا قیام اور سخت گرمیوں کے روزے چھوٹ جائیں گے۔ پھر کہنے لگے: اے میرے پاک پروردگار عزوجل! دنیا میں غم ہی غم اور مصیبتیں ہی

مصیبتیں ہیں اور آخرت میں حساب وعذاب کی سختیاں پھر انسان کو آرام وسکون کیسے نصیب ہو؟

عیون الحکایات صفحہ ۴۹

وکل ولی اللہ لہ قدم وانی

علی قدم النبی بدر الکمالی

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ باطن کے حالات جان لیتے تھے:

حضرت شیخ ابومحمد الجونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک روز میں حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس وقت میں فاقہ کی حالت میں تھا اور میرے اہل وعیال نے بھی کئی دنوں سے کچھ نہیں کھایا تھا۔ میں نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو سلام عرض کیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سلام کا جواب دے کر فرمایا: اے الجونی! بھوک اللہ عزوجل کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے جس کو وہ دوست رکھتا ہے اس کو عطا فرما دیتا ہے۔

(قلائد الجواہر، ص ۵۷)

روشن ضمیری:

حضرت امام شیخ ابوالبقا مکبری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ایک روز حضرت سیدنا شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مجلس میں حاضر ہوا۔ میں پہلے کبھی حاضر نہ ہوا تھا اور نہ ہی کبھی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا کلام سنا تھا، میں نے دل میں کہا کہ

اس مجلس میں حاضر ہو کر اس عجمی کا کلام سنوں؟ جب میں مدرسہ میں داخل ہوا اور دیکھا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا کلام شروع ہے تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنا کلام موقوف فرما دیا اور فرمایا: اے آنکھوں اور دل کے اندھے! تو اس عجمی کے کلام کو کیا سنے گا؟ تو میں نہ رہ سکا یہاں تک کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے منبر کے قریب پہنچ گیا پھر میں نے اپنا سر کھولا اور بارگاہِ غوثیت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میں عرض کیا: یا حضرت! مجھے خرقہ پہنائیں۔ تو حضرت سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مجھے خرقہ پہنا کر ارشاد فرمایا: اے عبداللہ! اگر اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھے تمہارے انجام کی خبر نہ دی ہوتی تو تم ہلاک ہو جاتے۔

(بہجۃ الاسرار، ذکر علمہ وتسمیۃ بعض شیوخہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، ص ۲۱۱)

بیداری میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت:

ایک دن حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان فرما رہے تھے اور شیخ علی بن ہیتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کو نیند آ گئی حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے اہل مجلس سے فرمایا خاموش رہو اور آپ منبر سے نیچے اتر آئے اور شیخ علی بن ہیتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سامنے باادب کھڑے ہو گئے اور ان کی طرف دیکھتے رہے۔

جب شیخ علی بن ہیتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خواب سے بیدار ہوئے تو حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ان سے فرمایا کہ آپ نے خواب میں تاجدار مدینہ، راحت قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: میں اسی لئے باادب کھڑا ہو گیا تھا پھر آپ نے پوچھا کہ نبی پاک، صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو کیا نصیحت فرمائی؟ تو کہا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضری کو لازم کرلو۔ بعد ازیں لوگوں نے شیخ علی بن ہیتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے دریافت کیا کہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس فرمان کا کیا مطلب تھا کہ میں اسی لئے باادب کھڑا ہوگیا تھا۔ تو شیخ علی بن ہیتی علیہ رحمۃ اللہ الباری نے فرمایا: میں جو کچھ خواب میں دیکھ رہا تھا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس کو بیداری میں دیکھ رہے تھے۔

(بہجۃ الاسرار ذکر فصول من کلامہ مرصعا بشی من عجائب، ص ۵۸)

سیدی اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مجدد دین وملت، حامی سنت، ماحی شرک و بدعت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاوی رضویہ شریف میں ارشاد فرماتے ہیں۔

فاضل عبدالقادر قادری بن شیخ محی الدین اربلی، تفریح الخاطر فی مناقب الشیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں لکھتے ہیں کہ جامع شریعت وحقیقت شیخ رشید بن محمد جنیدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کتاب حرز العاشقین میں فرماتے ہیں

یعنی شب معراج جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام خدمت اقدس حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں براق حاضر لائے کہ چمکتی اُچک لے جانیوالی بجلی سے زیادہ شتاب رو تھا۔ اور اس کے پاؤں کا نعل آنکھوں میں چکا چوند ڈالنے والا ہلال اور اس کی کیلیں جیسے روشن تارے۔ حضور پُرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سواری کے لئے اسے قرار وسکون نہ ہوا۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے سبب پوچھا: بولا: میری جان حضور کی خاکِ نعل پر قربان، میری آرزو یہ ہے کہ حضور مجھ سے وعدہ فرمالیں کہ روز قیامت مجھی پر سوار ہو کر جنت میں تشریف لے جائیں۔ حضور معلّٰی صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ نے فرمایا: ایسا ہی ہوگا۔ براق نے

عرض کی: میں چاہتا ہوں حضور میری گردن پر دست مبارک لگا دیں کہ وہ روز قیامت میرے لیے علامت ہو۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے قبول فرمالیا۔ دست اقدس لگتے ہی براق کو وہ فرحت وشادمانی ہوئی کہ روح اس مقدار جسم میں نہ سمائی اور طرب سے پھول کر چالیس ہاتھ اونچا ہوگیا۔ حضور پرنور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو ایک حکمت نہانی ازلی کے باعث ایک لحظہ سواری میں توقف ہوا کہ حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کی روح مطہر نے حاضر ہو کر عرض کی: اے میرے آقا! حضور اپنا قدم پاک میری گردن پر رکھ کر سوار ہوں۔ سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کی گردن مبارک پر قدم اقدس رکھ کر سوار ہوئے اور ارشاد فرمایا: "میرا قدم تیری گردن پر اور تیرا قدم تمام اولیاء اللہ کی گردنوں پر۔

(تفریح الخاطر فی مناقب الشیخ عبد القادر المنقبۃ الاولی سنی دار الاشاعت علویہ رضویہ فیصل آباد ص ۲۴،۲۵)

اس کے بعد فاضل عبد القادر اربلی فرماتے ہیں:

یعنی اے برادر! بچ اور ڈر اس سے کہ کہیں تُو انکار کر بیٹھے اور شعب معراج حضور غوث پاک رضی اللہ تعالٰی عنہ کی حاضری پر تعجب کرے کہ یہ امر تو صحیح حدیثوں میں اوروں کے لئے وارد ہوا ہے۔ مثلاً حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے آسمانوں میں ارواح انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو ملاحظہ فرمایا، اور جنت میں بلال رضی اللہ تعالٰی عنہ کو دیکھا اور مقعد صدق میں اویس قرنی اور بہشت میں زوجہ ابوطلحہ کو اور جنت میں غمیصاء بنت ملحان کی پہچل سنی۔ جیسا کہ ہم اس سے قبل ذکر کر چکے ہیں۔

(فتاوی رضویہ شریف جلد ۲۸ صفحہ ۴۰۶)

نقشِ قدم

حضرت شیخ محی الدین ابن عربی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ہر ولی کسی نہ کسی نبی علیہ السلام کے نقشِ قدم پر ہوتا ہے جیسے حضرت محبوب سبحانی سید قطب ربانی سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے میں بدرِ کامل نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے قدمِ مبارک پر ہوں

اِسی طرح حالتِ جذب والے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نقشِ قدم پر ہیں۔ مجذوب کو جذب کی کیفیت اللہ تعالیٰ کے قرب کے ذریعے حاصل ہوتی ہے یعنی مجذوب وہ شخص ہے جو اللہ عزَّ وجلَّ کی محبت میں گم ہو کر رہ جاتا ہے۔

عظمتِ مجاذیب

کتابوں میں اَولیاء کرام کے تذکرہ کے ساتھ ساتھ مجاذیب کا ذکرِ خیر بھی ملتا ہے۔ ا ن کی تقلید نہیں کی جا سکتی لیکن ان کی عظمت و رِفعت کو صوفیاء کرام نے تسلیم کیا ہے۔
علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی علیہ الرحمۃ نے مجذوب کی عظمت کو ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے، بخاری شریف کی ایک حدیث ہے کہ جس کے مصداق مجذوب اولیاء ہیں۔
حضور اکرم، نورِ مجسّم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ بہت سے ایسے لوگ ہیں جن کے بال اُلجھے ہوئے اور گرد وغبار میں اَٹے ہوئے ہوتے ہیں۔ ایسے خستہ حال ہوتے ہیں کہ اگر وہ لوگوں کے دروازوں پر جائیں تو لوگ حقارت سے انہیں دھکا دے

کرنکال دیں۔لیکن خدا کے دربار میں ان کی مَحبوبیت کا یہ عالم ہے کہ اگر وہ کسی بات کی قسم کھالیں تو پروردگارِ عالم عَزَّ وَجَلَّ ضرور ضرور اُن کی قسم پوری فرمادیتا ہے اور اُن کے منہ سے جو بات نکلتی ہے وہ پوری ہو کر رہتی ہے۔

(مشکاۃ المصابیح،کتاب الرقاق،باب فضل الفقراء،رقم ۵۲۳۱،ج ۳،ص ۱۱۸)

نبی ھاشمی مکی حجازی

ھو جدی به نلت الموالی

محبوبِ سبحانی قطبِ ربانی ، شاہبازِ لامکانی محبوبِ سبحانی،قطبِ ربانی،غوث صمدانی ، شاہبازِ لامکانی ، پیرِ پیراں ، میرِ میراں، شیخ عالم،غوث اعظم،غوث الثقلین ، امام الطائفتین ،سلطان الاولیاء، شاہِ اصفیاء محی الدین سیدنا عبدالقادر جیلانی الحسنی والحسینی کو رب ذوالجلال نے بے پایاں شان عطا فرمائی ہے اور اولیائے کرام میں آپکو وہ مقام اور مرتبہ عطا فرمایا ہے جو انبیاء کرام اور رسل عظام میں حضور خاتم النبیین کا ہے

غوث اعظم درمیانِ اولیا

چوں محمد درمیانِ انبیاء

حضرت غوث نجیب الطرفین سید ہیں اور یہ بات اس تواتر سے صحیح ثابت ہے کہ اس میں کسی طرح کا اختلاف و نزاع نہیں اس لیے اگر کوئی حاسد و متعصب انکار کرے تو یہی کہنا کافی ہے۔

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم

چشمہ آفتاب راچہ گناہ

حضرت مولانا جامی اپنی کتاب "نفحات الانس من حضرات القدس" میں تحریر فرماتے ہیں ۔"سیدنا شیخ عبدالقادر ثابت النسب سید ہیں ۔جامع حسب ونسب ہیں ۔والد بزرگوار کی طرف سے حسنی اور والدہ کی نسبت سے حسینی ہیں"۔

سلسلہء نسب یوں ہے، سید محی الدین ابومحمد عبدالقادر بن سید ابو صالح موسیٰ جنگی دوست بن سید ابوعبداللہ بن سید یحییٰ بن سید محمد بن سید داوٗد بن سید موسیٰ ثانی بن سید عبداللہ بن سید موسیٰ جون بن سید عبداللہ محض بن سید امام حسن مثنیٰ بن سید امام حسن بن سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی والدہ ماجدہ کی نسبت سے حسینی سید ہیں۔

(بہجۃ الاسرار، معدن الانوار، ذکر نسبہ، ص 171)

مریدی لاتخف واش فانی

عزوم قاتل عند القتال

مریدوں سے محبت

حضور سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: اِنَّ یَدِیْ عَلٰی مُرِیْدِیْ کَالسَّمَآءِ عَلَی الْاَرْضِ یعنی بے شک میرا ہاتھ میرے مرید پر ایسا ہے جیسے زمین پر آسمان ہے

(بہجۃ الاسرار، ذکر فضل اصحابہ وبشراہم، ص ۱۹۳)

اور فرماتے ہیں:

اِنْ لَّمْ یَکُنْ مُرِیْدِیْ جَیِّدًا فَاَنَا جَیِّدٌ یعنی اگر میرا مرید عمدہ نہیں تو کیا ہوا میں (یعنی اس کا آقا عبدالقادر) تو اچھا ہوں ۔(المرجع السابق)

خدا کے فضل سے ہم پر ہے سایہ غوث اعظم کا

قصیدۂ غوثیہ مع اُردو ترجمۂ منظوم

از:۔ حضرت علامہ شمس الحسن شمس بریلوی مرحوم

ساغر بھرے ہیں عشق نے بزم وصال کے ۔۔۔ لا جس قدر بھی خم ہیں شراب وجمال کے

ساغر بھرے ہوئے مری جانب رواں ہوئے ۔۔۔ میں ہوں میان حلقہ یارانِ حال کے

آواز دے رہا ہوں کہ اقطاب دہر آؤ ۔۔۔ خواہاں ہو تم اگر ابھی اصلاح حال کے

ہمت کرو بڑھو چلے آؤ، اٹھاؤ جام ۔۔۔ یہ خُم پہ خُم بھرے ہیں شراب وصال کے

میری بچی شراب تو پی تم نے دوستو! ۔۔۔ لیکن ابھی تو دور ہیں زینے وصال کے

تم سب کا بھی بلند اگرچہ مقام ہے ۔۔۔ شایاں نہیں ہو تم مری شانِ کمال کے

میں تو غریق جلوۂ حسن قدیم ہوں ۔۔۔ کافی کرم ہیں مجھ کو مرے ذوالجلال کے

ہوں جرہ باز سارے شیوخانِ دہر کا ۔۔۔ کس کو ملے ہیں اوج یہ فضل وکمال کے

پہنے ہوئے ہوں عزم وعزیمت کی خلعتیں ۔۔۔ کتنے ہی تاج ہیں مرے سر پر کمال کے

راز قدیم سے مجھے آگاہ کر دیا... ۔۔۔ مجھ پر عطائیں کی ہیں عوض ہر سوال کے

والی بنایا ہے مجھے اقطاب دہر کا ۔۔۔ نافذ ہے میرا حکم اب ہر اک کے حال کے

پانی سمندروں میں نہ باقی رہے کہیں ۔۔۔ میں ان پہ کھول دوں جو رموز اپنے حال کے

ہو جائے ان پہ فاش میرا رازِ عشق گر ۔۔۔ ہو جائیں ریزہ ریزہ یہ تودے جبال کے

میں گر کروں بیان محبت کی داستاں ۔۔۔ ہو جائے آگ سرد بغیر اشتعال کے

ہمیں دونوں جہاں میں ہے سہارا غوث اعظم کا
مریدی لاتخف کہہ کر تسلی دی غلاموں کو
قیامت تک رہے بے خوف بندہ غوث اعظم کا

انا الجیلی محیی الدین اسمی
واعلامی علی رُءس الجبالی

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بشارت:

جن مشائخ نے حضرت سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی قطبیت کے مرتبہ کی گواہی دی ہے روضۃ النواظر اور نزہۃ الخواطر میں صاحب کتاب ان مشائخ کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں: آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے پہلے اللہ عزوجل کے اولیاء میں سے کوئی بھی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا منکر نہ تھا بلکہ انہوں نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی آمد کی بشارت دی، چنانچہ حضرت سیدنا حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے زمانہ مبارک سے لے کر حضرت شیخ محی الدین سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے زمانہ مبارک تک تفصیل سے خبر دی کہ جتنے بھی اللہ عزوجل کے اولیاء گزرے ہیں سب نے شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خبر دی ہے۔ (سیرت غوث الثقلین، ص ۵۸)

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بشارت:

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ مجھے عالم غیب سے معلوم ہوا ہے کہ پانچویں صدی کے وسط میں سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اولادِ اطہار میں سے

ایک قطب عالم ہوگا، جن کا لقب محی الدین اور اسم مبارک سید عبدالقادر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہے اور وہ غوث اعظم ہوگا اور جیلان میں پیدائش ہوگی ان کو خاتم النبیین، رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اولادِ اطہار میں سے ائمہ کرام اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کے علاوہ اولین و آخرین کے ہر ولی اور ولیہ کی گردن پر میرا قدم ہے۔ کہنے کا حکم ہوگا۔

(سیرت غوث الثقلین ص ۵۷)

شیخ الشیوخ شہاب الحق والدین عمر سہروردی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سردار سلسلہ سہروردیہ نے خبر دی کہ مجھ علم کلام کا بہت شوق تھا، میں نے اس کی کتابیں از بر حفظ کر لی تھیں اور اس میں خوب ماہر ہوگیا تھا میرے عم مکرم پیر معظم حضرت سیدی نجیب الدین عبدالقاہر سہروردی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھ کو منع فرماتے تھے اور میں باز نہ آتا تھا ایک روز مجھے ساتھ لے کر بارگاہ غوثیت پناہ میں حاضر ہوئے، راہ میں مجھ سے فرمایا: اے عمر! ہم اس وقت اس کے حضور حاضر ہونے کو ہیں جس کا دل اللہ تعالیٰ کی طرف سے خبر دیتا ہے دیکھو ان کے سامنے باحتیاط حاضر ہونا کہ ان کے دیدار سے برکت پاؤ۔

جب ہم حاضر بارگاہ ہوئے میرے پیر نے حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی: اے میرے آقا! یہ میرا بھتیجا علم کلام میں آلودہ ہے میں منع کرتا ہوں، نہیں مانتا، حضور نے مجھ سے فرمایا: اے عمر! تم نے علم کلام میں کون سی کتاب حفظ کی ہے؟ میں نے عرض کی: فلاں فلاں کتابیں۔

فامر یدہ علی صدری فواللہ مانزعہا وانا احفظ

من تلک الکتب لفظۃ وانسائی اللہ جمیع مسائلہا ولکن

وفر الله فی صدری العلم اللدنی فی الوقت العاجل فقمت من بین یدیه و انا انطق بالحکمة وقال لی یاعمر انت اخر المشهورین بالعراق، قال وکان الشیخ عبدالقادر رضی الله تعالی عنه سلطان الطریق والتصرف فی الوجود علی التحقیق۔

حضور نے دست مبارک میرے سینے پر پھیرا، خدا تعالیٰ کی قسم! ہاتھ ہٹانے نہ پائے تھے کہ مجھے ان کتابوں سے ایک لفظ بھی یاد نہ رہا، اوران کے تمام مطالب اللہ تعالیٰ نے مجھے بھلا دے ے، ہاں! اللہ تعالیٰ نے میرے سینے میں فوراً علم لدنی بھر دیا، تو میں حضور کے پاس سے علم الٰہی کا گویا ہو کر اٹھا، اور حضور نے مجھ سے فرمایا ملک عراق میں سب سے پہلے نامور تم ہو گئے یعنی تمہارے بعد عراق بھر میں کوئی اس درجہ شہرت کو نہ پہنچے گا، اس کے بعد امام شیخ الشیوخ سہروردی فرماتے ہیں حضرت شیخ عبدالقادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بادشاہ طریق ہیں اور تمام عالم میں یقیناً تصرف فرمانے والے رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

پھر امام مذکور بسند خود حضرت شیخ نجم الدین تفلیسی رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت فرماتے ہیں میرے شیخ حضرت شیخ الشیوخ نے مجھے بغداد مقدس میں چلے میں بٹھایا تھا، چالیسویں روز میں واقعہ میں کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت شیخ الشیوخ ایک بلند پہاڑ پر تشریف فرما ہیں اوران کے پاس بکثرت جواہر ہیں اور پہاڑ کے نیچے انبوہ کثیر جمع ہے حضرت شیخ پیمانے بھر بھر کروہ جواہر خلق پر پھینکتے ہیں اور لوگ لوٹ رہے ہیں جب جواہر کمی پر آتے ہیں خود بخود بڑھ جاتے ہیں گویا چشمے سے ابل رہے ہیں۔ دن ختم کر کے میں خلوت سے باہر نکلا اور

حضرت شیخ الشیوخ کی خدمت میں حاضر ہوا کہ جو دیکھا تھا عرض کرو۔ میں کہنے نہ پایا تھا کہ حضرت شیخ نے فرمایا: جوتم نے دیکھا وہ حق ہے۔اور اس جیسے کتنے ہی، یعنی صرف اپنے ہی جواہر نہیں جوتم نے دیکھے، بلکہ اتنے اتنے اور بہت سے ہیں، یہ وہ جواہر ہیں کہ حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے علم کلام کے بدلے میرے سینے میں بھر دئے ہیں، رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

(بہجۃ الاسرار ذکر فصول من کلامہ مرصعا بشیئ الخ مصطفی البابی مصر ص ۳۲و ۳۳)

انا الحسنی والمخدع مقامی

واقدامی علی عنق الرجال

بہجۃ ال اسرار شریف میں حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول کہ میں لوگوں کے حالات سے علیحدہ ہوں میں ان کی عقلوں سے علیحدہ ہوں تمام مردان خدا جب تقدیر تک پہنچتے ہیں تو رک جاتے ہیں مگر میں وہاں تک پہنچتا ہوں اور میرے لئے ایک کھڑکی کھل جاتی ہے اس میں داخل ہوتا ہوں اور تقدیرات حق سے حق کے ساتھ حق کیلئے منازعت کرتا ہوں اسی مقام کو مخدع کہتے ہیں۔

قصیدہ غوثیہ میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:

أنا الحَسَنِیُّ والمخدع مَقامِی

وأقدامِی علی عُنُقِ الرِّجال

میں حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہوں اور بڑا مرتبہ ہے میرا۔اور میرے قدم تمام اولیاء کی گردنوں پر ہیں۔

میرا یہ قدم ہر ولی کی گردن پر ہے:

حافظ ابوالعز عبدالمغیث بن ابوحرب البغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ بغداد میں حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رباط حلبہ میں حاضر تھے اس وقت ان کی مجلس میں عراق کے اکثر مشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ محاضر تھے۔ اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان سب حضرات کے سامنے وعظ فرما رہے تھے کہ اسی وقت آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ یعنی میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے۔ یہ سن کر حضرت سیدنا شیخ علی بن الہیتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اٹھے اور منبر شریف کے پاس جا کر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قدم مبارک اپنی گردن پر رکھ لیا۔ بعد ازیں (یعنی ان کے بعد) تمام حاضرین نے آگے بڑھ کر اپنی گردنیں جھکا دیں۔

(بہجۃ الاسرار، ذکر من حضر من المشائخ...الخ، ۲۱، ملخصاً)

خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ:

جس وقت حضور سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بغداد مقدس میں ارشاد فرمایا: قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ یعنی میرا یہ قدم اللہ عزوجل کے ہر ولی کی گردن پر ہے۔ تو اس وقت خواجہ غریب نواز سیدنا معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی جوانی کے دنوں میں ملک خراسان کے دامن کوہ میں عبادت کرتے تھے وہاں بغداد شریف میں ارشاد ہوتا ہے اور یہاں غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنا سر جھکایا اور اتنا جھکایا کہ سر مبارک زمین تک پہنچا اور فرمایا: بَلْ قَدَمَاکَ عَلٰی رَاْسِیْ وَعَیْنِیْ بلکہ آپ کے دونوں قدم

میرے سر پر ہیں اور میری آنکھوں پر ہیں۔

(سیرت غوث الثقلین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، ص ۸۹)

معلوم ہوا کہ حضور غریب نواز قدس سرہ العالی سلطان الہند ہوئے اور یہاں تمام اولیائے عہد و مابعد آپ کے محکوم اور حضور غوث پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ان پر سلطان کی طرح حاکم ٹھہرے۔

نہ کیوں کر سلطنت دونوں جہاں کی ان کو حاصل ہو
سروں پر اپنے لیتے ہیں جو تلوا غوث اعظم کا

شیخ احمد رفاعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ:

جب حضرت سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللہِ فرمایا تو شیخ احمد رفاعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی گردن کو جھکا کر عرض کیا: عَلٰی رَقَبَتِیْ یعنی میری گردن پر بھی آپ کا قدم ہے۔ حاضرین نے عرض کیا: حضور والا! آپ یہ کیا فرما رہے ہیں؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس وقت بغداد میں حضرت شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ النورانی نے قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللہِ کا اعلان فرمایا ہے اور میں نے گردن جھکا کر تعمیل ارشاد کی ہے۔

(بہجۃ الاسرار، ذکر من حنا راسہ من المشائخ عند ما قال ذلک، ص ۳۳)

سروں پر لیتے ہیں جسے تاج والے
تمہارا قدم ہے وہ یا غوث اعظم

خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ:

جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے حضورِ غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے قول: قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ کے متعلق دریافت کیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا: بَلْ عَلٰی عَیْنِیْ یعنی گردن تو درکنار آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قدم مبارک تو میری آنکھوں پر ہے۔

(تفریح الخاطر ص ۲۰)

شیخ ماجد الکردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ ارشاد فرمایا تھا تو اس وقت کوئی اللہ عزوجل کا ولی زمین پر ایسا نہ تھا کہ جس نے تواضع کرتے ہوئے اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اعلیٰ مرتبے کا اعتراف کرتے ہوئے گردن نہ جھکائی ہو تمام دنیائے عالم کے صالح جنات کے وفد آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دروازے پر حاضر تھے اور سب کے سب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دستِ مبارک پر تائب ہو کر واپس پلٹے۔

(بہجۃ الاسرار، ذکر اخبار المشائخ بالکشف عن ہیئۃ الحال... ص ۲۵)

سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تصدیق:

شیخ خلیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سرور کائنات، فخر موجودات، باعث تخلیق کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور عرض کیا کہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ

تعالیٰ علیہ نے قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ کا اعلان فرمایا ہے۔تو سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صَدَقَ الشَّیْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ فَکَیْفَ لَا وَھُوَ الْقُطْبُ وَاَنَا اَرْعَاہُ یعنی شیخ عبد القادر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سچ کہا ہے اور یہ کیوں نہ کہتے جب کہ وہ قطب زمانہ اور میری زیر نگرانی ہیں۔(المرجع السابق ص ۲۷)

شیخ حیات بن قیس الحرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ:

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ۳ رمضان المبارک ۵۷۹ء میں جامع مسجد میں ارشاد فرمایا کہ جب حضور پرنور غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ کا اعلان فرمایا تو اللہ عزوجل نے تمام اولیاء اللہ کے دلوں کو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ارشاد کی تعمیل پر گردنیں جھکانے کی برکت سے منور فرمادیا اور ان کے علوم اور حال و احوال میں اسی برکت سے زیادتی اور ترقی عطا فرمائی۔

(بہجۃ الاسرار، ذکر من حنا راسہ من المشایخ عند ما قال ذلک، ص ۳۰)

وعبد القادر المشهور اسمی

وجدّی صاحب عین الکمالی

اولیائے کرام حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے سچے نائب ہیں۔اللہ تعالیٰ نے اولیائے کرام کو بہت بڑی طاقت اور عالم میں ان کو تصرفات کے اختیارات عطا فرمائے ہیں۔اور بہت سے غیب کے علوم ان پر منکشف ہوتے ہیں۔یہاں تک کہ بعض اولیاء کو اللہ تعالیٰ لوح محفوظ کے علوم پر بھی مطلع فرمادیتا ہے۔لیکن اولیاء کو یہ سارے کمالات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے واسطہ سے حاصل ہوتے ہیں۔

مفسّرِ شہیر، خلیفۂ اعلیٰ حضرت، صدر الافاضل سیّد محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ

اللہ الہادی تفسیر خزائن العرفان میں آیتِ مبارکہ

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ

کے تحت فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کا اپنے حبیب صلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلَّم سے یہ وعدۂ کریمہ ان نعمتوں کو بھی شامل ہے جو آپ کو دُنیا میں عطا فرمائیں۔ کمالِ نفس اور علومِ اوّلین و آخرین اور ظہورِ امر اور اعلائے دین اور وہ فتوحات جو عہدِ مبارک میں ہوئیں اور عہدِ صحابہ میں ہوئیں اور تا قیامت مسلمانوں کو ہوتی رہیں گی اور دعوت کا عام ہونا اور اسلام کا مشارق و مغارب میں پھیل جانا اور آپ کی اُمت کا بہترین امم ہونا اور آپ کے وہ کرامات و کمالات جن کا اللہ ہی عالم ہے اور آخرت کی عزت و تکریم کو بھی شامل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو شفاعتِ عامہ و خاصہ اور مقامِ محمود وغیرہ جلیل نعمتیں عطا فرمائیں۔ مسلم شریف کی حدیث میں ہے نبی کریم صلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلَّم نے دونوں دستِ مبارک اُٹھا کر اُمت کے حق میں رو کر دُعا فرمائی اور عرض کیا: اَللّٰھُمَّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ۔ اللہ تعالیٰ نے جبریل کو حکم دیا کہ محمد (مصطفی صلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلَّم) خدمت جا کر دریافت کرو، رونے کا کیا سبب ہے باوجود یہ کہ اللہ تعالیٰ دانا ہے۔ جبریل نے حسبِ حکم حاضر ہو کر دریافت کیا۔ سیّدِ عالم صلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلَّم نے انہیں تمام حال بتایا اور غمِ اُمت کا اظہار فرمایا، جبریل امین نے بارگاہ الٰہی میں عرض کیا کہ تیرے حبیب یہ فرماتے ہیں باوجود یہ کہ وہ خوب جاننے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جبریل کو حکم دیا، جاؤ اور میرے حبیب (صلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلَّم) سے کہو کہ ہم آپ کو آپ کی اُمت کے بارے میں عنقریب راضی کریں گے اور آپ کو گراں خاطر نہ ہونے دیں گے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی سیّدِ عالم صلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلَّم نے فرمایا کہ جب تک میرا ایک اُمتی بھی دوزخ میں رہے

یں راضی نہ ہوں گا۔ آیت کریمہ صاف دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ وہی کریگا جس میں رسول راضی ہوں اور احادیث شفاعت سے ثابت ہے کہ رسول صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی رضا اسی میں ہے کہ سب گنہگارانِ اُمت بخش دیئے جائیں۔ تو آیت و احادیث سے قطعی طور پر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ حضور صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی شفاعت مقبول اور حسب مرضیٔ مبارک گنہگارانِ اُمت بخشے جائیں گے۔ سبحان اللہ! کیا رُتبہ عُلیا ہے کہ جس پروردگار کو راضی کرنے کے لئے تمام مقربین تکلیفیں برداشت کرتے اور محنتیں اُٹھاتے ہیں وہ اس حبیب اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کو راضی کرنے کے لئے عطا عام کرتا ہے۔

تقبلنی ولا تزدو سوالی　　سیدی انظر بحالی

(۲۰)

درود غوثیہ

تفصیل کے لئے دیکھئے دُرودِ پاک کے فضائل اور درود غوثیہ (۱) کتاب کے شروع میں

منقبت در شان حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ

از:۔ استاذ زمن علامہ حسن رضا قادری برکاتی بریلوی علیہ الرحمہ

اسیروں کے مشکل کشا غوث اعظم
فقیروں کے حاجت روا غوث اعظم

ترے ہاتھ میں ہاتھ میں نے دیا ہے
ترے ہاتھ ہے لاج یا غوث اعظم

تمہیں دکھ سنو اپنے آفت زدوں کا
تمہیں درد کی ہو دوا غوث اعظم

بھنور میں پھنسا ہے ہمارا سفینہ
بچا غوث اعظم بچا غوث اعظم
جو دکھ بھر رہا ہوں جو غم سہ رہا ہوں
کہوں کس سے تیرے سوا غوث اعظم

کیا غور جب گیارہویں بارہویں میں

معما یہ ہم پر کھلا غوث اعظم

مشائخ جہاں آئیں بہر گدائی
وہ ہے تیری دولت سراغوث اعظم

میری مشکلوں کو بھی آسان کردے
کہ ہیں آپ مشکل کشا غوث اعظم

وہاں سر جھکاتے ہیں سب اونچے اونچے
جہاں ہے تیرا نقش پا غوث اعظم

مجھے پھیر میں نفس کافر نے ڈالا
بتا جائے راستا غوث اعظم

مجھے اپنی الفت میں ایسا گمادے
نہ پاؤں پھر اپنا پتا غوث اعظم

بچالے گلاموں کو مجبوریوں سے

کہ تو عبد قادر ہے یا غوث اعظم

دکھادے ذرا مہر رخ کی تجلی
کہ چھائی ہے غم کی گھٹا غوث اعظم

سروں پر جسے لیتے ہیں تاج والے
تمہارا قدم ہے وہیا غوث اعظم

اُدھر میں پیا موری ڈولت ہے نیا
کھوں کا سے اپنی بتھا غوث اعظم

بپت میں کٹی موری سگری عمر یا
کرو موپہ اپنی دَیا غوث اعظم

کہے کس سے جاکر حسن اپنے دل کی
سنے کون تیرے سوا غوث اعظم

از:۔امام اھل سنت اعلی حضرت امام احمد ارضا قادری برکاتی قدس

سرہ

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا
اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا

سر بھلا کیا کوئی جانے کہ ہے کیسا تیرا
اولیا ملتے ہیں آنکھیں وہ ہے تلوا تیرا

کیا دبے جس پہ حمایت کا ہو پنجہ تیرا
شیر کو خطرے میں لاتا نہیں کتا تیرا

تو حسینی حسنی کیوں نہ محی الدیں ہو
اے خضر مجمع بحرین ہے چشمہ تیرا

قسمیں دے دے کے کھلاتا ہے پلاتا ہے تجھے
پیارا اللہ ترا چاہنے والا تیرا

مصطفی کے تن بے سایہ کا سایہ دیکھا
جس نے دیکھا مری جان جلوہ زیبا تیرا

ابن زہرا کو مبارک ہو عروس قدرت
قدری پائیں تصدق مرے دولھا تیرا

کیوں نہ قاسم ہو کہ تو ابن ابی القاسم ہے
کیوں نہ قادر ہو کہ مختار ہے بابا تیرا

بحر و بر، شہر و قری، سہل و حزن دشت و چمن
کون سے چک پہ پہنچتا نہیں دعوی تیرا

حسن نیت ہو خطا پھر کبھی کرتا ہی نہیں
آزمایا ہے یگانہ ہے دوگانہ تیرا

جان تو جاتے ہی جائے گی قیامت یہ ہے
کہ یہاں مرنے پہ ٹھہرا ہے نظارہ تیرا

تجھ سے دردر سے سگ اور سگ سے ہے مجھکو نسبت
میری گردن میں بھی ہے دور کا ڈورا تیرا

اس نشا نی کے جو سگ ہیں نہیں مار ے جا تے
حشر تک میرے گلے میں رہے پٹا تیرا

میری قسمت کی قسم کھا ئیں سگان بغدا د
ہند میں بھی ہوں تو دیتا رہوں پہرا تیر ا

تیری عزت کے نثا راے مرے غیرت والے
آہ صد آہ کہ یو ں خوار ہو بَردا تیرا

بد سہی، چور سہی، مجرم ونا کا رہ سہی
اے وہ کیسا ہی سہی ہے تو کر یما تیرا

مجھ کو ر سوا بھی اگر کو ئی کہے گا تو یوں ہی
کہ وہی نا وہ رضا بندہ رسوا تیرا

ہیں رضا یو نہ بلک تو نہیں جید تو نہ ہو
سید جید ہر .دہر ہے مو لا تیرا

فخر آقا میں رضا اور بھی اک نظم رفیع
چل لکھا لائیں ثنا خوانوں میں چہرا تیرا

از:۔امام اھل سنت اعلی حضرت امام احمد رضا قادری برکاتی قدس سرہ

تو ہے وہ غوث کہ ہر غوث ہے شیدا تیرا
تو ہے وہ غیث کہ ہر غیث ہے پیاسا تیرا

سورج اگلوں کے چمکتے تھے چمک کر ڈوبے
افق نور پہ ہے مہر ہمیشہ تیرا

مرغ سب بولتے ہیں بول کے چپ رہتے ہیں
ہاں اصیل ایک نوا سنج رہے گا تیرا

جو ولی قبل تھے یا بعد ہوئے یا ہوں گے
سب ادب رکھتے ہیں دل میں میرے آقا تیرا

بقسم کہتے ہیں شاہان صیفین وحیم
کہ ہوا ہے نہ ولی ہو کوئی ہمتا تیرا

تجھ سے اور د ہر کے اقطاب سے نسبت کیسی
قطب خود کو ن ہے خاد م ترا چیلا تیرا

سا رے اقطا ب جہاں کر تے ہیں کعبے کا طواف
کعبہ کرتا ہے طواف در والا تیرا

اور پر وا نے ہیں جو ہو تے ہیں کعبہ پہ نثار
شمع اک تو ہے کہ پروانہ ہے کعبہ تیرا

تو ہے نو شا ہ براتی ہے یہ سا را گلزار
لا ئی ہے فصل سمن گوندھ کے سہرا تیرا

صف ہر شجرہ میں ہو تی ہے سلا می تیر ی
شا خیں جھک جھک کے بجا لا تی ہیں مجرا تیرا

کس گلستا ں کو نہیں فصل بہار ی سے نیا ز
کو ن سے سلسلہ میں فیض نہ آیا تیرا

را ج کس شہر میں کر تے نہیں تیرے خدّام
باج کس نہر سے لیتا نہیں دریا تیرا

مزر ع چشت و بخا را و عراق و اجمیر
کو ن سی کشت پہ بر سا نہیں جھا لا تیر ا

اور محبوب ہیں ہاں پر سبھی یکساں تو نہیں
یوں تو محبوب ہے ہر چانے وا لا تیرا

اس کو سو فرد سراپا بفرا غت اوڑھیں
تنگ ہو کر جو اتر نے کو ہو نیما تیرا

گر دنیں جھک گئیں سر بچھ گئے دل لوٹ گئے
کشف سا ق آج کہاں یہ تو قدم تھا تیرا

تاج فرق عر فا کس کے قدم کو کہیے
سر جسے با ج دیں وہ پاؤں ہے کس کا تیرا

سکر کے جوش میں جو ہیں وہ تجھے کیا جانیں
خضر کے ہوش سے پوچھے کوئی رتبہ تیرا

وہ تو چھوٹا ہی کہا چاہیں کہ ہیں زیر حضیض
اور ہر اوج سے اونچا ہے ستارہ تیرا

دل اعداء کو رضا تیز نمک کی دھن ہے
اک ذرا اور چھڑکتا رہے خامہ تیرا

در منافحت اعداء واستعانت از آقا رضی اللہ تعالیٰ عنہ
از:۔امام اھل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری برکاتی قدس سرہ
الامان قہر ہے اے غوث وہ تیکھا تیرا
مر کے بھی چین سے سوتا نہیں مارا تیرا

بادلوں سے کہیں رکتی ہے کڑکتی بجلی
ڈھالیں چھنٹ جاتی ہیں اٹھتا ہے جو تیغا تیرا

عکس کا دیکھ کے منہ اور بھپر جاتا ہے
چار آئینہ کے بل کا نہیں نیزا تیرا

کوہ سر مکھ ہو تو اک وار میں دو پرکالے
ہاتھ پڑتا ہی نہیں بھول کے اوچھا تیرا

اس پہ یہ قہر کہ اب چند مخالف تیرے
چاہتے ہیں کہ گھٹا دیں کہیں پایہ تیرا

عقل ہوتی تو خدا سے نہ لڑائی لیتے
یہ گھٹائیں اسے منظور بڑھانا تیرا

ورفعنا لک ذکرک کا ہے سایہ تجھ پر
بول بالا ہے ترا ذکر ہے اونچا تیرا

مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائیں گے اعدا تیرا
نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا

تو گھٹائے سے کسی کے نہ گھٹا ہے نہ گھٹے
جب بڑھائے تجھے اللہ تعالی تیرا

سم قاتل ہے خدا کی قسم ان کا انکار
منکر فضل حضور آہ یہ لکھا تیرا

میرے سیاف کے خنجر سے تجھے باک نہیں
چیر کر دیکھے کوئی آہ کلیجا تیرا

تاج الفحول علامہ شاہ عبد القادر قادری بدایونی قدس سرہ
تمہارا ذکر ہے کیا خوب محبوب سبحانی
کہ ہر مومن کو ہے مرغوب یا محبوب سبحانی

شہا مخدوم تو ہے اور باقی اولیا خادم
وہ ہوں سالک دیا مجذوب یا محبوب سبحانی

تیرے تقدیم کہ اثبات میں جس نے کہ کی تاخیر
کمال اس کا ہوا مسلوب یا محبوب سبحانی

مناصب ہیں ولایت کے تیرے قبضہ میں کر دے تو
جسے چاہے اسے منصوب یا محبوب سبحانی

اگر رند جہاں پر ایک نظر بھی تری پڑ جاوے
وہ ہو خوش وضع ،خوش اسلوب یا محبوب سبحانی

ہوا ہے تجربہ سب دور اس کا رنج و کربت ہو
پکارے جب تجھے مکروب یا محبوب سبحانی

تجھے قلب حقائق کا ہے رتبہ قلب کی میرے
بدی نیکی سے کر مقلوب یا محبوب سبحانی

مٹا کر کفر کافر کا کیا دم بھر میں از ابدال
مٹا دے میرا اثم و خوب یا محبوب سبحانی

چھپا دے میرے عیبوں کی تمنا تجھ سے رکھتا ہوں
ترا یہ بندۂ معیوب یا محبوب سبحانی

پئے فضل رسول اپنی محبت مجھ کو کامل دے
وہ تھے جیسے ترے محبوب یا محبوب سبحانی

شہا نسبت فقیری قادری کے حکم اچھا ہو
کہ ہے تیری طرف منسوب یا محبوب سبحانی

منقبت در شان غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ
از: مفتی اعظم شاہ مصطفی رضا قادری برکاتی نوری قدس سرہ
کھلا میرے دل کی کلی غوث اعظم
مٹا قلب کی بے کلی غوث اعظم

میرے چاند میں صدقے آجا ادھر بھی
چمک اٹھے دل کی گلی غوث اعظم

ترے رب نے مالک کیا تیرے جد کو
ترے گھر سے دنیا پلی غوث اعظم

وہ ہے کون ایسا نہیں جس نے پایا
ترے در پہ دنیا ڈھلی غوث اعظم

کہا جس نے یا غوث اغثنی تو دم میں
ہر آئی مصیبت ٹلی غوث اعظم

نہیں کوئی بھی ایسا فریادی آقا
خبر جس کی تم نے نہ لی غوث اعظم

مری روزی مجھ کو عطا کردے آقا
ترے در سے دنیا نے لی غوث اعظم

نہ مانگوں میں تم سے تو پھر کس سے مانگوں
کہیں اور بھی ہے چلی غوث اعظم

صدا گر یہاں میں نہ دوں تو کہاں دوں
کوئی اور بھی ہے گلی غوث اعظم

جو قسمت ہو میری بری اچھی کردے
جو عادت ہو بد کر بھلی غوث اعظم

ترا مر تبہ اعلی کیوں ہو نہ مو لی
تو ہے ابن مو لا علی غوث اعظم

قدم گردن اولیاء پر ہے تیرا
ہے تو رب کا ایسا ولی غوث اعظم

جوڈوبی تھی کشتی وہ دم میں نکا لی
تجھے ایسی قد رت ملی غوث اعظم

ہمارا بھی بیڑا لگا دو کنا رے
تمہیں نا خدائی ملی غوث اعظم

تبا ہی سے ناؤ ہماری بچا دو
ہوا ئے مخا لف چلی غوث اعظم

تجھے تیرے جد سے انہیں تیرے رب سے
ہے علم خفی و جلی غوث اعظم

مرا حال تجھ پر ہے ظا ہر کہ پتلی
تری لو ح سے جا ملی غوث اعظم

خدا ہی کے جلوے نظر آئے جب بھی
تری چشم حق بیں کھلی غوث اعظم

فدا تم پہ ہو جا ئے نو ریؔ مضطر
یہ ہے اس کی خوا ہش دلی غوث اعظم

منقبت در شان غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ

مداح الحبیب علامہ جمیل الرحمن جمیل قادری رضوی علیہ الرحمہ
خدا کے فضل سے ہم پر ہے سایہ غوث اعظم کا
ہمیں دونوں جہاں میں ہے سہارا غوث اعظم کا

مریدی لا تخف کہکر تسلی دی غلاموں کو
قیامت تک رہے بے خوف بندہ غوث اعظم کا

جو اپنے کو کہے میرا مریدوں میں وہ داخل ہے
یہ فرما یا ہوا ہے میرے آقا غوث اعظم کا

ہماری لاج کس کے ہاتھ میں ہے بغداد والے کے
مصیبت ٹال دینا کام کس کا غوث اعظم کا

جہاز تاجراں گرد اب سے فورا نکل آیا
وظیفہ جب انھوں نے پڑھ لیا یا غوث اعظم کا

گئے اک وقت میں ستر مریدوں کے یہاں آقا
سمجھ میں آ نہیں سکتا معما غوث اعظم کا

بلا کر کافروں کو دیتے ہیں ابدال کا رتبہ
ہمیشہ جوش پہ رہتا ہے دریا غوث اعظم کا

سلاطین جہاں کیوں نہ ان کے رعب سے کانپیں
نہ لایا شیر کو خطرے میں کتا غوث اعظم کا

ہوئی اک دیو سے لڑکی رہا اس نام لیوا کی
پڑھا جنگل میں جب اس نے وظیفہ غوث اعظم کا

ہوا موقوف فورا ہی برسنا اہل مجلس پر
جو پایا ابر باراں نے اشارہ غوث اعظم کا

نیا ہفتہ ، نیا دن، سال نو جس وقت آتا ہے
ہر اک پہلے ہی بجا لاتا ہے مجرا غوث اعظم کا

فقیہوں کے دلوں سے دھو دیا ان کے سوالوں کو
دلوں پر ہے بنی آدم کے قبضہ غوث اعظم کا

وہ کہ کے قم باذن اللہ جلا دیتے ہیں مردوں کو
بہت مشہور ہے احیائے موتی غوث اعظم کا

جالایا استخوان مرغ کو دست کرم رکھ کر
بیاں کیا ہو سکے احیائے موتی غوث اعظم کا

الی یا مبارک آتی تھی آواز خلوت میں
یہیں سے جان لے منکر تو رتبہ غوث اعظم کا

فرشتے مدرسے تک ساتھ پہنچانے کو جاتے تھے
یہ دربار الہی میں ہے رتبہ غوث اعظم کا

سفر سے واپسی میں دین اقدس کو کیا زندہ
محی الدیں ہوا یوں نام والا غوث اعظم کا

جو فرمایا کہ دوش اولیا پر ہے قدم میرا
لیا سر کو جھکا کر سینے تلوا غوث اعظم کا

دم فرماں خراساں میں معین الدین چشتی نے
جھکا کر سر لیا آنکھوں پہ تلوا غوث اعظم کا

لعاب اپنا چٹایا احمد مختار نے انکو
تو پھر کیسے نہ ہوتا بول بالا غوث اعظم کا

رسول اللہ نے خلعت پہنایا بر سر مجلس
بجے کیونکر نہ پھرعالم میں ڈنکا غوث اعظم کا

محرر چار سو مجلس میں حاضر ہو کے لکھتے تھے
ہوا کرتا تھا جو ارشاد والا غوث اعظم کا

پڑھی لا حول اور شیطاں کے دھوکے کو کیا غارت
علوم و فضل سے وہ نور چمکا غوث اعظم کا

رہے پابند احکام شریعت ابتدا ہی سے
نہ چھوٹا شیر خواری میں بھی روزہ غوث اعظم کا

محمد کا رسولوں میں ہے جیسے مرتبہ اعلیٰ
ہے افضل اولیاء میں یونہی رتبہ غوث اعظم کا

اسی باعث سے ہیں قبروں میں اپنی اولیاء زندہ
حیات دائمی پاتا ہے کشتہ غوث اعظم کا

یہ سنتے ہیں نکیرین اس پہ کچھ سختی نہیں کرتے
لکھا ہوتا ہے جس کے دل پہ طغرا غوث اعظم کا

فرشتوں روکتے کیوں ہو مجھے جنت میں جانے سے
یہ دیکھو ہاتھ میں دامن ہے کس کا غوث اعظم کا

جناب غوث دولہا اور براتی اولیا ہونگے
مزا دکھلائے گا محشر میں سہرا غوث اعظم کا

یہ کیسی روشنی پھیلی ہے میدان قیامت میں
نقاب اٹھا ہوا ہے آج کس کا غوث اعظم کا

کبھی قدموں پہ لوٹونگا کبھی دامن پہ مچلوں گا
بتا دونگا کہ یوں چھٹتا ہے بندہ غوث اعظم کا

ٹھکانہ اس کے نیچے یا خدا مل جائے ہم کو بھی
کھڑا ہو حشر میں جس وقت جھنڈا غوث اعظم کا

کچھ اک ہم ہی نہیں ہیں آستان پاک کے کتے
زمانہ پل رہا ہے کھا کے ٹکڑا غوث اعظم کا

نبی نور الہی اور یہ نور مصطفائی ہیں
تو پھر نوری نہ ہو کیو نکر گھرانہ غوث اعظم کا

مخالف کیا کرے میرا کہ ہے بیحد کرم مجھ پر
خدا کا ، رحمۃ للعلمیں کا، غوث اعظم کا

جمیل قادری سو جاں سے ہو قرباں مرشد پر
بنایا جس نے تجھ جیسے کو بندہ غوث اعظم کا

منقبت در شان غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ
شر ف ملت سید محمد اشرف قادریبرکاتی

غوث اعظم بمن بے سرو ساماں مددے
قبلۂ دیں مددے ، کعبۂ ایماں مددے

ہند میں رہتا ہوں، دل رکھتا ہوں سوئے بغداد
نگۂ لطف ادھر اے شہ جیلاں مددے

داغ دل کھول کے دکھلا نہیں سکتا لیکن
نذر میں لایا ہوں اک چاک گریباں مددے

پھر بہار آئے تو زنجیر بکف ہو کے پڑھوں
سلسلے والوں میں ہوں اے شہ پیراں مددے

تیرے دربار کی پیزاروں کا رکھوالا ہوں
اپنے اس منصب عالی پہ ہوں نازاں مددے

میں تہی دست ہوں نذرانۂ سر لا یا ہوں
لاج رکھ لے مرے آقائے غلاماں مددے

سارے ولیوں کے سروں پہ قدم عالی ہے
ایک ٹھوکر، کہ مراب سر بھی ہو رقصاں مددے

پھر حریف زرو دنیا نے صف آرائی کی
زیر ہو دشمن جا ن اے مرے سطاں مددے

تیرا بغداد تو مرمر کے ہوا تھا زندہ
اک نظر پھر سے میرے عیسی دوراں مددے

سارے ولیوں کی نظرتیری طرف ہے آقا
اب کرم کردے بریں حال پریشاں، مددے

شاہ حمزہ کی غزل پڑھ کے نوانج ہوں میں
مہر اشرف پہ ہوا ے ماہ درخشاں 'مددے

منقبت

حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اللہ برائے غوث اعظم
دے مجھ کو ولائے غوث اعظم

دیدار خدا تجھے مبارک
اے محو لقائے غوث اعظم

وہ کون کریم صاحب جود
میں کون گدائے غوث اعظم

سوکھی ہوئی کھیتیاں ہری کر
اے ابر سخائے غوث اعظم

امیدیں نصیب مشکلیں حل
قربان عطائے غوث اعظم

کیا تیزیء مہر حشر سے خوف
ہیں زیر لوائے غوث اعظم

وہ اور ہیں جن کو کہیئے محتاج
ہم تو ہیں گدائے غوث اعظم

ہیں جانب نالہ ء غریباں
گوش شنوائے غوث اعظم

کیوں ہم کو ستائے ناز دوزخ
کیوں رد ہو دعائے غوث اعظم

بیگانے بھی ہو گئے یگانے
دل کش ہے ادائے غوث اعظم

آنکھوں میں ہے نور کی تجلی
پھیلی ہے ضیائے غوث اعظم

جو دم میں غنی کرے گدا کو
وہ کیا ہے عطائے غوث اعظم

کیوں حشر کے دن ہو فاش پردہ
ہیں زیر قبائے غوث اعظم

آئینہ ء روئے خوبرویاں
نقش کف پائے غوث اعظم

اے دل نہ ڈر ان بلاؤں سے اب
وہ آئی صدائے غوث اعظم

اے غم جو ستائے اب تو جانوں
لے دیکھ وہ آئے غوث اعظم

تار نفس ملائکہ ہے
ہر تار قبائے غوث اعظم

سب کھول دے عقد ہائے مشکل
اے ناخن پائے غوث اعظم

کیا ان کی ثنا لکھوں حسن میں
جاں باد فدائے غوث اعظم

"قصیدہ غوثیہ"

مع مفہومی ترجمہ

سَقَانِی الحُبُ کاَسَاتِ الوَصَالِ

فَقُلتُ لَخَمرُتِی نَحوِی تَعَالِی

عشق الٰہی میرا اللہ عزوجل سے وصل کا سبب بنا

پس میں نے معرفت الٰہی کی شراب سے کہا کہ میرے اندر اترتی جا

سَعتَ و مَشتَ وَلَنحُوِیُ فِیُ کئوس

فَھمتُ لِسُکرِتِی بیُنَ المُوَالی

پیالوں میں لباب شراب معرفت جب میری طرف آئی

تو میں نے اسے پی لیا میرا یہ حال میرے ساتھیوں پر عیاں تھا

فَقُلتُ لِسَائرِ الاقُطَابِ لُمّوُا

بِحاَلیُ وَادخُلوُ آنُتُم رِجَالِی

میں نے گروہ اقطاب سے کہا آپ بھی قصد کر کے

میرے رنگ عرفان میں خود کو رنگ لیں کہ آپ میرے ہی ساتھی ہیں

وَهُمُّو وَاشْرَبُوا أَنْتُم جُنُودِي

فَسَاقِيْ الْقَوْمِ بِالْوَافِيْ الْمَلَا لِي

اپنے مضبوط ارادے کے ذریعہ شراب معرفت پیو کہ تم میرے ساتھ ہو

قوم کے ساقی نے مجھے شراب معرفت کے نہ ختم ہونے والے جام دئیے ہیں

شَرِبتُم فَضْلَتِي مِنْ بَعْدِ سُكْرِي

وَلَا نَلتم عَلُوِي وَاتِّصَالِي

میرے شراب معرفت پی لینے کے بعد تم نے میری باقی شراب پی تو لی

لیکن پھر بھی میری بلندی کو نہ پہنچ سکے

مُقَامُكُمُ الْعُلىٰ جَمعاً ولَكِنْ

مُقامِي فَوقَكُم مَا زَالَ عَالِى

اے گروہ اقطاب قرب الٰہی میں آپ کا مقام بلند ہی مگر

میرا مقام آپ سے بلند تر ہے اور بلند ہوتا ہی رہتا ہے

أَنَا فِيْ حَضْرَةِ التَّقرِيبِ وَحدِىْ

يُصَرِّفُنِي و حَسبِي ذُو الجَلَالِ

میں بارگاہ الہیٰ میں حصول قرب پانے میں ایک ہی ہوں
وہ میرے درجات بڑھاتا ہی جاتا ہے وہ بزرگ و برتر مجھے کافی ہے

اَنَا البَازی اَشْھبُ کلُّ شیَخ
وَمَنْ ذَا فی الرِجَالِ اُعطٰی مشَالی
میں تمام مشائخ میں سفید باز کی مانند ہوں
اور میرے جیسا کس کو مرتبہ ملا ہے

کسَانِی خِلْعَۃً بِطراز عَزم
وَتوجَنِی بِتیِجَانِ الکَمَالی
اس نے مجھے خلقت کا جوڑا پہنایا جو عزم و قصد کے بیل بولوں سے سجا ہے
اور ہر قسم کے کمالات سے مرصع تاج مجھے پہنایا

وَاطْلَعنِی عَلَی سِر قَدِیْم
وَقَلّدَنِی وَاعطَانِی سَوَالِی
اس نے اپنے قدیم رازوں سے مجھے آگاہ فرمایا
اور میرے گلے میں خاص امتیازی ہار ڈالا اور مجھے میرا مطلوب عطا کیا

وَوَلَّانِی عَلَ الاقطاب جَمْعًا
فحکمِی نَافذٌ فِی کل حَالی
اوراس نے تمام اقطاب کو میرے سپرد کردیا
ان پر میرا حکم ہر حال میں نافذ ہے

وَلَو القَیتُ سَرِّی فی بحار
لصار الکل غورا فی الزوالی .
میں اپنا راز دریاؤں پر ظاہر کروں
تو اس کا پانی خشک ہو کر بالکل معدوم ہو جائے

وَلَو القَیتُ سَرّی فی جبال
لدکت واختضت بین الرمالی
اور میں اپنا راز پہاڑوں پر ظاہر کروں
تو ہو ٹوٹ پھوٹ کر ریت میں مل کر غائب ہو جائیں

وَلَو القَیتُ سَرِّی فَوْقَ نَارِ
لَخَمِدَتْ وَانطَفَتْ مِنْ سرِّ حَالی

اور میں اپنا راز آگ پر ظاہر کروں
تو اس کے شعلے بجھ کر ختم ہو جائیں گے کہ نشان بھی باقی نہ رہے گا۔

وَلَو القَیتُ سِرِّی فَوقَ میت
لَقَامَ بِقُدرَۃِ المَولیٰ تِعالیٰ
اور میں اپنا راز کسی مردہ پر ظاہر کروں
تو وہ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے کھڑا ہو جائے

وَمَا مِنھَا شُھُوْر اَوْ دُھُور
تَمرُ وَتَنقَضِیْ اِلاّ اَتیٰ لِی
اور وہ سب مہینے اور زمانے جو گزر چکے اور گزر رہے ہیں
میرے سامنے پیش ہوتے ہیں

وَتُخبِرُ نِیْ بِمَا یَاَتیٰ وَیَجرِیْ
وَتُعلِمُنِیْ فَاقصرُ عن جِدالی
اور مجھے ہر گزرے ہوئے واقعات کی خبر دی گئی
اور آگے ہونے والے کا علم دے دیا گیا تو تو الجھنے سے باز آ جا

مُرِیدِیْ هَمْ وَطِبْ واشطح وغَنّی
وَاَفعَلْ ماتَشَافَالاسمُ عَالی
اے میرے مرید عشق وسرمتی میں روح کو پاکیزہ کرلے اس کی رضاجوئی میں حد سے گزرجا
اورماسوائے بے نیاز ہو کر جو چاہے کرکہ میرا نام بہت اونچا ہے

مُرِیدِیْ لاتَخَفْ اللهُ رَبِّیْ
عَطَانِیْ رِفعةٌ نِلتُ المُنالِی
اے میرے مرید ہر چیز سے بے خوف ہو جا اللہ عزوجل میری خبر گیری کرنے والا ہے
اس نے مجھے بزرگی عطا کی جس کے سبب میں اپنی خواہشات کو پورا کرلیا۔

طُبولِی فِی اسماءِ وَالارضِ دقّتْ
وَشَاؤسُ السّعادَةِ قَدْ بَدَالِیْ
میرے ڈنکے تو آسمان وزمین میں بج رہے ہیں
اور میری خوش بختی سب پر ظاہر ہو رہی ہے

بِلاَدُ اللهِ ملکی تَحتَ حکمِیْ
وَوَقْتی قَبل قَبلِیْ قَدْ صفَالِی

اللہ عزوجل کی تمام زمین میری ماتحتی میں ہے اور ان پر میرا حکم ہے
اور میری روح میرا جسم بننے سے پہلے ہی پاک و برگزیدہ تھی

نَظَرْتُ الٰی بَلاَدَ اللہِ جَمعاً
کخر دَلَۃ عَلیٰ حکمِ اتصَّالی
میں نے اللہ عزوجل کی تمام زمین پر نظر کی
تو وہ میری نگاہوں میں ایسے سما گئی جیسے رائی کا دانہ

دَرَسْتُ العَلمَ حتّٰی صرْتُ قطباً
وَ نُلیہ السّعدَ مَنْ مولی المُوالی
میں نے علم کا درس دیا اور قطب ہوگیا
اور نیک بختی مجھے ذات باری تعالی کی مدد سے ملی

رِجَالیُ فِیِ ھوَاجِرْ ھمُ صِیامٌ
وَفِی ظُلَمَ اللّیَالِیِ کَالّلاٰلِیِ
میرے مرد کامل گری کی شدت میں روزہ رکھنے والے ہیں
اور وہ اپنی عبادت کے نور کے سبب تاریک راتوں میں خالص موتیوں کی طرح چمکتے ہیں

وَکُلُّ وَلِیٍّ لَہٗ قَدَمٌ وَاِنِّیْ

عَلٰی قَدَمِ النَّبِیِّ بَدْرِ الکَمَالِی

ہر ولی کا ایک خاص مقام ہوتا ہے اور میرا مقام

غیب بتانے والے نبی جو انتہائی کمال کے آسمان کمال کا ماہ کامل ہیں ان کے قدموں میں ہے

مُرِیدِیْ لَا تَخفْ وَاشٍ فَاِنِّیْ

عَزُوْمٌ قَاتِل عِنْدَ الْقِتَالِی

اے مرید تو کسی شریر کے شر سے بے خوف ہو جا کہ

میں تیرے دشمنوں کا خاتمہ کرنے والا ہوں

اَنَا الجِیلِیُّ مُحِیُ الدِّینِ لَقبِیْ

وَاَعْلَامِیْ عَلٰی رَاْسِ الجِبَالِی

میں جیلانی ہوں اور محی الدین میرا نام ہے

میری ناموری کے جھنڈے پہاڑوں کے سروں پر نمایاں ہیں

اَنَا الحَسَنِیُّ وَالمخدَعُ مَقَامِی

وَاَقْدَامی عَلیٰ عُنُقِ الرِّجَالِ

میں حسینی سید ہوں اور میرا انتہائی خاص مقام ہے

اور میرے قدم تمام اولیاء اللہ کی گردنوں پر ہے

وَ عبدالقَادِرِ المَشہُورُ اِسْمی

وَجَدّی صَاحِبُ العَینِ الکَمَالی

میرا نام عبدالقادر مشہور ہے

اور میرے نانا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) انتہائی کمالات کا سر چشمہ ہیں

(جنتی زیور ص206)

(حکایتیں اور نصیحتیں 255)

تذکرہ
شہنشاہ بغداد

مصنف:

ابوتراب

علامہ محمد ناصر الدین ناصر مدنی العطاری

فہرست مضامین

حمد رب جلیل (عزوجل)

نام تیرا بہت بڑا یا رب!	ہر طرف ہے تیری ثناء یا رب
ذکر تیرا ہے ہرطرف مولیٰ	نام تیرا ہے ہر جگہ یا رب
گرچہ عصیاں کی حد نہیں میرے	تو ہے غفار، کبریا، یا رب
چھپ کے سب سے گناہ کرتا ہوں	تجھ کو ہے سبھی پتہ یا رب
ہر گھڑی لب پہ ذکر ہو تیرا	فالتو بات سے بچا یارب!
مجھ کو اقرار ہے گناہوں کا	درگزر کر دے ہر خطا یارب!
دو جہاں میں رہوں سلامت میں	آفتوں سے مجھے بچا یارب!
جن سے مولیٰ ہوا ہے تو راضی	ساتھ اُن کے مجھے اٹھا یارب!
دشمن دیں ہیں چار سو مولیٰ	مجھ کو اُن سے سدا بچا یارب!
جو کہ ہوا واسطے میرے بہتر	مجھ کو کر تو وہی عطا یارب!
الفت اولیاء میرے دل میں	اور اس کو سدا بڑھا یارب!
مجھ کو عصیاں کا ہے مرض مولیٰ!	دے دے اس مرض کی دوا یارب!
بخش دینا مجھے قیامت میں	مجھ کو نہ دینا تو سزا یارب!
زندگی گزرے تیری اطاعت میں	تجھ سے ہے یہ میری دعاء یارب!
میرے ہر کام سے ہے تو واقف	تجھ سے کچھ بھی نہیں چھپا یارب!
پھر نہ ناراض نہ کبھی مجھ سے	راضی ایسا ہو تو سدا یارب!
خاتمہ ہو میرا مدینے میں	تیرے عاصی کی ہے دعاء یارب

نعت پاک مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

مجھے در پہ پھر بلانا مدنی مدینے والے
مئے عشق بھی پلانا مدنی مدینے والے
مری آنکھ میں سمانا مدنی مدینے والے
بنے دل تیرا ٹھکانہ مدنی مدینے والے
تری جب کہ دید ہو گی جبھی میری عید ہو گی
مرے خواب میں تم آنا مدنی مدینے والے
ترے در سے شاہ بہتر ترے آستاں سے بڑھ کر
ہے بھلا کوئی ٹھکانہ مدنی مدینے والے
ترا تجھ سے ہوں سوالی شہا پھیرنا نہ خالی
مجھے اپنا تم بنانا مدنی مدینے والے
تُو ہی انبیاء کا سرور تُو ہی جہاں کا یاور
تُو ہی رہبر زمانہ مدنی مدینے والے
تُو خدا کے بعد بہتر ہے سبھی سے میرے سرور
ترا ہاشمی گھرانہ مدنی مدینے والے
تیری فرش پر حکومت تری عرش پر حکومت
تُو شہنشہ زمانہ مدنی مدینے والے

دو جہان کے خزانے دیئے ہاتھ میں خدا نے
تیرا کام ہے لٹانا مدنی مدینے والے
ترے غم میں کاش عطار، رہے ہر گھڑی گرفتار
غمِ مال سے بچانا مدنی مدینے والے

تقریظ

علامہ مولانا محمد عبد الجبار العطاری المدنی

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید الانبیاء

والمرسلین اما بعد!

فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

وعلی الک واصحابک یاحبیب اللہ

الحمد للہ! میں نے فاضل نوجوان علامہ محمد ناصر الدین ناصر العطاری المدنی کی کتاب (تذکرہ شہنشاہ بغداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا مختلف جگہوں سے مطالعہ کیا۔ یہ کہنے میں کوئی مشکل نہیں کہ ماشاء اللہ حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی سیرت مبارکہ پر لکھی گئی یہ کتاب اپنی مثال آپ ہے۔

محترم علامہ محمد ناصر الدین ناصر نے اس کتاب کے لکھنے میں جس قدر جانفشانی اور لگن کا مظاہرہ کیا ہے یہ کتاب اس کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

دور حاضر میں جب کہ نئی نسل کی اکثریت اپنے اسلاف کے ناموں تک سے ناواقف ہے اور اگر نام سے جانتی بھی ہے تو کردار و سیرت اور ان کے عظیم علمی و دینی کارناموں سے تو ضرور ہی ناواقف ہے یہ کتاب خصوصاً ایسی اکثریت کیلئے لاجواب معلوماتی

خزانہ ہے اس کتاب کو پڑھ کر بڑے سے بڑا ناواقف بھی جان جائے گا کہ قطب الاقطاب، غوث الثقلین، شیخ الشیوخ العالم، امام الاصفیاء، پیرانِ پیر محی الدین، نجیب الطرفین ابو محمد سید عبدالقادر الحسنی والحسینی الجیلانی معروف بہ حضور غوث الاعظم دستگیر رضی اللہ عنہ کی سیرت و شخصیت علم و فضل ولایت و کرامات روشنی کا وہ عظیم منارہ ہے جس کی نورانی کرنیں جس پر پڑ جائیں وہ ہمیشہ کیلئے تاریکی کو بھول جاتا ہے آپ رضی اللہ عنہ کی یہ تجلیات ذرے کو آفتاب بنا دیتی ہیں۔

محترم علامہ محمد ناصر الدین ناصر نے حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی سیرتِ مبارکہ پر جو مدنی روشنی ڈالی ہے اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ میں اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے اور اپنے پیارے غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے وسیلہ جلیلہ سے قبول و منظور فرما کر انہیں اپنے محبوبوں اور پیاروں کی صف میں شامل فرمائے۔ (آمین)

محمد عبدالجبار العطاری المدنی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قطب الاقطاب، سید السادات، شیخ المشائخ، تاج العارفین، رہبر اکابرِ دین، عارث کتاب اللہ، نائب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، پیران پیر، روشن ضمیر، دستگیر، قطب ربانی، شہباز لامکانی، قندیل نورانی، غوث صمدانی، محبوب سبحانی، محی الدین، ابومحمد حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ نورانی رضی اللہ عنہ ایک بہت جلیل القدر عالم باعمل ولی اللہ گزرے ہیں ہر مسلمان اُن سے بڑی عقیدت وارادت رکھتا ہے اوران کی ذاتِ بابرکت و باکرامت کے گوشہ گوشہ سے واقفیت رکھنے کی لگن رکھتا ہے، چنانچہ مختصراً حضورغوث اعظم دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حالات زندگی کی مبارک ساعتوں پر روشنی ڈالنے کی سعادت حاصل کی جا رہی ہے تاکہ عاشقانِ غوث اعظم دستگیر اپنی کچھ تشنگی مٹا سکیں۔

ساتھ ساتھ حضورغوث اعظم دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تعلیمات کی بھی ایک جھلک پیش کرنے کی سعادت حاصل کی جارہی ہے تاکہ تشنگانِ ہدایت ان کی بارک تعلیمات سے واقف ہوکر اپنے عقائد واعمال میں مزید نکھار پیدا کرلیں اور صحیح معنوں میں عاشقان غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہلائے جانے کے حقدار ٹھہرائے جائیں۔

ولادت باسعادت کی پیشن گوئیاں

روحانیت کے حامل بزرگان دین سینکڑوں سال قبل ہی جان گئے تھے کہ قدرت کا ایک لاجواب روشن چمکتا دمکتا سورج دنیا میں اپنی نورانیت بکھیرنے آنے والا ہے چنانچہ یہ اہلِ روحانیت اپنے اپنے زمانے میں اس روشن وتابناک سورج کے ظہور پذیر ہونے کی

خبر دیتے رہے حضور غوث اعظم دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دنیا میں جلوہ گری سے دوسو سال قبل کا واقعہ ہے کہ اپنے زمانے کے بڑے مشہور و معروف جلیل القدر بزرگ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک دن اپنی خانقاہ عالیہ کے اندر مراقبہ میں مشغول تھے کہ اچانک مراقبہ سے سر اٹھا کر فرمانے لگے۔ مجھے عالم غیب سے اطلاع ملی ہے کہ پانچویں صدی میں "جیلان" کے اندر سید المرسلین، خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد اطہار میں سے "غوث اعظم" پیدا ہونگے ان کا نام عبد القادر اور لقب "محی الدین" ہوگا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد میں سے آئمہ کرام اور اصحاب کرام کے علاوہ انہیں اولین و آخرین زمانے کے "ہر ولی کی گردن پر میرا قدم ہے" کہنے کا حق ہوگا۔

(تفریح الخاطر، صفحہ 26 تا 27)

اپنے دور کے شیخ کامل حضرت عزار بطائحی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے 478ھ میں یہ پیش گوئی فرمائی کہ ایک نوجوان سید عبد القادر ظاہر ہوگا اس کی بیعت سے مقامات ولایت ظاہر ہونگے اور اس کی جلالت سے کشف و کرامت رونما ہونگے وہ حال پر چھا جائینگے اور محبتِ خداوندی کی بلندیوں پر پہنچ جائینگے تمام عالم امکان ان کے حوالے کر دیا جائے گا. تمام اسرارِ عالم ان پر ظاہر ہونگے رب تعالیٰ کے حضور ان کی شان اس قدر بلند ہوگی کہ کسی دوسرے ولی اللہ کو نصیب نہ ہوگی۔ (بہجۃ الاسرار)

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا
اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا
سر بھلا کیا کوئی جانے کہ ہے کیسا تیرا

اولیاء ملتے ہیں آنکھیں وہ ہے تلوا تیرا

جو ولی قبل تھے یا بعد ہوئے یا ہونگے

سب ادب رکھتے ہیں دل میں میرے آقا تیرا

متقی و پاکیزہ فطرت والدین کرام

حضور غوث اعظم دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والدین کرام انتہائی متقی، نیک خصلت و پاکیزہ باکرامت بزرگوں میں سے ہیں۔

ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ حضور غوث اعظم دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد بزرگوار سید ابو صالح رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی نوجوانی کے زمانہ میں شہر سے باہر تشریف لے جارہے تھے اچانک آپ کی نگاہ قریب ہی بہتی ہوئی ایک ندی پر پڑی جس میں ایک سرخ سیب بہتا چلا جارہا تھا آپ نے اُس سیب کو اٹھالیا اور کاٹ کر تناول فرمالیا پھر اچانک آپ کو خیال آیا کہ نجانے یہ سب کس باغ سے ٹوٹ کر ندی میں بہہ کر آ گیا تھا اور نہ معلوم اس کا مالک کون ہے آپ کے احساس تقوی نے آپ کو مالک کی اجازت کے بغیر سیب کھالینے کی غلطی پر پریشان و پشیمان کر دیا چنانچہ فوراً الٹے قدموں اس ندی کے کنارے کنارے چلنے لگے یہاں تک کے کئی میل چلنے کے بعد آپ کو ایک باغ نظر آیا باغ میں پہنچ کر آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ درختوں پر لگے سرخ سیبوں کی شاخیں ندی پر جھکی ہوئی تھیں آپ فوراً سمجھ گئے کہ یقیناً وہ سیب یہیں سے ٹوٹ کر ندی میں گرا تھا چنانچہ آپ نے باغ کے مالک سے ملاقات کی جو کہ اپنے زمانے کے بہت بڑے بزرگ تھے جن کا نام مبارک حضرت سیدنا عبداللہ موصعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تھا انہوں نے جب اس نیک و صالح نوجوان کی بات سنی اور ان کی بغیر

اجازت سیب کھا لینے پر پشیمانی و پریشانی دیکھی معافی کا یہ انوکھا انداز دیکھا اور آپ کا زہد و تقویٰ ملاحظہ کیا تو حضرت صومعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بے حد مسرت ہوئی اور جب شجرہ نسب دریافت کیا تو یہ جان کر مزید خوشی و انبساط محسوس کیا کہ آپ تو حضرت علی شیرِ خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد مطہرہ میں سے ہیں۔ پھر مسکراتے ہوئے فرمایا کہ صاحبزادے بغیر اجازت سیب کھا لینے کی معافی اسی صورت میں ممکن ہے کہ تم میری معذور بیٹی جو کہ آنکھوں سے اندھی، کانوں سے بہری، منہ سے گونگی اور پیروں سے لنجی ہے۔ اس سے شادی کرلو یہ سُن کر سید ابو الصالح جو کہ اپنے تقویٰ و پرہیزگاری میں اپنی مثال آپ تھے اس نکاح پر رضامند ہو گئے نکاح کے بعد جب اپنے حجلہ عروسی میں قدم رکھا تو وہاں ایک صحیح سلامت نورانی صورت کو پایا آپ گھبرا کر الٹے قدموں باہر نکل گئے کہ شاید اندر کوئی نامحرم لڑکی موجود ہے اُسی وقت آپ نے اپنے خسر محترم سید عبداللہ صومعی کے پاس پہنچ کر ماجرا بیان کیا تو حضرت عبداللہ صومعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مسکراتے ہوئے فرمایا مبارک ہو وہ تمہاری ہی زوجہ مطہرہ ہے میں نے اُسے اندھی اس لئے کہا تھا کہ اس نے کبھی کسی غیر محرم پر نظر نہیں ڈالی اور بہری اس لئے کہ اس نے کوئی گندی بات آج تک نہ سنی گونگی اس لئے کہ اس نے کبھی بدکلامی نہیں کی اور لنجی اس لئے کہ اس نے کبھی گھر سے باہر قدم نہ رکھا۔

یہ نیک فطرت پاکیزہ خصلت کی مالک خاتون حضور غوث اعظم دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ محترمہ حضرت سیدہ ام الخیر فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں۔

ولادت باسعادت

حضور غوث اعظم دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت یکم رمضان المبارک 471ھ بمطابق 1078ء کو ایران کے قصبہ گیلان (جیلان) میں ہوئی آپ کی ولادت کی رات آپ کے والد ماجد حضرت ابو صالح کو خواب میں سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت باسعادت حاصل ہوئی آپ نے دیکھا کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے صحابہ کرام اور اولیائے عظام کے ساتھ تشریف لائے ہیں پورا مکان غیبی انوار سے روشن ومنور ہوگیا حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خوش ہوکر ارشاد فرمایا، "اے ابو صالح مبارک ہو! آج اللہ عزوجل کے فضل وکرم سے تجھے وہ فرزند عطا ہوا ہے جو شیخ اعظم اور قطب زماں ہوگا وہ اللہ عزوجل کا محبوب اور میر الختِ جگر ہے۔" پھر حضور غوث اعظم دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت شریفہ ہوگئی آپ مادر زاد ولی تھے ولادت کے وقت ہونٹ آہستہ آہستہ حرکت کر رہے تھے اور اللہ اللہ کی آواز آرہی تھی، پیدا ہوتے ہی آپ نے روزہ رکھ لیا اور پورا ماہ یہی معمول رہا ولادت کے بعد آپ کی والدہ محترمہ نے آپ کو دودھ پلانا چاہا تو آپ نے بالکل دودھ نہ پیا حتیٰ کہ سارا دن گزر گیا آخر کار مغرب کی اذان ہوئی تو افطار کے وقت آپ نے بھی دودھ پیا چنانچہ ساری بستی میں مشہور ہوگیا کہ سادات کے گھر میں ایک ایسا بچہ پیدا ہوا ہے جو رمضان شریف میں سارا دن دودھ نہیں پیتا یہاں تک کہ پورا مہینہ یہی معمول رہا۔

(طبقات الکبریٰ جلد 1 صفحہ 126)

اور پھر اخیر رمضان میں بستی کے مسلمانوں کے اندر عید کے چاند کے متعلق جب اختلافات پیدا ہوئے تو لوگوں نے کہا کہ سیدنا ابو صالح کے گھر سے معلوم کرو اگر ان کے شیر خوار

بچے نے دودھ نہیں پیا تو روزہ ہے اور اگر دودھ پیا ہے تو عید ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت شریفہ فضل خداوندی کا جیتا جاگتا ثبوت ہے جبکہ آپ کی والدہ ماجدہ کا سن مبارک ساٹھ برس ہو چکا تھا اور نعمتِ اولادی توقع باقی نہ رہی تھی تو سیدنا حضور غوث اعظم دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت ہوئی۔

نام ونسب

آپ کا نام نامی عبدالقادر کنیت ابومحمد اور لقب محی الدین ہوا ایران کے شہر قصبہ جیلان میں پیدائش کی نسبت کی وجہ سے جیلانی کہلائے گئے اور اپنے مقام ولایت کی بلندی کے باعث غوث الاعظم قرار دیئے گئے آپ والدہ کی طرف سے حسینی اور والد کی طرف سے حسنی سید ہیں۔ صاحب بہجۃ الاسرار اور مولانا جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے نفحات الانس میں آپ کا نسب نامہ یوں بیان کیا ہے۔

شیخ عبدالقادر بن ابوصالح بن موسیٰ بن عبداللہ بن یحیٰی زاہد بن محمد بن داؤد بن موسیٰ الجون بن عبداللہ المحض بن حسن مثنیٰ بن سیدنا حضرت امام حسن بن حضرت علی بن ابی طالب۔ اس طرح آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی گیارہویں نسل تھے۔

یعنی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روحانی بیٹے ہونے کے ساتھ ساتھ جسمانی حیثیت سے بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آلِ اطہار میں داخل ہونے کا شرف ہے کیونکہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سلسلہ نسب گلستانِ شہادت کے دو پھول حضرت امام حسن وحضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ملتا ہے جن کے والدِ شیر خدا حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم اور والدہ سیدۃ النساء حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور جن

کے نانا سید الانبیاء ہیں۔

مظہر ذات کے مظہر ہیں زسرتابہ قدم
نور ہیں نور کی اولاد ہیں غوث الاعظم

بچپن اور لڑکپن کے واقعات

حضور غوث اعظم دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کا پورا خاندان کیونکہ نور نبوت سے منور تھا لٰہذا آپ کا بچپن بھی اس فخر و شرف کی منہ بولتی تصویر تھا۔ آپ جب کبھی بچپن میں کوئی کھیل کھیلنے کا ارادہ فرماتے تو غیب سے آواز آتی۔"الی یا مبارک۔" (یعنی اے برکت والے میری طرف آ)۔(قلائد الجواہر صفحہ (9

جب آپ مدرسہ میں تشریف لے جاتے تو آواز آتی "اللہ عز و جل کے ولی کو جگہ دے دو۔"

یہی وجہ تھی کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دیگر لڑکوں کے ساتھ کبھی کسی فضول کھیل میں شامل نہ ہوئے۔ پانچ برس کی عمر میں جب پہلی بار بسم اللہ پڑھنے کی رسم کیلئے کسی بزرگ کے پاس پہنچے تو اعوذ اور بسم اللہ پڑھ کر سورہ ءفاتحہ اور الم سے لیکر 18 پارے پڑھ کر سنا دیئے اس بزرگ نے کہا بیٹے اور پڑھئیے تو فرمایا بس مجھے اتنا ہی یاد ہے کیونکہ میری ماں کو بھی اتنا ہی یاد تھا جب میں اپنی ماں کے پیٹ میں تھا اس وقت وہ پڑھا کرتی تھیں میں نے سن کر یاد کر لیا تھا۔(کتب کثیرہ)

ایک روز آپ گھر سے باہر نکلے تو گلی میں بچوں نے آپ کو اپنے ساتھ کھیلنے کیلئے مجبور کیا جس پر آپ رضامند ہو گئے اور فرمایا اچھا میں کہوں گا لا الہ اور تم سب کہو گے الا اللہ چنانچہ آپ کے اس انوکھے اور نرالے کھیل سے گلی کوچے کلمہ طیبہ کے ورد سے گونج اٹھے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب مکتب پڑھنے کیلئے تشریف لے جاتے تو آپ کے ہمراہ فرشتے چلتے اور کہتے اس ولی اللہ کو بیٹھنے کی جگہ دو۔

(بہجۃ الاسرار، صفحہ 21۔قلائد الجواہر صفحہ 9)

حضور غوث اعظم دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کم سن ہی تھے کہ آپ کے والد ماجد کا 481ھ میں انتقال ہو گیا اور یوں آپ نے اپنے نانا جان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یتیمی کی سنت کو بھی ادا کر لیا۔ اس سانحہ پر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ ماجدہ نے صبر واستقامت کا بھرپور مظاہرہ کیا اور اپنی نگرانی میں حضور غوث اعظم کا مستقبل سنوارنے میں مشغول رہیں اور اس طرح حضور غوث اعظم نے تقریباً سترہ سال تک اپنے وطن جیلان میں ہی تعلیمی مراحل طے کئے لیکن اس کے آگے مزید تعلیم کیلئے "جیلان" میں کوئی انتظام نہ تھا چنانچہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی والدہ ماجدہ سے بغداد جانے کی خواہش کا اظہار فرمایا گو کہ آپ کی والدہ ماجدہ بہت ضعیف ہو چکی تھیں عمر شریف بھی اٹھتر (78 سال کے قریب ہو چکی تھی اور یہ بھی اندیشہء یقینی تھا کہ اب جیتے جی اپنے اس لخت جگر کو دیکھنا نصیب نہ ہوگا مگر اس کے باوجود اس نیک فطرت کی حامل خاتون نے اپنے ہونہار فرزند کی خداداد ذہانت اور علم کی لگن اور جستجو کو دیکھتے ہوئے آنکھوں میں آنسو لئے جانے کی اجازت دے دی اور فرمایا اب قیامت کے روز ملاقات ہوگی اور بوقت رخصت نصیحت فرمائی، "اے عبدالقادر کبھی جھوٹ نہ بولنا اور یہ فرما کر اپنے لختِ جگر کو خدا کے سپرد فرما دیا۔" (بہجۃ الاسرار صفحہ 8 نزہۃ الخاطر صفحہ ،33 قلائد الجواہر صفحہ ،9 نفحات الانس صفحہ 351)

چنانچہ اپنی والدہ ماجدہ کی اس نصیحت کو پلو سے باندھ کر حضور غوث اعظم رضی اللہ

تعالیٰ عنہ بغداد روانہ ہو گئے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قافلہ جب "ہمدان" کے قریب پہنچا تو ڈاکوؤں نے قافلے پر حملہ کر دیا یہ ڈاکو قوی ہیکل تھے جو سروں پر مضبوط پشم کی پوستین اوڑھے بڑے ہیبت ناک نظر آرہے تھے اور اپنے چمکدار نیزے فضا میں لہرا لہرا کر سہمے ہوئے مسافروں کو لوٹ رہے تھے چنانچہ ایک ڈاکو آپ کے پاس بھی آیا اور گرجدار آواز میں بولا، "لڑکے کیا تمہارے پاس بھی کچھ ہے؟" آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی والدہ ماجدہ کی نصیحت پر عمل کرتے ہوئے بلا خوف و خطر سچ سچ بتا دیا کہ "ہاں میرے پاس چالیس دینار ہیں!" ڈاکو کو یقین نہیں آیا کہ اس چھوٹے سے لڑکے کے پاس اتنی بڑی رقم بھی ہو سکتی ہے چنانچہ وہ آپ کو اپنے سردار "احمد بدوی" کے پاس لے گیا سردار نے جب ماجرا سنا تو آپ سے دریافت فرمایا تو آپ نے سچ سچ بتا دیا کہ میری صدری کے استر کے نیچے چالیس دینار سلے ہوئے ہیں۔

چنانچہ ڈاکوؤں نے جب آپ کی صدری کو ادھیڑا تو واقعی چالیس دینار برآمد ہوئے سردار نے آپ سے پوچھا، "لڑکے کیا تمہیں لٹ جانے کا خوف نہ آیا جو مجھے اپنی رقم کا سچ سچ بتا دیا۔" اس وقت حضور غوث اعظم نے فرمایا، "جب میں علم دین حاصل کرنے کیلئے اپنے گھر سے رخصت ہونے لگا تو مجھے میری ضعیف والدہ نے نصیحت فرمائی کہ ہمیشہ سچ بولنا۔ بھلا والدہ ماجدہ کی نصیحت کے آگے چالیس دینار کیا اہمیت رکھتے ہیں؟ آپ کے منہ سے یہ کلماتِ حق سُن کر سردار رونے لگا اور کہنے لگا، "اے لڑکے شاباش! کہ تو نے اپنی ماں کا وعدہ یاد رکھا اور لعنت ہے مجھ پر کہ میں اپنے رب کا وعدہ بھول گیا۔" یہ کہہ کر سردار نے ڈاکہ زنی سے ہمیشہ کیلئے توبہ کر لی اور تمام لوٹا ہوا مال قافلہ والوں کو واپس کر دیا یہ دیکھ کر باقی ڈاکوؤں نے

کہا،"اے سردار! رہزنی میں ہمیشہ ہم تیرے ساتھ رہے اور اب توبہ میں بھی ہم تیرے ساتھ ہیں۔"

اور اس طرح آپ کی حق گوئی نے ڈاکوؤں کے دل کی کایا پلٹ دی اور آپ کی اس حق گوئی کی برکت سے تمام ڈاکو تائب ہو گئے۔

(سفینۃ الاولیاء صفحہ 63، نزہۃ الخاطر صفحہ 32، قلائد الجواہر صفحہ 9، نفحات الانس صفحہ 352)

حصولِ علم

یہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کی علمی لگن اور جستجو ہی تھی کہ علم کی پیاس بجھانے کیلئے آپ نے جیلان سے چار سو میل کا طویل و کٹھن سفر طے کیا اور یوں 488ھ بمطابق 1095ء میں بغداد پہنچے اور اس زمانے کی سب سے بڑی اسلامی یونیورسٹی کا درجہ رکھنے والے مدرسہ نظامیہ میں داخل ہو گئے اور وہاں کے بڑے بڑے قابل ترین اساتذہ سے حدیث و تفسیر اور جملہ علوم دینیہ کے حصول میں مشغول ہو گئے۔ چند مہینوں کے بعد آپ کے پاس موجود چالیس دینار ختم ہو گئے اور نوبت فاقہ کشی تک آ پہنچی آپ فاقوں پر فاقے کرتے رہے لیکن صبر کا دامن تھامے علم کے حصول میں لگے رہے خیرات نہ مانگنے کی عادت نے آپ کو ہمیشہ سوال کرنے سے روکے رکھا اور آپ دوسروں کو بھی سوال کرنے سے منع فرماتے رہے الغرض آپ آٹھ سالہ تعلیمی دور میں تنگدستی و فاقہ کشی کی سخت سے سخت صعوبتوں کو ہمت و حوصلے کے ساتھ برداشت کرتے رہے آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ خود بیان فرماتے ہیں کہ "طالب علمی کے دور میں ایسی ہولناک سختیاں میں نے جھیلیں کہ اگر وہ پہاڑ پر پڑتیں تو وہ بھی پھٹ جاتا جب ہر طرف سے مجھ پر مصیبتیں ٹوٹنے لگتیں تو میں زمین پر لیٹ جاتا اور

پڑھنے لگتا" فان مع العسر یسرا ان مع العسر یسرا۔"

"بیشک تنگی کے ساتھ آسانی ہے بیشک تنگی کے ساتھ آسانی ہے۔"

(طبقات الکبریٰ جلد 1 صفحہ 126)

یوں فاقہ زدگی کی ان مشکلات کے ساتھ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ علم دین حاصل کرتے رہے اسی دوران ایک اور مُصیبت یہ ہوگئی کہ ملک میں قحط پڑ گیا اور قحط اس قدر شدید تھا کہ لوگ درختوں کے پتے تک کھا گئے آپ سبزے کی تلاش میں دریائے دجلہ کے کنارے جاتے مگر وہاں پہلے ہی لوگوں کا ہجوم ہوتا چنانچہ آپ صبر کر کے واپس آ جاتے کیونکہ لوگوں سے چھیننا آپ کو پسند نہ تھا اس خوفناک قحط کی اطلاع جب آپ کی والدہ نے سنی تو آپ بے چین ہوگئیں اور اپنے لختِ جگر کی مدد کرنے کیلئے بے قرار ہوگئیں۔

حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فاقوں پر فاقے کرتے رہے یہاں تک کہ آپ کا چہرہ زرد اور جسم لاغر ہوگیا ایک دفعہ آپ نڈھال ہو کر مسجد میں پڑے ہوئے تھے اتنے میں ایک نوجوان کہیں سے بھنا گوشت اور روٹی لیکر مسجد میں داخل ہوا اور ایک طرف بیٹھ کر کھانے لگا آپ کی حالت زار دیکھ کر آپ کو کھانے میں شریک ہونے کے لئے بضد ہوگیا چنانچہ اس کی ضد پر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھانے میں شریک ہوگئے کھانے کے بعد باتوں کے دوران جب اُس شخص کو معلوم ہوا کہ آپ جیلان کے رہنے والے ہیں تو وہ شخص بولا "میں بھی جیلان کا رہنے والا ہوں اور طالب علم عبدالقادر کی تلاش میں ہوں۔" اور جب اُسے معلوم ہوا کہ آپ ہی عبدالقادر جیلانی ہیں تو بے قرار ہو کر رونے لگا اور گڑگڑا کر کہنے لگا کہ "مجھے معاف کر دیجئے کہ میں نے آپ کی امانت میں خیانت کی ہے دراصل آپ کی والدہ نے میرے ہاتھ

آپ کو آٹھ دینار بھیجے تھے میں نے آپ کو بہت تلاش کیا مگر آپ مجھے نہیں ملے اس دوران میری جمع پونجی بھی ختم ہوگئی آخر فاقے سے مجبور ہو کر میں نے آپ کی امانت سے یہ کھانا خریدا جو آپ نے اور میں نے کھایا اس طرح آپ نے تو اپنا ہی کھایا مگر میں آپ کا مہمان بنا آپ میرا یہ قصور معاف فرما دیجئے۔

(طبقات الکبریٰ جلد 1 صفحہ 129، قلائد الجواہر صفحہ 1009)

غرض یہ کہ حصولِ علم کے دوران فاقہ کشی کی صعوبتوں کو خوش اسلوبی سے برداشت کرتے رہے اور اس طرح آپ کا آٹھ سالہ تعلیمی دور جو اپنے دامن میں بیشمار تکالیف اور مصائب لئے ہوئے تھا اختتام پذیر ہوا اور پھر وہ مبارک ساعت آ ہی گئی جب آپ کے سر اقدس پر دستارِ فضیلت سجائی گئی اور آپ علوم دینیہ میں کامل ہو گئے۔

اساتذہ کرام کے اسمائے گرامی

حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اساتذہ کرام کی تعداد بیشمار ہے جن سے آپ نے فقہ حدیث تفسیر کلام اور دیگر علوم دینیہ حاصل کئے یہاں چند کا ذکر حصول برکت کیلئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کی جارہی ہے۔

(1) ابو زکریا یحیی بن علی الخطیب تبریزی (2) ابو الوفا علی بن عقیل البغدادی (3) ابو بکر محمد بن مظفر (4) ابو غالب محمد بن حسن الباقلانی (5) شیخ حماد الاباس (6) القاضی ابو سعید مبارک بن علی المخزومی الحنبلی (7) شیخ ابو الخطاب الکوزانی (8) ابو البرکات طلحہ العاقولی (9) ابو القاسم محمد بن علی بن میمون (10) ابو عثمان اسماعیل بن محمد اصبہانی (11) ابو طاہر عبدالرحمٰن بن احمد (12) ابو منصور عبدالرحمٰن القرار (13) ابو بکر بن مظفر (14) ابو

القائم بن بنان ((15ابومحمد جعفر السراج ((16ابو طالب بن یوسف ((17ابوسعید بن جیش وغیرہ۔(سوانح حیات پیران پیر صفحہ (38

عارفِ کامل سے ملاقات

تحصیل علم سے فراغت کے بعد آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے سوچا کہ کہاں جائیں کیونکہ اسی اثناء میں آپ کی والدہ محترمہ کا وصال ہو چکا تھا اس لئے واپس وطن جانا بے سود تھا چنانچہ آپ اپنے بے قرار دل کو سکون مہیا کرنے کیلئے کسی عارفِ کامل کی تلاش میں سرگرداں ہو گئے تاکہ اُس کے ذریعے عشقِ الٰہی سے عرفانِ الٰہی کی منازل طے کر سکیں تاکہ اپنے دل و دماغ کو انوارِ الٰہی سے منور کر سکیں۔شہر بغداد میں جو بے ہودگیوں اور فتنہ وفساد کی آماجگاہ بنا ہوا تھا لوگ لہو ولعب میں مبتلا تھے ایسے ماحول میں آپ کو یہاں رہنا بے حد دشوار محسوس ہو رہا تھا چنانچہ بغداد چھوڑ کر کسی صحرا کا رخ کرنا چاہا لیکن کسی غیبی آواز نے آپ کا راستہ روک لیا آواز آئی کہ عبدالقادر یہاں تمہارا رہنا بہت ضروری ہے خلق خدا کو تم سے فیض پہنچے گا اور تمہارے دین کو یہاں کوئی نقصان نہ پہنچے گا۔ چنانچہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے بغداد چھوڑنے کا ارادہ بدل دیا اور مزید شد و مد کے ساتھ کسی پیرِ کامل کی تلاش میں لگ گئے تاکہ اُس سے راہنمائی پا سکیں۔

ایک دن آپ کی ملاقات ایک بزرگ سے ہوئی ان بزرگ عارفِ کامل کا نام تھا شیخ حماد بن مسلم، آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ شیخ کو دیکھتے ہی اُن سے لپٹ گئے۔شیخ نے بھی آپ سے نہایت مشفقانہ رویہ اختیار کیا حضور غوث الاعظم برابر اپنے شیخ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے رہے اور اپنے دل میں عشقِ الٰہی کی آگ کو بھڑکاتے رہے یہاں تک کہ مشاہدہ حق کے شوق

نے آپ کو مجاہدوں پر اصرار کیا اور یوں عشقِ الٰہی میں شرابور پچیس برس تک عراق کے جنگلوں میں پھرتے رہے بالآخر عشقِ الٰہی کی چنگاری آپ کے دل میں شعلہ جوالہ بن کر بھڑک اٹھی آپ نے کشف و وجدان کی تمام منازل طے کرلیں اور تمام تر وطنی و روحانی قوتوں سے مسلح ہو کر شیطانی قوتوں کے خلاف صف آراء ہو گئے اور علمی میدان میں قدم رکھا تو باطل قوتیں اور ابلیسی طاقتیں آپ کے ایمان و عمل سے ٹکراتی رہیں مگر کامیاب نہ ہوسکیں اور ٹکرا ٹکرا کر پاش پاش ہوگئیں۔

شیطان کے مکروفریب کی شکست

روایتوں میں آتا ہے کہ شیطان آپ کے چاروں طرف مکروفریب کے جال پھینکتا رہا تاکہ ان جالوں میں آپ کو پھانس کر زیر کرلے مگر اسے کامیابی نہ ہوئی۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ ان شیطانی پھندوں کو توڑنے میں مشغول رہے یہاں تک کہ اللہ عزوجل کی رحمت خاص کے سبب کامیاب ہوگئے۔ روایت ہے کہ ایک دن آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ عبادت و ریاضت میں مشغول تھے کہ زمین سے آسمان تک آنکھوں کو چندھیا دینے والی تیز روشنی ظاہر ہوئی پھر اسی روشنی میں ایک چہرہ ظاہر ہوا جس نے گرجدار آواز میں آپ کو پکارا، "اے عبدالقادر میں تیرا رب ہوں اور تیری عبادت و ریاضت سے خوش ہو کر تجھ پر تمام فرائض کو معاف کرتا ہوں اور تجھ پر حرام چیزوں کو حلال کرتا ہوں لٰہذا اب جو جی میں آئے کر۔"

حضور غوث رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سوچا کہ سرور کائنات صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم اتنا اعلٰی مرتبہ حاصل ہونے کے باوجود عمر بھر عبادت میں مشغول رہے اور حلال وحرام پر سختی سے پابند رہے تو کوئی اور کیونکر اس سے آزاد ہوسکتا ہے چنانچہ میں نے

لاحول پڑھا تو وہ تیز روشنی فوراً غائب ہوگئی اور اندھیرا پھیل گیا وہ چہرہ جو ظاہر ہوا تھا دھواں بن کر غائب ہوگیا پھر اس میں سے آواز آئی، "اے عبدالقادر! تیرے علم نے تجھے بچالیا۔" یہ شیطان کا آخری وار تھا جس کا آپ نے فوراً جواب دیا کہ "اے مردود علم نے نہیں بلکہ مجھے میرے رب کی رحمت نے بچایا ہے۔" یہ سن کر ابلیس سر پیٹنے لگا اور کہنے لگا کہ اب تو میں آپ سے بالکل مایوس ہو چکا ہوں اور آئندہ آپ پر وقت ضائع نہ کروں گا۔" اس پر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا" دور ہو جا مردود میں تیری کسی بات کا اعتبار نہیں کرتا اور ہمیشہ تیرے مکر سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔"

(طبقات الکبریٰ، جلد 1، صفحہ 127، قلائد الجواہر صفحہ 21، 20، 11، بہجۃ الاسرار صفحہ 85، 86)

بیعت طریقت

سخت مجاہدوں اور عبادت و ریاضت کے بعد آپ نے تزکیہ نفس کی تمام منازل طے کرلیں اور اس سلسلے میں حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بغداد سے باہر ویران برج میں گیارہ سال مسلسل چلہ کشی میں گزارے آخری چلے میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے آپ سے عہد کیا کہ میں اُس وقت تک کچھ نہ کھاؤں پیوں گا جب تک کوئی خود آ کر اپنے ہاتھ سے نہ کھلائے گا چنانچہ چالیس روز گزر گئے مگر آپ نے کچھ نہ کھایا نہ پیا لیکن اپنے عہد پر سختی سے پابند رہے بالآخر بغداد کے مشہور بزرگ قاضی القضاۃ شیخ ابوسعید مبارک مخزومی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو اپنے دور کے مشہور صاحب طریقت بزرگ تھے حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تشریف لائے اور اپنے دستِ مبارک سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کھانا کھلایا حضور

غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ، "شیخ کے ہاتھ سے جو لقمہ میرے منہ میں پہنچتا تھا اُس سے میرے دل میں نورِ معرفت پیدا ہوتا تھا۔" اس کے بعد آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شیخ مخزومی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دستِ حق پر بیعت طریقت کرلی اور ان کے دستِ مبارک سے خرقۂ ولایت پہنا۔ آپ کے پیر کامل نے آپ سے فرمایا، "اے عبدالقادر یہ خرقہ جناب سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو عطا فرمایا تھا انہوں نے حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو عطا فرمایا اور اُن سے دست بدست مجھ تک پہنچا ہے۔"

حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جوں ہی یہ خرقہ ولایت پہنا تو اُن پر انوار و تجلیات کی بارش ہوگئی اور اُن پر خاص قسم کی کیف و سرور کی کیفیت طاری ہوگئی۔ آپ کے پیر کامل نے آپ کو ہدایت فرمائی کہ اب اس ویرانے کو چھوڑ کر شہر کا رخ کریں اور خلق خدا میں دین و سنت کی اشاعت میں کوشاں ہو جائیں چنانچہ شیخ نے آپ کو اپنے مدرسے میں صدر المدرسین مقرر کر دیا اور خود گوشہ نشین ہوگئے چنانچہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مدرسہ میں ہی قیام فرمایا تاکہ دن رات اپنے پیر کامل کی صحبت سے فیض بھی حاصل کریں اور اسلام کی ترویج بھی ہوتی رہے چنانچہ روحانی ترقی کے ساتھ ساتھ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ دین کی تبلیغ کا کام بھی خوب زور و شور سے انجام دیتے رہے۔ (طبقات الکبریٰ، جلد 1، صفحہ 127، جامع کرامت الاولیاء جلد 2، صفحہ 202)

درس وتدریس اور فتاویٰ نویسی

حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب درس و تدریس کی ذمہ داری سنبھالی تو

اس علم کے آفتاب سے روشنی لینے کیلئے ہزاروں طالبانِ علم جمع ہو گئے اور اس سے علمی نور حاصل کرنے مین سرگرداں ہو گئے اور یوں علم کی پیاس بجھا کر طالبان علم کو سیراب کرنے کیلئے عالم اسلام کے گوشہ گوشہ میں پھیل گئے حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ چودہ علم کا درس دیا کرتے تھے اور اس طرح پورے بیس برس یعنی 500ھ سے 521ھ تک طالبان علم کو علومِ دینیہ سے مستفیض فرمایا آپ کے بیشمار شاگرد آپ سے فارغ التحصیل ہو کر دنیا کے خطے خطے میں پھیل گئے اور اس طرح اسلامی تعلیمات کا نور پھیلنے لگا۔ (طبقات الکبریٰ، جلد 1، صفحہ 127، قلائد الجواہر، صفحہ 38)

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ علم وحکمت کی ضیاء پھیلانے کے ساتھ ساتھ دنیائے اسلام سے آئے ہوئے استفتاء کے جوابات بھی دینے کی ذمہ داری نبھاتے رہے کوئی دن ایسا نہ گزرا کہ آپ کے پاس دینی سوالات نہ آئے ہوں آپ درس وتدریس کے ساتھ ساتھ فتاویٰ نویسی کو بھی برابر وقت دیتے۔ آئے ہوئے سوالات پر خوب غور وفکر کرتے اور اپنی رائے دیتے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں علماء کرام وفقہاء کرام اور وہ طلباء بھی حاضر ہوا کرتے تھے جو مختلف علوم میں دسترس تو رکھتے تھے لیکن آپ کی صحبت بابرکت سے اور آپ کے شدت علوم سے فیض حاصل کرنا اپنے لئے خوش بختی تصور کرتے تھے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہیں اپنے حلقہء درس میں شریک فرما کر انہیں مستفید فرماتے۔ اپنے طلباء اور حلقہ درس میں شریک معتقدین پر آپ کی خصوصی توجہ اور نظرِ کرم ہی تھی کہ آپ کے شاگردوں نے بھی تصنیف وتالیف میں خوب دھوم مچائی اور شاندار کتب تصنیف کیں اور اس طرح آپ علم ومعرفت اور ولایت کا روشن چمکتا سورج بن کر آفاقِ عالم پر جگمگانے لگے آپ کی آواز پوری

دنیا میں پھیلنے لگی یہاں تک کہ تمام مخلوق آپ کے علم وکمال کا اعتراف کرنے لگی۔(طبقات الکبریٰ، جلد 1، صفحہ 127، اخبار الاخیار فارسی، صفحہ 17، قلائد الجواہر، صفحہ 38، 18)

وعظ و نصیحت

درس وتدریس وفتاوٰی نویسی کی مصروفیات ابھی جاری ہی تھیں کہ ایک دن 14 شوال 521ھ کی دوپہر آپ نے خواب میں سرور عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کی زیارت باسعادت حاصل کی آپ نے دیکھا کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم آپ سے ارشاد فرمارہے ہیں!"بیٹا عبدالقادر تم عوام کو وعظ ونصیحت کیوں نہیں کرتے۔"

عرض کی،"میرے آقا ومولا صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم میں عجمی ہوں فصحائے عرب کے سامنے کیسے زبان کھولوں؟"

تو حضور پُرنور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ سلم نے اپنا لعابِ دہن مبارک آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی زبان مبارک پر لگایا اور فرمایا،"اب جاؤ اور عوام کو وعظ ونصیحت کرو۔"

اور اس طرح قدرت نے آپ کو لازوال وشاندار زورِ خطابت سے نوازا۔(سفینۃ الاولیاء، صفحہ 67، اخبار الاخیار فارسی، صفحہ 18)

چنانچہ جب آپ خواب سے بیدار ہوئے تو ظہر کا وقت تھا آپ نے نماز ادا فرمائی اور منبر پر تشریف لے گئے اور وعظ ونصیحت شروع کی آپ کا وعظ کرنا تھا آپ کی زبان سے فصاحت وبلاغت کا سمندر جاری ہوگیا حاضرین محفل آپ کی اس پُراثر زبان کے سحر میں گم ہوگئے اور ان کے دل اس کے اثر سے پگھلنے لگے۔اور ہوتے ہوتے اس مجلس وعظ میں شہر کے کونے کونے سے لوگ آکر جمع ہونے لگے آپ کی زورِ خطابت اور وعظ ونصیحت کی

شہرت عراق سے نکل کر عرب و شام و ایران تک جا پہنچی آپ کی مجلس وعظ میں تل دھرنے کو جگہ نہ ہوتی بال آخر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منبر شریف شہر سے باہر عید گاہ کے وسیع میدان میں رکھوا دیا گیا آپ کی مجلس وعظ میں ایک وقت میں ستر ستر ہزار سامعین آپ کے وعظ سننے کیلئے موجود ہوتے اور آپ کی یہ کرامت ہے کہ دور نزدیک سب کو آپ کی آواز یکساں سنائی دیتی آپ کے وعظ کا یہ اثر تھا کہ لوگ دھاڑیں مار مار کر روتے اور بے ہوش ہو جاتے کچھ گریبان پھاڑ کر جنگل میں نکل جاتے اور کچھ وہیں تڑپ تڑپ کر جان دے دیتے آپ کے وعظ کے وقت فضا سے رونے کی آوازیں آتی تھیں اور اکثر اوقات حاضرین مجلس اپنے ہاتھ جب فرش پر رکھتے تو اُن لوگوں پر پڑتے جو بظاہر نظر نہ آتے تھے آپ کی مجلس وعظ میں ایک ایک وقت میں چار چار سو دواتیں آپ کے مواعظ حسنہ کو لکھنے کیلئے استعمال ہوتی تھیں آپ کی مجلسِ وعظ میں عام لوگ ہی نہیں بلکہ اپنے وقت کے بیشمار اکابر مشائخ اور علماء و فقہاء بھی شریک ہوا کرتے تھے یہاں تک کہ امراء وزراء اور خلیفہ بھی آپ کی مجلس وعظ میں بے ادب سر جھکا کر بیٹھتے۔ (تحفۃ القادریہ، صفحہ 109، بہجۃ الاسرار، قلائد الجواہر)

حضرت ابو محمد مفرج بن شہاب شیبانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ، "سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہرت و معقولیت دیکھ کر بغداد کے علماء و فضلاء کی ایک جماعت آپ کا امتحان لینے کی نیت سے آئی اس جماعت میں ایک سو فقہیہ تھے جن پر اہل بغداد کو کامل اعتماد تھا ابھی وہ سب آ کر حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مجلس میں بیٹھے ہی تھے کہ معاً میں نے دیکھا کہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سینہ مبارک سے نور پھوٹنا شروع ہوا جس کو دیکھتے ہی دیکھتے علماء وقت کی آنکھیں خیرہ ہو گئیں حتیٰ کہ وہ سب دیوانے ہو کر

چیخنے لگے اور اپنے کپڑے پھاڑنے لگے انہوں نے اپنی پگڑیاں اتار پھینکیں اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قدموں پر اپنے سر رکھ دیئے، مجلس میں ان کی چیخ و پکار سے ایسا شور برپا ہوا کہ میں نے خیال کیا کہ زلزلہ آ گیا ہے آخر غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اُن کی حالت پر رحم آیا سب کو معاف فرمایا، پھر ایک ایک کو اٹھا کر اپنے سینے سے لگایا اور بتایا کہ تمہارا سوال یہ تھا اور اس کا جواب یہ ہے۔ اس واقعہ کی سارے بغداد میں دھوم مچ گئی جب علماء سے میں نے خود حقیقت حال معلوم کی تو انہوں نے بتایا کہ ہم جیسے ہی مجلس میں جا کر بیٹھتے تو ہمارا علم سلب ہو گیا یہاں تک کہ جب حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے سینہ مبارک سے لگایا تو ہمارا علم واپس آ گیا اور ہمارے سوالات کے جو جوابات آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عنایت فرمائے وہ اس قدر مدلل تھے کہ اس سے پیشتر ہمارے ذہن میں نہ تھے۔ (تفریح الخاطر، صفحہ 51، طبقات الکبریٰ، جلد 1، صفحہ 128، نزہتہ الخاطر، صفحہ 68)

آپ کے پُر اثر وعظ و نصیحت کا ہی اثر تھا کہ اہل بغداد جو کچھ عرصہ پہلے لعولعب و فتنہ انگیزیوں میں مبتلا تھے بدکاریوں اور بے ہودگیوں کے غلیظ کیچڑ میں دھنسے ہوئے تھے اس پیکر رشد و ہدایت کا دامن تھام کر باہر نکل آئے اور آپ کے وعظ و نصیحت سے اپنے ظاہر و باطن کو چمکا ڈالا حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دستگیری کیا فرمائی کہ یہودی ہو یا نصرانی بدعقیدہ ہو یا بدمذہب گناہگار ہو یا بدکار قاتل ہو یا لٹیرا غرض ہر ایک آپ کے دامن رحمت میں آ کر تائب ہو جاتا آپ کے اس روحانی فیض سے ایک لاکھ فاسق و فاجر راہ راست پر آئے اور ہزاروں بدمذہبوں نے اسلام قبول کر لیا آپ کے مُریدین عالم اسلام کے چپے چپے میں پھیل گئے اور یوں اسلام کی نورانی شعاعیں عراق، شام، عرب و ایران غرض تمام عالم

میں پھیل گئیں۔ مسلسل نصف صدی تک طالبانِ فیض آپ سے روحانی فیض لیتے رہے اور یوں دین اسلام جونحیف وکمزور ہو چکا تھااور اس کی آب وتاب ماند پڑھنے لگی تھی آپ کے وعظ ونصیحت اور فیض روحانی کے سبب پوری آب وتاب کے ساتھ ایسا منور ہوا کہ تمام عالم اسلام منور ہوگیا۔

دین اسلام کی نئی زندگی

بغداد کے ایک سنسان راستے پر ایک نوجوان مسافر اپنی دھن میں مگن چلا جارہا تھا کہ اس نے راستے میں ایک جگہ ایک پریشان حال بوڑھے کو دیکھا جونہایت نحیف وکمزور اور آخری سانسیں لے رہا تھااس نوجوان کو بوڑھے کی اس حالت پر بہت رحم آیااور اس دم توڑتے ہوئے ناتواں بوڑھے کو سہارا دینے کیلئے اپنا ہاتھ بڑھایا بوڑھے نے اپنا لرزتا کانپتا ناتواں ہاتھ نوجوان کی طرف بڑھادیا نوجوان نے بوڑھے کا ہاتھ لیا پکڑا دیکھتے ہی دیکھتے اس بوڑھے کی حالت بدلنے لگی اور اس میں تیزی سے طاقت وتوانائی آنے لگی اور کچھ ہی لمحوں بعد وہ نحیف وناتواں کمزور بوڑھا ایک صحت مند نوجوان میں بدل گیا اس کا چہرہ پھول کی مانند کھل گیا اور مسکرانے لگا اور آنکھیں زندگی کی روشنی سے جگمگانے لگیں وہ مسافر یہ منظر دیکھ کر سخت حیرت میں مبتلا ہو گیا اس کی اس حیرت کو دیکھ کر اُس نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا، "اے عبدالقادر! اس میں حیرت کی کوئی بات نہیں میں آپ کے نانا جان کا دین ہوں میری حالت خستہ وخراب ہو چکی تھی آپ کے ذریعے سے اللہ عزوجل نے بھی نئی زندگی بخشی ہے دراصل آپ "محی الدین" ہیں۔"

(خزینۃ الاصفیاء، جلد 1، صفحہ 94، سفینۃ الاولیاء، صفحہ 61، نفحات الانس، صفحہ 60)

اس واقعہ سے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ اللہ عزوجل نے آپ کی ذات اقدس کو نبوت کی "نیابت" جیسے عظیم منصب کے لئے پہلے ہی چن لیا تھا چنانچہ اسی مقصد کے تحت آپ کی خاص تربیت فرمائی گئی اور اللہ عزوجل نے اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سنت وتعلیمات نورانی کے مطابق ہر طرح کی ظاہری و باطنی تکمیل فرمائی اور آپ کو خود محی الدین کے عظیم لقب سے سرفراز فرمایا۔ اور حقیقتاً آپ اس عظیم لقب کے حقدار بھی ہیں کہ "محی الدین" کے معنی ہیں "دین کو زندہ کرنے والا" اور حقیقت بھی یہی ہے کہ دین اسلام جو دم توڑ رہا تھا آپ کے بابرکت وجود سے دوبارہ زندہ ہوگیا اور پورے عالم اسلام میں لوگ آپ کو محی الدین کے لقب سے پکارنے لگے اور آپ کو محی الدین تسلیم کرنے میں کوئی پس وپیش نہ کی حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی وہ عارفِ کامل ہیں جنہوں نے روحانی اور نورانی تعلیمات وکاوشوں سے تاریک دلوں کو منور کردیا اپنے عظیم دینی کارناموں کے سبب لوگوں میں اسلام کی نئی روح پھونک دی آپ نے جہاں توحید ربانی کا سبق عام کیا وہیں عشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے لوگوں کے دلوں کو منور کیا لوگوں کی اخلاقی اصلاح فرمائی اور شریعت وسنت کا درس دیا دنیا سے نفرت اور آخرت کی فکر کو عام کیا معرفتِ الٰہی سے روشناس فرمایا اور تمام عالم اسلام میں اپنے فیوض وبرکات جاری فرمادیئے۔

منصب غوثیت کبریٰ

اللہ عزوجل کے مقرب ومحبوب بندے جو اولیاء اللہ کہلاتے ہیں کائنات کی ہر شے پر اللہ عزوجل کے اذن سے دسترس وتصرف رکھتے ہیں اور جو کائنات میں ہے اس وسیع نظام سے خوب واقف ہوتے ہیں عام لوگ اس کائنات کے خفیہ نظام ومعاملات اور اشیاء کے

متعلق لاعلم ہوتے ہیں مگر یہ اولیاء اللہ اپنے رب عزوجل کے راز دار ہوتے ہیں جو ظاہر و باطن سب کی خبر رکھتے ہیں ان اولیاء اللہ کے بھی مختلف مراتب اور درجے ہوتے ہیں جن میں ابدال، اقطاب، غوث وغیرہ ہیں۔

غوث

رب عزوجل کا بہت ہی خاص اور مقرب بندہ ہوتا ہے جو تمام اولیاء اللہ پر فوقیت رکھتا ہے اور آپ کی ذات قدرت الٰہی کا مظہر ہوتی ہے اس کا ہر قول اور ہر فعل اسمائے الٰہی کا مظہر ہوتا ہے اور اپنے اس امتیازی درجے کے سبب وہ معرفت الٰہی کے رازوں کو پالیتا ہے اس کی نظر لوحِ محفوظ پر بھی رہتی ہے اور وہ اسرارِ الٰہی کی تصویر بن جاتا ہے۔

سیدنا غوث الاعظم دستگیر رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اس بلند و بالا درجہ غوثیت پر فائز ہیں جو کسی کو حاصل نہیں اور نہ ہوگا۔ یہاں تک کہ آپ اپنے اپنے وقتوں کے تمام غوث پر برتری اور امتیاز رکھتے ہیں اور بلاشبہ غوث الاعظم ہیں۔ خود حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ ارشاد فرماتے ہیں، "میں نے سعادتِ کبریٰ پالی میں اسرار الٰہی ہوں تمہارے لئے اللہ تعالٰی کی حجت ہوں زمینوں میں میرا ڈنکا بج رہا ہے تمام شہر میرے حکم کے ماتحت ہیں۔ میں احوال کو سلب کرسکتا ہوں متقدمین کے سورج غروب ہو گئے مگر میرا سورج بلندی اور عظمت کے آسمان پر ہمیشہ جلوہ افروز رہے گا انسان جن سب کے مشائخ ہوتے ہیں مگر میں "شیخ کل" ہوں مجھے اللہ نے اپنی نگاہ خاص میں رکھا ہے مجھے میرا رب فرماتا ہے اے عبدالقادر! تمہیں میری قسم یہ چیز کھالو تمہیں میری قسم ہے یہ چیز پی لو جب میں گفتگو کرتا ہوں تو میرا رب فرماتا ہے، مجھے اپنی قسم تم سچ کہتے ہو۔ میں قرب الٰہی کی بارگاہ میں تنہا ہوں میرا رتبہ تم سب سے برتر ہے

اور ہمیشہ کیلئے برتر ہے۔" جس شخص نے اپنے آپ کو میرے سے منسوب کیا اور میرے عقیدت مندوں میں شامل ہوا اللہ پاک اُسے قبول فرما کر اپنی رحمت سے نوازتا ہے میرے سارے محبین جنت میں داخل کئے جائیں گے یہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے۔(ماخوذ از قصیدہ غوثیہ)

الغرض غوث الاعظم اولیاء اللہ میں وہ امتیازی شان رکھتے ہیں جو کسی کو حاصل نہیں ہر ولی آپ کے زیرِ سایہ ہے اور رہے گا آپ کی نسبت ہی کسی ولی اور عارف کو منصبِ ولایت پر افنز کر سکتی آپ کی نسبت کے بغیر یہ درجہ کسی کو حاصل ہو ہی نہیں سکتا آپ حقیقتاً پیرانِ پیر ہیں اور رہتی دنیا تک رہینگے۔

سارے اقطاب جہاں کرتے ہیں کعبے کا طواف
کعبہ کرتا ہے طواف درِ والا تیرا

اللہ تعالیٰ نے آپ کو منصب غوثیت کبریٰ اور مقام تکوین عطا فرمایا اسی لئے آپ فرماتے ہیں اگر میرا مرید مشرق میں کہیں بے پردہ ہو جائے اور میں مغرب میں ہوں تو بھی اس کی ستر پوشی کرتا ہوں۔(بہجۃ الاسرار)

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا" اے میرے مرید میرا دامن مضبوطی سے پکڑ لے اور مجھ پر پورا اعتماد رکھ میں تیری حمایت دنیا میں بھی کروں گا اور قیامت کے دن بھی۔"

آپ کے درجہ غوثیت کی بلندی کا اندازہ آپ کے اس ارشاد پاک سے بھی بخوبی ہو جاتا ہے کہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں،" جو شخص خود کو میری طرف منسوب کرے اور مجھ سے عقیدت رکھے تو اللہ تعالیٰ اُسے قبول فرما کر اس پر رحمت فرمائے گا اگر

اس کے اعمال مکروہ ہوں تو اسے توبہ کی توفیق دے گا ایسا شخص میرے مُریدوں میں سے ہوگا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ میرے مُریدوں میرے سلسلے والوں میرے پیروکاروں اور میرے عقیدت مندوں کو جنت میں داخل فرمائے گا۔

(اخبار الاخیار)

بارگاہ غوثیت میں علمائے کرام و پیران عظام کا خراج عقیدت

یہ ایک اٹل حقیقت ہے حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ غوثیت کے اعلیٰ و بلند ترین مرتبہ پر فائز ہیں جہاں کسی اور کی پہنچ ممکن نہیں ۔آپ کا فیض اس پوری کائنات میں جاری و ساری ہے اور رب عزوجل کے اذن سے یہ کائنات آپ کے حکم کی ماتحت ہے۔آپ کے درجہ فضیلت کی تصدیق وتائید تمام پیران عظام،اولیائے کرام وعلماء مشائخ نے کی۔وہ امام المحدثین شیخ عبدالحق محدث دہلوی ہوں یا امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی،سلطان الہند معین الدین چشتی اجمیری ہوں یا حضرت بہاؤالدین زکریا ملتانی، حضرت قطب الاقطاب بختیار کاکی وحضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند ہوں یا حضرت مخدوم علی احمد صابر کلیری (حضرت سلطان باہو،الغرض حضرت عبدالرحمٰن جامی ہوں یا امام اہلسنت احمد رضا محدث بریلوی ہر کوئی آپ کی بارگاہ غوثیت میں سر جھکائے ہوئے ہے اور اپنا آقا و مولیٰ جانتے ہوئے بارگاہ الٰہی میں انہیں وسیلہ بنائے ہوئے ہے ان کے ارشادات وتعلیمات پر عمل پیرا ہوتا ہوا نظر آتا ہے ۔ان پیران عظام واولیائے کرام کا اعتراف غوثیت وفضیلت غوث الاعظم کی چند جھلکیاں ملاحظہ ہوں۔

امام المحدثین حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی کا خراج عقیدت!

حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو قطبیت کبریٰ اور ولایت عظیمہ کا مرتبہ عطا فرمایا یہاں تک کہ تمام عالم کے فقہاء علماء طلباء اور فقراء کی توجہ آپ کے آستانہ مبارک کی طرف ہوگئی حکمت و دانائی کے چشمے آپ کی زبان سے جاری ہوگئے اور عالم الملکوت سے عالم دنیا تک آپ کے کمال و جلال کا شہرہ ہوگیا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعے علامات قدرت و امارت اور دلائل و براہین کرامت آفتاب نصف النہار سے زیادہ واضح فرمائے اور جود و عطا کے خزانوں کی کنجیاں اور قدرت و تصرفات کی لگامیں آپ کے قبضہ اقتدار اور دست اختیار کے سپرد فرمائیں تمام مخلوق کے قلوب کو آپ کی عظمت کے سامنے سرنگوں کر دیا، اور تمام اولیاء کو آپ کے قدم مبارک کے سائے میں دے دیا کیونکہ آپ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس منصب پر فائز کئے گئے تھے جیسا کہ آپ کا ارشاد ہے۔،، میرا یہ قدم اولیاء کی گردنوں پر ہے۔ امام المحدثین فرماتے ہیں اگر دوسرے لوگ قطب ہیں تو یہ خلف صادق قطب الاقطاب ہیں اگر دوسرے لوگ سلطان ہیں تو یہ خلف صادق شہنشاہ سلاطین ہیں اور آپ کا اسم گرامی شیخ سید سلطان محی الدین عبد القادر جیلانی ہے جنہوں نے دین اسلام کو دوبارہ زندہ کیا اور طریقہ کفار کو ختم کر دیا اور نبی کریم ﷺ کا بھی یہی ارشاد مبارک ہے کہ،، الشیخ یحی قطبیت،، شیخ کامل زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے امام المحدثین مزید ارشاد فرماتے ہیں۔

غوث الثقلین کے معنیٰ ہی یہ ہیں کہ جنات اور انسان اس کی پناہ لیں چنانچہ میں بیکس و محتاج بھی انہیں کی پناہ کا طلبگار اور انہی کے دربار کا غلام ہوں مجھ پر ان کا کرم اور

عنایت ہے اور ان کی مہربانیوں کے بغیر کوئی فریاد سننے والا نہیں ہے۔ مزید فرماتے ہیں امید ہے کہ اگر کبھی راہ سے بھٹک جاؤں تو وہ راہبری کریں اور اگر ٹھوکر کھاؤں تو وہ مجھے سنبھال لیں کیونکہ انہوں نے اپنے دوستوں کو یہ خوشخبری دی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے لئے ایک رجسٹر بنا دیا ہے جس میں میرے قیامت تک ہونے والے مریدوں کا نام لکھا ہوا ہے حکم الٰہی ہو چکا کہ میں نے ان سب کی مغفرت فرما دی ہے، کاش میرا نام بھی آپ کے مریدوں کے رجسٹر میں لکھا ہوا ہو پھر مجھے کوئی غم نہ ہوگا کیونکہ میری خواہش کے مطابق کے میرا کام پورا ہو گیا ہے میں نامراد بھی حضرت غوث الثقلین کا مرید بن گیا ہوں قبول کرنا یا انکار کر دینا یہ ان کے ہاتھ میں ہے میں اِن کے طلب گاروں میں ہوں، ان کا چاہنا ان کے اختیار میں ہے۔
(اخبارالاخیار)

امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی: رحمۃ اللہ علیہ کا خراج عقیدت

امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی: رحمۃ اللہ علیہ حضور غوث اعظم: رضی اللہ عنہ کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں۔ "جس قدر خوارق حضور سید محی الدین جیلانی قدس سرہ سے ظاہر ہوئے ویسے خوارق ان میں کسی سے ظاہر نہیں ہوئے۔

(مکتوبات شریف دفتر اوّل حصہ سوم صفحہ (120

مزید ارشاد فرماتے ہیں۔ "حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم اسی راہ (ولایت) سے داخل ہونے والوں کے پیشوا ہیں گویا حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا قدم آنحضرت: صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: کے قدم مبارک پر ہے اور حضرت فاطمہ زہراء و حضرات حسنین رضی اللہ عنہما بھی اسی مقام پر ان کے ساتھ شامل ہیں ان کے بعد یہ منصب بالترتیب بارہ اماموں تک پہنچتا رہا

یہاں تک کہ نوبت حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ تک پہنچتی ہے اور یہ مرتبہ آپ کو مل گیا مذکورہ بالا اماموں اور حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کے درمیان کوئی شخص اس مرتبہ پر نہیں اب جس قدر فیض و برکات تمام اقطاب اور ولیوں کو پہنچتے ہیں آپ ہی کے ذریعے پہنچتے ہیں ان کے مرکز فیض کے بغیر ولایت کا منصب کسی کو نہیں مل سکتا۔ (مکتوبات شریف فارسی جلد 3 صفحہ 251)

خواجہ خواجگان خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کا خراج عقیدت!

خواجہ خواجگان خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ دربار غوثیت میں یوں عرض کرتے ہیں۔

یا غوث معظم نور ہدیٰ مختار نبی مختار خدا
سلطان دوعالم قطب علی حیراں زجلالت ارض وسما
صدق عہد صدیق وشی ،ور عدل وعدالت چوں عمری
اے کان حیا عثمان منشی مانند علی باوجود وسخا
درزم نبی عالی شانی ستار عیوب مریدانی
درملک ولایت سلطانی اے منبع فضل وجودوسخا
چو پائے نبی شد تاج سرت ،تاج عہد عالم شد قامت
اقطاب جہاں درپیش درت افتادہ چوپیش شاہ وگدا
گرداد مسیح بہ مردہ رواں راوی تو بدیں محمد جان
عہد عالم ”محی الدین“ گویاں برحسن وجماعت گشتہ فدا

حضرت شاہ ولی اللہ: رحمۃ اللہ علیہ کا خراج عقیدت!

حضرت شاہ ولی اللہ: رحمۃ اللہ علیہ غوث اعظم دستگیر: رضی اللہ عنہ کا مقام محبوبیت کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں۔ حضرت غوث الاعظم کی اصل نسبت،، نسبت اویسیہ، ہے جس میں بنت سکینہ کی برکات شامل ہیں اس مقام محبوبیت کے ذریعے ایسی تجلیات الٰہی کا ظہور ہوتا ہے جن کی انتہا نہیں۔ (ہمعات)

حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کا خراج عقیدت

سلسلہ نقشبندیہ کے سردار حضرت بہاؤ الدین نقشبند: رحمۃ اللہ علیہ حضور غوث اعظم کا بلند بالا مرتبہ اور سب پر ان کی برتری بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں!

بادشاہ ہر دو عالم شاہ عبدالقادر است
سرور اولاد آدم شاہ عبدالقادر است

حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی: رحمۃ اللہ علیہ کا خراج عقیدت

سر گروہ سہروردیاں ہند حضرت خواجہ بہاؤ الدین ملتانی: رحمۃ اللہ علیہ حضور غوث الاعظم: رضی اللہ عنہ کی نیابت نبوت کے بارے میں فرماتے ہیں!

دستگیر بے کساں و چارہء بے چارگاں
شیخ عبد القادر است آں رحمۃ اللعالمین

حضرت مولانا روم علیہ الرحمۃ

حضرت مولانا روم: رحمۃ اللہ علیہ قصیدہ غوثیہ میں کئے گئے حضور غوث الاعظم: رضی اللہ

عنہ کے فضائل ومناقب سے بھرپور بلند وبانگ دعوؤں کی تائید وتصدیق کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں، فقیر کہتا ہے کہ قصیدہ غوثیہ شریف بھی اسی مقام قرب کی ایک خود دار آواز ہے جس کو غوث اعظم: رضی اللہ عنہ کے باطنی احوال کی اجمالی تفسیر سمجھنی چاہیے۔

حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو دراز چشتی: رحمۃ اللہ علیہ

خانوادہ چشتیہ کے چشم وچراغ حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو دراز چشتی: رحمۃ اللہ علیہ بارگاہ غوثیت میں یوں عرض گزار ہیں!

یاقطب یا غوث اعظم یا ولی روشن ضمیر
بندہ ام تابند ام جز توند ارم دستگیر
بردر درگاہ والا سائلم یا آفتاب
خاطر ناشاد را کن شاد یا پیران پیر

حضرت امداد اللہ مہاجر مکی: رحمۃ اللہ علیہ

پیر طریقت حضرت امداد اللہ مہاجر مکی بارگاہ غوثیت الاعظم میں یوں التجا کرتے ہیں!

خداوند بحق شاہ جیلاں
محی الدین غوث وقطب دوراں
بکن خالی مرا ازہر خیالے
لیکن آں کہ زور پیدا است حالے

شیخ ابوالبرکات: رحمۃ اللہ علیہ

شیخ ابوالبرکات اعتراف فرماتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں

حضرت غوث الاعظم کے اذن واجازت کے بغیر کوئی ولی ظاہر اور باطن میں تصرف نہیں کرسکتا۔ (تحفہ قادریہ صفحہ 65 از شاہ ابوالمعالی)

علامہ عبدالقادرالدین: رحمۃ اللہ علیہ

حضرت علامہ فرماتے ہیں ہر زمانہ میں تمام قطب، غوث اور اولیاء اللہ آپ کی بابرکات سے مستفیض ہوتے رہینگے۔ (تفریح الخاطر صفحہ، 38 مطبوعہ مصر)

حضرت مخدوم صابر کلیری: رحمۃ اللہ علیہ

حضرت صابر کلیری بارگاہ غوثیت میں یوں صدا لگاتے ہیں۔

من آمدم تو پیش تو سلطان عاشقان
ذات توہست قبلہ ایمان عاشقان
در ہر دوکون جز تو کسے نیست دستگیر
دستم بگیراز محرم اے جان عاشقان

حضرت قطب الدین بختیار کاکی چشتی: رحمۃ اللہ علیہ

حضرت قطب الدین: رحمۃ اللہ علیہ حضور الاعظم: رضی اللہ عنہ کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں۔

قبلہ اہل صفا حضرت غوث الثقلین
دستگیر عہد جا حضرت غوث الثقلین

بے نواختہ دلم نیست کسے آنکہ وہد
خستہ راجز تو دوا حضرت غوث الثقلین
خاک پائے تو بود روشنی اہل نظر
دیدہ را بخش ضیاء حضرت۔ غوث الثقلین
مردہ دل گشتہ ام ونام تو محی الدین است
مردہ رازندہ نما حضرت غوث الثقلین

شیخ ماجد الکروی: رحمۃ اللہ علیہ

شیخ صاحب فرماتے ہیں کہ اس وقت روئے زمین پر کوئی ولی اللہ ایسا باقی نہ رہا جس نے آپ کے اعلٰی مرتبہ کا اعتراف کرتے ہوئے اپنی گردن نہ جھکائی ہو۔

(بہجۃ الاسرار صفحہ 9، قلائد الجواہر صفحہ 94)

شیخ لولو الامنی: رحمۃ اللہ علیہ

شیخ موصوف حضور غوث الاعظم: رضی اللہ عنہ کی تمام ولیوں پر برتری ظاہر کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں میں نے (آپ کے ارشاد پر) مشرق ومغرب میں اولیاء اللہ کو اپنی گردنیں جھکاتے ہوئے دیکھا اور میں نے دیکھا ایک شخص نے گردن نہ جھکائی تو اس کا حال دگرگوں ہوگیا۔ (قلائد الجواہر صفحہ 25)

حضرت سید احمد رفاعی: رحمۃ اللہ علیہ

حضرت رفاعی خود حضور غوث الاعظم: رضی اللہ عنہ کی شان ومرتبہ بیان کرتے ہوئے

ارشاد فرماتے ہیں کہ کس میں قدرت ہے کہ شیخ عبد القادر جیلانی کے رتبہ کے شایان شان مناقب بیان کرے وہ تو اس پائے کے بزرگ ہیں کہ ان کے ایک جانب شریعت کا دریا اور دوسری جانب حقیقت کا دریا موجزن ہے جس میں چاہتے ہیں وہ غوطہ زن ہو جاتے ہیں۔

(خزینۃ الاصفیاء جلد 1 صفحہ 98، اخبار الاخیار صفحہ 17، طبقات الکبریٰ جلد 1 صفحہ 126)

حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی ذات وصفات

حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ اسلامی احکامات اور سنتِ مصطفٰی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عملی تصویر تھے اور نہ صرف شریعت بلکہ طریقت میں بھی اپنی مثال آپ تھے آپ کی پوری زندگی پر نظر ڈالی جائے تو آپ کا ہر کام چلنا، پھرنا، سونا، جاگنا، کھانا، پینا، بات کرنا صرف اور صرف اپنے رب عزوجل کی رضاو خوشنودی حاصل کرنے کیلئے تھا۔

آپ نہایت خوش اخلاق وخوش گفتار، وسیع القلب و وسیع الذہن، مہربان، مشفق، وعدہ نبھانے والے بڑوں کی عزت واحترام کرنے والے اور چھوٹوں پر شفقت ومحبت سے پیش آنے والے سلام میں ہمیشہ پہل کرنے والے تھے۔

آپ کی سیرت ملاحظہ کی جائے تو معلوم ہوگا کہ آپ کی ساری زندگی میں کبھی کوئی نماز قضاء نہیں ہوئی یہاں تک کہ کبھی کوئی نماز جماعت کے ساتھ بھی قضاء نہیں ہوئی آپ نے 40 سال تک عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا کی اور 15 سال تک آپ کا یہ معمول تھا کہ عشاء کی نماز کے بعد قرآن مجید کی تلاوت شروع کرتے اور فجر سے پہلے پہلے سارا کلامِ پاک ختم فرمالیتے آپ ہمیشہ روزے سے رہتے اور اتنی کثرت کے ساتھ کلام پاک ختم فرمالیتے آپ ہمیشہ روزے سے رہتے اور اتنی کثرت کے ساتھ نوافل ادا فرماتے کہ آپ کے پاؤں

مبارک پر سوجن آ جاتی آپ نے ساری زندگی کبھی جھوٹ نہیں بولا نہ ہی کبھی اپنے نفس کے کہنے میں آئے اور نہ ہی کبھی شیطان آپ پر قابو پاسکا۔

کوئی بیمار ہو جاتا تو فوراً عیادت کیلئے اُس کے گھر تشریف لے جاتے۔ آپ بہت ہی نرم دل اور خدا ترس تھے کسی سائل کو کبھی منع نہ فرماتے اگر آپ کے پاس دو جوڑے ہوتے تو ایک جوڑا کسی غریب کو ہدیہ کر دیا کرتے ناداروں، غریبوں، کمزوروں کے ساتھ اُٹھتے بیٹھتے ان کی دلجوئی فرماتے ان کے ساتھ بڑی عزت و اکرام کے ساتھ پیش آیا کرتے۔ آپ کا دستر خوان ہر ایک کیلئے وسیع رہتا آپ کی بڑی خواہش تھی کہ دنیا میں کوئی بھوکا نہ رہے۔

آپ فرماتے تھے، "ساری دنیا کی دولت اگر میرے قبضے میں ہو تو میں بھوکوں کو کھانا کھلا دوں۔" ایک اور جگہ آپ نے ارشاد فرمایا۔" جب میں نے تمام اعمال کی چھان بین کی تو مجھے معلوم ہوا کہ سب سے بہتر عمل کھانا کھلانا اور حُسن اخلاق سے پیش آتا ہے اور یہی عین سنت نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہے۔"

آپ نے فرمایا، "کھانا کھلاؤ اور کثرت سے سلام کرو جس کو تم جانتے ہو اس کو بھی اور جس کو تم نہیں جانتے اس کو بھی کیونکہ اس سے محبت میں اضافہ ہوتا ہے۔"

آپ بے حد خود دار تھے ساری زندگی کبھی کسی امیر کا کوئی تحفہ قبول نہیں کیا اور نہ ہی کبھی کسی امیر کو کسی غریب پر ترجیح دی۔ آپ کی صفائی وطہارت کا یہ عالم تھا کہ آپ کے جسم مبارک پر کبھی مکھی نہیں بیٹھی ہمیشہ باادب قبلہ رو بیٹھا کرتے اور سخت مجاہدوں اتنی عبادت و ریاضت ونفاست اور باکمال ذات وصفات کے باوجود آپ ہمیشہ خوف الٰہی سے لرزتے کانپتے رہتے اس خوف الٰہی کے سبب آپ کی آنکھوں میں بار بار آنسو آجایا کرتے۔

آپ کو دنیا کے مال و دولت سے ذرہ برابر بھی محبت نہ تھی۔ مال، رتبہ، عہدہ، امارت سے آپ نفرت فرمایا کرتے تھے۔ کبھی کسی امیر وزیر کی تعظیم میں کھڑے نہیں ہوئے نہ کبھی حاکم کے بستر پر بیٹھے اور نہ ہی کسی بادشاہ کے دستر خوان پر کھانا کھایا۔

آپ کا ایک ایک لمحہ خدمتِ خلق کیلئے وقف تھا آپ کے مدرسے میں ایک دن میں چالیس چالیس ہزار تک نذر آتی لیکن شام تک غریبوں میں تمام دولت تقسیم کر دی جاتی۔ اپنے نفس کی خاطر آپ کبھی غصہ نہ فرماتے البتہ احکامِ الٰہی یا سنت نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خلاف ورزی ہرگز برداشت نہ کرتے اور حق گوئی میں کسی کی پرواہ نہ کرتے۔ نیکی کی دعوت پھیلانے اور بُرائیوں سے بچانے میں ہر دم کوشاں رہتے اور اس معاملے میں کسی کی امارت عہدے نام ونسب سے متاثر نہ ہوتے۔

(قلائدالجواہر، تحفۃ القادریہ، نزہۃ الخاطر، تفریح الخاطر، سفینۃ الاولیاء)

غرض یہ کہ امام شریعت و امام طریقت اپنی ذات وصفات، عادات و اخلاق کی خوبیوں میں اس کمال درجے کو پہنچے ہوئے تھے کہ ان کو بیان کرنا یہ احاطہءِ قلم میں لانا کسی انسان کے بس کی بات نہیں۔

حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کا حلیہ مبارک

حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نورانی پیکر کے مالک تھے قد مبارک درمیانہ اور جسم اطہر سخت عبادت و ریاضت کے سبب کمزور تھا سینہ کشادہ تھا آپ کے چہرہ مبارکہ سے ایسی نورانی کرنیں پھوٹتیں کہ نظر نہ ٹھہر پاتی پیشانی بلند لب شگفتہ رخسار نورانی تھے۔ ابرو باریک و پیوستہ اور ریش مبارک بڑی اور پُر نور تھی لب ولہجہ کسی قدر تیز اور پُر اثر اور جمال بارعب تھا کہ

لوگ دیکھتے ہی دل گرفتہ ہو جاتے ،رنگ گندمی اور پوری شخصیت ہیبت حق کی نورانی شعاعوں سے منور تھی۔

ظاہری وصال

حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ ربیع الثانی 562ھ بمطابق 1166ء میں سخت بیمار ہو گئے اور اسی مہینے 11 ربیع الثانی دوشنبہ کی رات بعد نماز عشاء اپنے خالق حقیقی سے جا ملے وصال کے وقت آپ کی عمر شریف 91 سال تھی آپ کا وصال بغداد میں ہوا اور باب الازواج میں مدفون ہوئے۔

وصال کے وقت انبیاء کرام و اولیائے عظام ملائکہ و جنات نے بھی آپ سے روحانی ملاقات کی۔آپ نے خود فرمایا کہ "بیشک میرے پاس تمہارے علاوہ کچھ اور حضرات بھی تشریف لائے ہیں ان کیلئے جگہ فراخ کر دو۔" ارواح مقربین کی آمد پر آپ ان کے سلام کا جواب بار بار دے رہے تھے وفات کے وقت آپ نے اپنی اولاد سے فرمایا میرے پاس سے ہٹ جاؤ بظاہر میں تمہارے پاس ہوں لیکن میرا دل اجنبی ہے، آپ کے صاجزادے حضرت شیخ عبدالجبار فرماتے ہیں کہ وصال کے وقت میں نے عرض کی حضرت آپ کو کس جگہ درد محسوس ہوتا ہے فرمایا میرے تمام اعضاء درد محسوس کر رہے ہیں لیکن میرا دل بالکل ٹھیک ہے کیونکہ میرا دل خدا کے ساتھ ہے۔

یومِ وصال آپ نے ایک طویل سجدہ کیا اور تمام مسلمانوں کیلئے بارگاہ الٰہی میں دعائیں مانگیں۔

وصال کے وقت آپ نے اپنے بیٹے سید عبدالوہاب جیلانی رضی اللہ عنہ کو وصیت فرمائی کہ:۔

((1اپنے نفس پر تقوی کو لازم رکھنا۔((2اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرنا۔((3 توحید پر ثابت قدم رہنا۔((4یاد رکھو جو شخص اپنی ذات کو خدا کے سپرد کر دیتا ہے تو دنیا کی تمام چیزیں اس کی ملکیت میں دے دی جاتی ہیں۔

حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ آخری سانسوں تک ذکر الٰہی میں مشغول رہے سید موسٰی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے، "آخری حالت میں بار بار فرماتے" تعذزولم یودھا علی الصحۃ" اس کے بعد تین بار اللہ کہا اور اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

"انا للہ وانا الیہ راجعون"

حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے وصال پاک کی خبر سنتے ہی لوگوں کا جم غفیر ہو گیا یہاں تک کہ آپ کے اہلِ خاندان آپ کا جنازہ مبارکہ دن کے وقت نہ اٹھا سکے لوگوں کا اس قدر ہجوم تھا کہ سڑک پر سے گزرنا مشکل تھا چنانچہ رات کے وقت آپ کی تجہیز و تکفین ہوئی لوگ جوق در جوق مزار اقدس پر فاتحہ خوانی کیلئے حاضر ہوتے یہاں تک کہ آج بھی آپ کا مزا مبارک مرجع خلائق ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ (ابن اثر رحمۃ اللہ علیہ)

ازواج واولاد

حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی چار بیویاں تھیں اور اولاد میں آپ کے ستائیس لڑکے اور بائیس لڑکیاں تھیں جن کی اولاد میں بھی خوب برکت ہوئی آپ کی ساری ہی اولاد فضل و کمال کے بلند درجے پر فائز ہوئی اور سب ہی متجاب الدعوات ہوئے آپ کے صاجزادے یوں تو سب ہی اپنے علم و کمال میں اعلٰی وارفع تھے مگر ان میں سے کچھ کو بہت ہی زیادہ شہرت حاصل ہوئی جن کے نام مبارک درج ذیل ہیں۔

(1 سیدنا سیف الدین عبدالوہاب ((2 شرف الدین سیدنا عیسٰی ((3 سراج الدین ابوالفتح سیدنا عبدالجبار ((4 تاج الدین ابوبکر سیدنا عبدالرزق ((5 ابواسحاق سیدنا ابراہیم ((6 ابوالفضل سیدنا محمد ((7 ابوعبدالرحمٰن سیدنا عبداللہ ((8 ابوزکریا سیدنا یحیی ((9 ضیاء الدین ابوالنصر موسٰی ((10 شمس الدین سید عبدالعزیز ((11 سیدنا صالح رحمۃ اللہ علیہم اجمعین ۔(غنیۃ الطالبین، صفحہ (739

حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی تصانیف

حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے دینی خدمات انجام دینے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی اور رات دن اللہ عزوجل کی رضاو خوشنودی کے حصول کیلئے کوشاں رہتے آپ نے اپنی بے پناہ مصروفیات میں سے تصنیف کیلئے بھی وقت نکالا اور یہ اہم فریضہ انجام دیا ان گراں قدر تصانیف کی تعداد بیشمار ہے جن سب کو احاطہء قلم میں لانا مشکل ہے برائے حصول تبرک چند تصانیف کا ذکر درج ذیل پیش کرنے کی سعادت حاصل کی جارہی ہے۔

(1 فتوح الغیب ((2 غنیۃ الطالبین ((3 الفتح الربانی ((4 قصیدہ غوثیہ شریف ((5 مکتوبات محبوب بحانی ((6 دیوانِ غوث الاعظم ((7 کبریت احمر ((8 اس کے علاوہ بیشمار مواعظ و ملفوظات کا گراں بہا مجموعہ جو کتابی شکل میں موجود ہے۔

غرض یہ کہ علم و حکمت سے بھرپور آپ کی نورانی کتابیں اور آپ کا عارفانہ حقائق کا خزینہ اور اسرار الٰہی کا گنجینہ شاعرانہ کلام تمام مسلمانوں کیلئے قیمتی خزانے سے کم نہیں آپ کی ہر تصنیف و کلام وعظ و ملفوظات ہر مسلمان کیلئے در نایاب ہے آپ کے ہر ہر لفظ سے حقائق و معرفت کا انکشاف ہوتا ہے اور یہ سب کا سب قیمتی تحریری خزانہ مسلمانوں کیلئے حرز جاں ہے۔

حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ

کے شاعرانہ کلام کے چند شہ پارے

ربیع الثانی 561ھ کو عالم استغراق میں حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے یہ نورانی کیف وسرشاری لٹاتے اشعار بیان فرمائے۔

بے حجابانہ درآ تادر کاشانہء ما

ترجمہ: اے محبوب ہمارے خانہء دل مین بے پردہ چلا آ

کہ کسے نیست بجز درتو دخانہء ما

ترجمہ: کہ اس گھر میں تیرے درد کے سوا کوئی غیر نہیں

مرغ باغ ملکوتم دریں دیر خراب

ترجمہ: اس ویران دنیا میں ہم باغ ملکوت کے بلبل ہیں

میشود نور تجلائے خدا دانہء ما

ترجمہ: ہمارا دانہ (غذا) نور الہی کی تجلیاں ہیں

محی بہ شمع تجلائے جمالش می سوخت

ترجمہ: اپنے محبوب کے حسن و جمال کی شمع پر "محی" جل مرا

دولت مے گفت زہے ہمت مردانہء ما

ترجمہ: یہ ہمت دیکھ کر خود محبوب بے ساختہ پکار اٹھا کہ شاباش

حضور غوث الاعظم عربی زبان کے ایک بے مثل ولاثانی شاعر تھے اور انہوں نے اس تمام مگر شاعرانہ نعمتوں کو اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خوشنودی و رضا

کیلئے وقف کر دیا دیوان غوث الاعظم آپ کے ان ہی شاعرانہ عظمتوں اور علمی نعمتوں کے مجموعے کا نام ہے۔

حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے ملفوظاتِ گرامی کی جھلک

نزول تقدیر کے وقت حق تعالیٰ پر اعتراض کرنا دین کی موت ہے توحید کی موت ہے توکل اور اخلاص کی موت ہے ایمان والا قلب لفظ" کیوں اور کس طرح" کو نہیں جانتا وہ نہیں جانتا کہ" بلکہ" کیا ہے، اس کا قول" ہاں" ہے۔

(مجلس ,3 شوال المکرم 545ھ، تکشتبہ بوقت صبح)

احکام الٰہی پر کار بند ہو جا کاہل اور سست بن کر بے کار پڑا نہ رہ مبادا تجھے تیرا رب مبتلائے عذاب کر دے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ" جب بندہ عمل میں کوتاہی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے فکر میں مبتلا کر دیتا ہے اہل وعیال کی فکر میں، روزکار کے اندر منافع کی کمی میں؛ اولاد کے نافرمان بن جانے میں، بیوی کے ساتھ باہم نفرت ہو جانے میں، وہ جدھر بھی جاتا ہے ٹھوکر کھاتا ہے یہ سب سزا ہے حق تعالیٰ کی اطاعت میں کوتاہی کرنے کی۔ اپنے مال سے جو کچھ ہو سکے فقیروں کی غم خواری کرو اگر کسی چیز کے دینے کی طاقت ہو خواہ ذراسی ہو یا بہت سی تو سائل کو واپس نہ کرو عطا کو محبوب سمجھنے میں حق تعالیٰ کی موافقت مت کرو شکر گزار بنو کہ اس نے تم کو اہل بنایا اور عطا پر قدرت بخشی۔

(مجلس ,5 شوال المکرم 545ھ، بروز سہ شنبہ)

اے فقیر تو غنی بننے کی تمنا مت کر کیا عجب ہے کہ وہ تیری بربادی کا سبب ہو اور اے مبتلائے مرض تو تندرستی کی آرزو مت کر شاید وہ تیری ہلاکت کا سبب ہو صاحب عقل بن کر

اپنے ثمر کو محفوظ رکھ تیرا انجام محمود ہوگا قناعت کر اس پر جو تجھے حاصل ہو اور اس پر زیاتی کا خواہاں م ہو اور مناسب ہے کہ عو جرائم عافیت دار بن اور دنیا و آخرت میں معافی کے بارے میں تیرا سوال اکثر رہے فقط اسی سوال پر قناعت کر فلاح پائے لوگ وہی ہیں جو اللہ عزوجل کی ڈالی ہوئی مصیبت و آفات پر صبر کرنے والے ہیں اسکی نعمتوں عطاؤں پر شکر کرنے والے ہیں اور اس کا ذکر کرتے رہتے ہیں اپنی زبان سے اور اپنے قلوب سے۔

(مجلس ،5 شوال المکرم 545ھ، بروز جمعہ)

جناب رسول اللہ : صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : نے ارشاد فرمایا، "جس کیلئے خیر کا کوئی دروازہ کھولا جائے تو اُسے چاہیئے کہ اس کو غنیمت سمجھے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ کب بند کر دیا جائے"۔

صاحبو خوش ہو جاؤ اور غنیمت سمجھو زندگی کے دروازے کو جب تک کہ وہ کھلا ہوا ہے۔ عنقریب بند کر دیا جائے گا غنیمت سمجھو نیکو کاریوں کو جب تک کہ تم ان کے کرنے پر قادر ہو۔ غنیمت سمجھو توبہ کے دروازے کو اور اس میں داخل ہو جاؤ جب تک کہ وہ تمہارے لئے کھلا ہوا ہے۔ غنیمت سمجھو دعاء کے دروازے کو کہ وہ تمہارے لئے کھلا ہوا ہے۔ غنیمت سمجھو اپنے دیندار بھائیوں کی روک ٹوک کے دروازے کو کہ وہ تمہارے لئے کھلا ہوا ہے۔ (ورنہ پھر کوئی بھی تم کو بداعمالیوں سے روکنے یا نصیحت کرنے والا نہیں) لوگو! بنالو جس کو توڑ چکے ہو اور لوٹا دو جو کچھ لے چکے ہو اپنے فرار اور بھاگنے سے تائب ہو کر لوٹ آؤ اپنے اللہ عزوجل کی طرف۔

(مجلس 10 شوال المکرم 545ھ۔ بروز یکشنبہ)

پہلے علم حاصل کرو اس کے بعد (عبادت و ریاضت کیلئے) گوشہ نشینی اختیار کرو کیونکہ جہالت کی وجہ سے (آدمی) اپنے کاموں کو سدھارنے کے بجائے بگاڑ لیتا ہے۔ پانچ

وقت کی نماز کی پابندی کرو اور اپنی ہر نماز اس طرح ادا کرو گویا یہ تمہاری زندگی کی آخری نماز ہے۔ جو شخص اپنے علم پر عمل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے علم کو وسیع کرتا ہے اور اُسے علم لدنی عطا فرماتا ہے۔ اس شخص کی صحبت اختیار کر جو تقویٰ اور علم میں تجھ سے بڑھ کر ہو اور نعمت کا شکر گزار بن جا ورنہ وہ تیرے ہاتھ سے چھن جائے گی۔ کیا عجب ہے کہ کل کا دن اسی حالت میں آئے کہ تو سطح زمین سے گم اور قبر کے اندر موجود ہو بلکہ کیا عجیب ہے کہ اگلی ساعت میں ہی ایسا ہو جائے؟ کیا ٹھکانہ ہے غفلت کا تمہارے دل کس قدر سخت ہیں تم سرتاپا پتھر ہو کہ قرآن مجید تم پر پڑھا جاتا ہے پیغمبر کے ارشادات اور اگلوں کے حالات تمہیں سنائے جاتے ہیں مگر تم عبرت نہیں پکڑتے نہ بچتے ہو اور نہ اپنے اعمال بدلتے ہو۔ اے نوجوانوں! کیا تم نہیں دیکھتے کہ حق تعالیٰ تم کو بلا میں مبتلا کرتا ہے تا کہ تم توبہ کرلو مگر تم سمجھتے نہیں اور اڑے ہوئے ہو اس کی معصیتوں پر بجز خاص خاص افراد کے جو شخص بھی بلا میں مبتلا ہوتا ہے وہ اس کیلئے عذاب ہے نعمت نہیں اور گناہوں کی سزا ہے زیادتی درجات و کرامات نہیں۔

مجلس
(2 ذیقعدہ 545ھ، بروز یکشنبہ)

آخرت کو دنیا پر مقدم سمجھ دونوں میں نفع پائے گا اور جب تو دنیا کو آخرت پر مقدم سمجھے گا تو دونوں میں خسارہ اٹھائے گا یہ اس کی سزا ہوگی کہ اس میں کیوں مشغول ہو جس کا تجھ کو حکم نہ تھا جب تو دنیا کے ساتھ مشغول نہ ہوگا تو حق تعالیٰ اس پر اعنات فرما کر تیری مدد فرمائے گا اور تجھ کو دنیا لیتے وقت توفیق بخشے گا اور جب تو اس میں سے کچھ لے گا تو اس میں برکت عطا فرمائے گا مومن شخص دنیا بھی کماتا ہے اور آخرت بھی مگر دنیا صرف اسی قدر جتنے کی اس کو حاجت ہے وہ زیادہ مقدار میں دنیا حاصل نہیں کرتا نادان کا سارا اہتمام دنیا ہی دنیا ہے

اور عارف کا سارا اہتمام آخرت ہی آخرت۔ جب دنیا کی معاش میں ایک روٹی تیرے سامنے آ جائے اور تیرا نفس تجھ سے منازعت کرے (کہ اتنا کم کیوں لایا) اور خواہشات کا طالب ہو تو اس وقت اس شخص کے حال پر نظر کر جسے ٹکڑا بھی میسر نہیں۔

مجلس
(4 ذیقعدہ 545ھ، بروز سہ شنبہ)

روزہ رکھ اور جب افطار کرے تو اپنی افطاری میں سے کچھ فقراء کو بھی دیا کر تنہا مت کھا کیونکہ جو شخص تنہا کھاتا ہے اور دوسروں کو کھلاتا نہیں اس پر اندیشہ ہے محتاج اور بھیک منگا بن جائے گا۔ (افسوس کہ) تم سیر ہو کر کھاتے ہو حالانکہ تمہارے پڑوسی بھوکے ہیں اور دعوٰی یہ ہے کہ ہم مومن ہیں۔ تمہارا ایمان ہرگز صحیح نہیں۔ تم رسول اللہ ﷺ کی اطاعت و تابعداری کا دعوٰی کس طرح کرتے ہو حالانکہ آپ ﷺ کی مخالفت اپنے اقوال و افعال سے کرتے رہتے ہو میں تجھے کہونگا یا تو اسلام کی تمام شرائط کا پابند ہو ورنہ یوں مت کہہ کہ میں مسلمان ہوں۔ اسلام کی شرائط بجالا وَ اللہ تعالٰی کے سامنے گردن جھکانے اور سب کچھ اس کے حوالے کرنے کو اختیار کر آج تو مخلوق کی غم خواری کر کل کو حق تعالٰی اپنی رحمت سے تیری غم خواری فرمائے گا تو رحم کر زمین والوں پر حق تعالٰی تجھ پر رحم کرے گا۔

مجلس
(16 ذیقعدہ 545ھ، یوم یکشنبہ)

صاجبو! جانب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، کہ آنکھیں بھی زنا کرتی ہیں اور ان کا زنا نامحرموں کی طرف نگاہ کرنا ہے۔ (اے مخاطب) تیری آنکھ نامحرم عورتوں اور لڑکوں کو دیکھ دیکھ کر کتنا کچھ زنا کرتی ہے کیا تو نے حق تعالٰی کا ارشاد نہیں سنا کہ (اے محمد ﷺ): کہہ دو مومنین سے کہ اپنی نگاہیں جھکائے رکھیں۔ اے فقیر اپنے فقر پر صابر رہ کہ دنیا کا فقر ختم ہو

جائے گا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا اے عائشہ! دنیا کی تلخی کا گھونٹ آخرت کی لذت کے شوق میں پی جاؤ (کہ یہاں کی تنگی وہاں کے عیش کا وسیلہ ہے) صاحبو دنیا ختم ہو رہی ہے اور عمریں فناء ہو رہی ہیں اور آخرت تمہارے قریب آ لگی اور تمہیں اس کی مطلق فکر نہیں بلکہ تمہاری ساری فکر دنیا اور اس کے جمع کرنے کیلئے ہے۔

(مجلس 11 جمادی الثانی 545ھ، بروز سہ شنبہ)

اللہ والوں کا شغل سخاوت اور مخلوق کی راحت کا سامان کرنا ہے وہ لوٹنے والے ہیں اور لٹانے والے ہیں کہ حق تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت کو لوٹتے ہیں اور فقراء مساکین پر جو تنگی میں مبتلا ہیں لٹا دیتے ہیں ان قرضداروں کی طرف سے جو اپنے قرض کے ادا کرنے سے عاجز ہیں ان کے قرض ادا کرتے ہیں ان کے پاس جو کچھ ہوتا ہے اس میں اپنے اوپر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں جو موجود نہیں ہوتا اس کے منتظر رہتے ہیں کہ (کب آئے اور کب خیرات کریں) یہ وہ ہی ہیں جن کے ہاتھ میں دنیا ہوتی ہے اور وہ اس کو محبوب نہیں سمجھتے وہ دنیا کے مالک ہوتے ہیں دنیا ان کی مالک نہیں ہوتی دنیا ان کے پیچھے دوڑتی ہے اور وہ دنیا کے پیچھے نہیں دوڑتے وہ دنیا کو بانٹتے ہیں دنیا ان کو نہیں بانٹتی پس وہ دنیا میں تصرف کرتے ہیں دنیا ان پر تصرف نہیں کرتی اسی لئے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، "نیکوکار شخص کیلئے حلال مال بھی کیا نعمت ہے۔"

اے عورتو اور اے مردو! تم میں سے جس کے پاس ذرہ برابر افلاش ذرہ برابر تقویٰ اور ذرہ برابر بھی صبر اور شکر ہے اس کو فلاح نصیب ہوئی (مگر افسوس) میں تجھ کو مفلس وقلاش دیکھتا ہوں۔

منقبت سیدنا غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ

رونق کل اولیا یا غوث اعظم دستگیر (رضی اللہ عنہ)

رونق کل اولیا یا غوث اعظم دستگیر
پیشوائے اصفیاء یا غوث اعظم دستگیر
آپ ہیں پیروں کے پیر اور دَپ ہیں دشمن ضمیر
آپ شاہ اتقیا یا غوث اعظم دستگیر
اولیاء کی گردنیں ہیں آپ کے زیر قدم
یا امام الاولیاء یا غوث اعظم دستگیر
تھر تھراتے ہیں سبھی جنات تیرے نام سے
ہے ترا وہ دبدبہ یا غوث اعظم دستگیر
پیدا ہوتے ہی مہ رمضان میں روزے رکھے
دودھ دن میں نہ پیا یا غوث اعظم دستگیر
جس طرح مردے جلائے اس طرح مرشد مرے
مردہ دل کو بھی جلایا یا غوث اعظم دستگیر
اہل محشر دیکھتے ہی حشر میں یوں بول اٹھے
مرحبا صد مرحبا یا غوث اعظم دستگیر
آپ جیسا پیر ہوتے کیا غرض دردر پھروں

آپ سے سب کچھ ملا یا غوث اعظم دستگیر
گو ذلیل وخوار ہوں بد کردار ہوں
آپ کا ہوں آپ کا یا غوث اعظم دستگیر
راستہ پر خ آر منزل دور بن سنسال ہے
المدد اے رہنما! یا غوث اعظم دستگیر
غوث اعظم آئیے میری مدد کے واسطے
دشمنوں میں ہوں گھرا یا غوث اعظم دستگیر
دور ہوں سب آفتیں ہو دور ہر رنج وبلا
بہر شاہ کر بلا یا غوث اعظم دستگیر
اذن دو بغداد کا ہر اک عقیدت مند کو
گیارہویں والے پیا یا غوث اعظم دستگیر
میٹھے مرشد حاضری کو اک زمانہ ہوگیا
در پہ پھر مجھ کو بلا یا غوث اعظم دستگیر
میرے میٹھے مرشد آئیے نا خواب میں
واسطہ سرکار یا غوث اعظم دستگیر
اپنی الفت کی پلا کر مے مجھے یا مرشدی
مست اور جیجود بنا یا غوث اعظم دستگیر
لمحہ لمحہ بڑھ رہا ہے ہائے! عصیاں کا مرض

دیجئے مجھ کو شفا یا غوث اعظم دستگیر
مرشدی ہی مجھ کو بنا دے تو مریض مصطفٰے
ازپئے احمد رضا! یا غوث اعظم دستگیر
اپنے رب سے مصطفٰے کا غم دلا دے مرشدی
ہاتھ اٹھا کر کر دعا یا غوث اعظم دستگیر
اب سرہانے آؤ مرشد اور مجھے کلمہ پڑھاؤ
دم لبوں پر آگیا یا غوث اعظم دستگیر
ہے یہی عطار کی حاجت مدینے میں مرے
ہو کرم بہر ضیا یا غوث اعظم دستگیر

منقبت

اسیروں کے مشکل کشا غوث اعظم
اسیروں کے مشکل کشا غوث اعظم
فقیروں کے حاجت روا غوث اعظم
گھرا ہے بلاؤں میں بندہ تمہارا
مدد کے لئے آؤ یا غوث اعظم
ترے ہاتھ میں ہاتھ میں نے دیا
ترے ہاتھ ہے لاج یا غوث اعظم
مریدوں کو خطرہ نہیں بحر غم سے

کہ بیڑے کے ہیں ناخدا غوث اعظم
تمھی دکھ سنو اپنے آفت زدوں کا
تمھیں درد کی دو دوا غوث اعظم
بھنور میں پھنسا ہے ہمارا سفینہ
بچا غوث اعظم بچا غوث اعظم
جو دکھ بھر رہا ہوں جو غم سہہ رہا ہوں
کہوں کس سے تیرے سوا غوث اعظم
زمانے کے دکھ درد کی رنج و غم کی
ترے ہاتھ میں ہے دوا غوث اعظم
اگر سلطنت کی ہوس ہو فقیرو
کہو شئیاللہ یا غوث اعظم
نکالا ہے پہلے تو ڈوبے ہوؤں کو
اور اب ڈوبتوں کو بچا غوث اعظم
جسے خلق کہتی ہے پیارا خدا کا
اسی کا ہے تو لاڈلا غوث اعظم
یا جب غور گیارھویں بارھویں پر
معما یہ ہم پر کھلا غوث اعظم
تمھیں وصل بے فصل ہے شاہ دیں سے

دیا حق نے یہ مرتبہ غوث اعظم

پھنسا ہے تباہی میں بیڑہ ہمارا

سہارا لگا دو ذرا غوث اعظم

مشائخ جہاں آئیں بہر گدائی

وہ ہے تیری دولت سرا غوث اعظم

مری مشکلوں کو بھی آسان کیجئے

کہ ہیں آپ مشکل کشا غوث اعظم

وہاں سر جھکاتے ہیں سب اونچے اونچے

جہاں ہے تیرا نقش پا غوث اعظم

قسم ہے کہ مشکل کو مشکل نہ پایا

کہا ہم نے جس وقت یاغوث اعظم

مجھے پھیر میں نفس کافر نے ڈالا

بتا جائیے راستا غوث اعظم

کھلا دے جو مرجھائی کلیاں دلوں کی

چلا کوئی ایسی ہوا غوث اعظم

مجھے اپنی الفت میں ایسا گما دے

نہ پاؤں پھر اپنا پتا غوث اعظم

بچا لے غلاموں کو مجبوریوں سے

کہ تو عبدقادر ہے یاغوث اعظم

دکھا دے ذرا مہر رخ کی تجلی

کہ چھائی ہے غم کی گھٹا غوث اعظم

گرانے لگی ہے مجھے لغزش پا

سنبھالو ضعیفوں کو یا غوث اعظم

لپٹ جائیں دامن سے اس کے ہزاروں

پکڑ لے جو دامن ترا غوث اعظم

سروں پہ جسے لیتے ہیں تاج والے

تمہارا قدم ہے وہ یا غوث اعظم

دوائے نگاہے عطائے سخائے

کہ شد درد مالا دوا یاغوث اعظم

زہر رو ہر راہ رویم بگرداں

سوئے خویش را ہم نما غوث اعظم

اسیر کمند ہوا یم کریما

بہ بخشائے بر حال ما غوث اعظم

فقیر تو چشم کرم از تو دارد

نگاہے بحال گدا غوث اعظم

کمر بست بر خون من نفس قاتل

اغثنی برائے خدا غوث اعظم

گدایم مگر از گدایان شاہے

کہ گو بندش اہل صفا غوث اعظم

ادھر میں پیا موری دولت ہے نیا

کہوں کا سے اپنی بتھا غوث اعظم

بپت می کٹی موری سگری عمریا

کرو مو پہ اپنی دیا غوث اعظم

بھیو دو جو بیکنٹھ بگداد تو سے

کہو موری نگری بھی آ غوث اعظم

کہے کس سے جا کر حسن اپنے دل کی

سنے کون تیرے سوا غوث اعظم

(مولانا حسن رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)

حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ سے نسبت کی بہاریں!

حضور غوث الاعظم نے اپنے مرید کے بارے میں ایک جگہ ارشاد فرمایا:

اگر میرا مرید مشرق میں کہیں بے پردہ ہو جائے اور میں مغرب میں ہوں تو بھی میں اس کی ستر پوشی کرتا ہوں۔ (بہجۃ الاسرار)

دوسری جگہ ارشاد فرمایا "اے میرے مرید میرا دامن مضبوطی سے پکڑ لے اور مجھ پر پورا اعتماد رکھ میں تیری حمایت دنیا میں بھی کرونگا اور قیامت کے دن بھی۔

حضور غوث الاعظم اپنی نسبت کے حوالے سے بیان فرماتے ہیں کہ جو شخص خود کو میری طرف منسوب کرے اور مجھ سے عقیدت رکھے تو اللہ تعالیٰ اسے قبول فرما کر اس پر رحمت فرمائے گا اگر اسکے اعمال برے ہوں تو اسے توبہ کی توفیق دے گا ایسا شخص میرے مریدوں میں سے ہوگا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ میرے مریدوں، میرے سلسلے والوں، میرے پیروکاروں اور میرے عقیدت مندوں کو جنت میں داخل فرمائے گا۔

حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ اپنے مریدوں کی شان بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں، مجھے اپنے پروردگار کی قسم ہے کہ میرا ہاتھ اپنے مرید پر ہے میں اپنے مرید پر اس طرح چھایا ہوا ہوں جس طرح زمین پر آسمان کا سایہ ہے مجھے اپنے پروردگار کے عزت و جلال کی قسم ہے کہ میرا قدم اس وقت تک جنت کو نہیں اٹھے گا جب تک کہ میں سارے

مریدوں کو جنت میں داخل نہ کرالوں۔

حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ سے ایک مرتبہ شیخ ابو القاسم عمر بزاز رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت فرمایا اگر کوئی شخص آپ کا ذکر زبان پر لائے لیکن اسے نہ تو آپ سے بیعت نصیب ہوئی ہو نہ خرقہ ملا ہو نہ خلافت عطا ہوئی ہو تو کیا وہ بھی اس زمرے میں آئے گا تو حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص صرف میرے نام سے نسبت رکھے یا مجھ سے دل میں حسن اعتقاد رکھے گا اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمائے گا خواہ وہ مجھ سے کتنی ہی دور کیوں نہ ہو۔ اپنے پروردگار کی قسم مجھ سے اللہ عزوجل نے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ میرے دوستوں، محبت کرنے والوں، نام پکارنے والوں، اور حسن اعتقاد رکھنے والوں کو جنت میں داخل فرمائے گا ۔(بہجۃ الاسرار)

اپنے مریدوں کو حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ مژدہ جانفزا سناتے ہوئے فرماتے ہیں۔

قیامت تک میرے مریدوں سے جو گھوڑے پر سوار ہو اور پھسل پڑے میں اس کی مدد کرتا ہوں اور فرمایا کہ ہر زمانے میں میرا ایک زبردست مرید ہوتا ہے، کہ اس کا مقابلہ نہیں کیا جاسکتا ہر لشکر میں ایک سلطان ہے جس کی مخالفت نہیں کی جاسکتی اور ہر مرتبہ میں میرا ایک خلیفہ ہے جو معزول نہیں کیا جاسکتا۔ (اخبار الاخیار)

سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس نے کسی مشکل اور مصیبت میں مجھ سے فریاد کی وہ مصیبت جاتی رہی اور جس نے کسی سختی میں میرا نام پکارا وہ سختی دور ہوگئی اور جو میرے وسیلے سے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں اپنی حاجت پیش کرے گا وہ حاجت پوری ہوگئی۔

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا

جس نے میری (غوث پاک کی) نیاز کا کھانا کھایا ہو یا میری مجلس میں شریک ہوا ہو یا میری زیارت کی ہو تو اللہ عزوجل اس کے عذاب قبر میں نرمی عطا فرمائے گا۔

حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: میرا مرید چاہے کتنا ہی گناہ گار ہو اسے مرنے سے پہلے توبہ ضرور نصیب ہوگی۔

ایک اور جگہ آپ رضی اللہ عنہ کا ارشاد منقول ہے کہ آپ نے فرمایا ''جس کسی کا میرے مدرسے سے گزر ہوا قیامت کے روز اس کے عذاب میں تخفیف ہوگی۔

(طبقات الکبرٰی)

حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی اپنے مریدوں پر رحمت وشفقت ملاحظہ ہو کہ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے حد نگاہ تک وسیع دفتر دیا گیا ہے جس پر میرے مریدوں اور قیامت تک آنے والے احباب کے نام لکھے ہوئے ہیں اور مجھے یہ بشارت دی گئی ہے کہ ان سب کو تمہاری نسبت کی وجہ سے بخش دیا گیا ہے میں نے دراوغہ جہنم سیدنا مالک علیہ السلام سے جب استفسار کیا کہ کیا تمہارے پاس میرے احباب میں سے کوئی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: نہیں۔ خدا کی قسم! میرا دست حمایت میرے مریدوں پر اس طرح چھایا ہوا ہے جس طرح آسمان زمین پر سایہ کناں ہے اگر میرے مرید عالی مرتبہ نہ ہوں تو کوئی مضائقہ نہیں الحمد للہ میں تو اعلٰی مرتبہ ہوں۔ (زبدۃ الآثار۔ تفریح الخاطر)

حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں۔ اللہ عزوجل نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ تیرے کسی مرید کو جہنم میں داخل نہیں کرونگا نو جو کوئی اپنے آپ کو میرا مرید کہے

میں اسے قبول کر کے اپنے مریدوں میں شامل کر لیتا ہوں، اور اس کی طرف اپنی توجہ رکھتا ہوں، میں نے منکر نکیر سے اس بات کا عہد لیا ہے کہ وہ قبر میں میرے مریدوں کو نہیں ڈرائیں گے۔

(مزکی النفوس)

گیارھویں شریف کی حقیقت واہمیت

علامہ امام یافعی قادری رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں،،گیارھویں شریف کی اصل یہ تھی کہ حضرت غوث صمدانی رضی اللہ تعالٰی علیہ حضور پُرنور کے چالیسویں شریف کا ختم شریف ہمیشہ گیارہ ماہ ربیع ال آخر کو کیا کرتے تھے وہ نیاز اتنی مقبول وموغوب ہوئی کہ اس کے بعد آپ ہر ماہ کی گیارہ تاریخ کو حضور کا ختم شریف دلانے لگے آخر رفتہ رفتہ یہی نیاز خود حضور غوث پاک کی گیارھویں شریف مشہور ہوگئی آج کل لوگ آپ کا عرس مبارک بھی گیارہ تاریخ کو کرتے ہیں۔ (قدوۃ الناظرہ وخلاصۃ المفاخرہ)

گیارھویں شریف دراصل اس ختم شریف (جس میں چند اعمال خیر انجام دیئے جاتے ہیں) کا نام ہے جو حضور غوث پاک اپنے آقا ومولٰی کے لئے کیا کرتے تھے یہاں تک کہ اللہ عزوجل نے آپ کے اس صدق وشوق کو قبول فرمایا کہ آپ کے وصال کے بعد گیارہ تاریخ آپ کے عرس مبارک کے لئے مخصوص ہوگئی۔

چنانچہ حضرت محمد بن جیون فرماتے ہیں۔،،دیگر مشائخ کا عرس تو سال کے آخر میں ہوتا ہے لیکن غوث الاعظم کی یہ امتیازی شان ہے کہ بزرگان دین نے آپ کا عرس مبارک ہر مہینے کی گیارہ تاریخ کو مقرر فرمادیا ہے۔ (وجیز القراط صفحہ 83)

امام المحدثین حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، ہم نے اپنے امام وسردار، عارف کامل شیخ عبدالوہاب قادری متقی قدس سرہ کو حضرت غوث اعظم کے یوم عرس (یعنی گیارھویں شریف) کی محافظت و پابندی فرماتے دیکھا ہے علاوہ ازیں ہمارے شہروں میں ہمارے دیگر مشائخ کے نزدیک بھی گیارھویں شریف مشہور ومتعارف ہے۔ بے شک ہمارے ملک (ہندوستان) میں آج کل (عرس مبارک غوث پاک یعنی گیارھویں شریف کی) گیارھویں تاریخ مشہور ہے کہ امام عبدالوہاب متقی رحمۃ اللہ علیہ اوران کے مشائخ بھی اسی تاریخ کو گیارھویں شریف کا ختم دلایا کرتے تھے۔

(ثبت السنۃ صفحہ 124 تاصفحہ 127)

اسی طرح استاد المحدثین حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ،،حضرت غوث پاک کے روضہ مبارک پر گیارھویں تاریخ کو بادشاہ اور شہر کے اکابر وغیرہ جمع ہوتے نماز عصر کے بعد مغرب تک قرآن شریف کی تلاوت کرتے اور سرکار غوث پاک کی شان میں قصائد اور منقبت پڑھتے مغرب کے بعد سجادہ نشین درمیان میں تشریف فرما ہوتے اور ان کے آس پاس مریدین حلقہ بنا لیتے اور ذکر جہر شروع ہوتا اسی حالت میں بعض پر وجدانی کیفیت طاری ہوجاتی اس کے بعد طعام وشیرنی جو نیاز ہوتی تقسیم کی جاتی اور نماز عشاء پڑھ کر لوگ رخصت ہوتے۔

ان مذکورہ روایات سے معلوم ہوا کہ گیارھویں شریف کا اہتمام کرنا ہمارے اسلاف کا طریقہ رہا ہے اور علماء صلحاء نے گیارھویں شریف کے اہتمام کو ہمیشہ محبوب ومرغوب رکھا ہے اور اپنے معتقدین کو بھی فرمایا کہ گیارھویں شریف جیسے محمود ومستحسن فعل پر اپنے

اسلاف کی پیروی کریں کہ ارشاد نبوی ہے کہ

مار اہ المؤمنین حسنا فھو عند اللہ حسن

جس چیز کو مسلمان اچھا سمجھیں وہ چیز اللہ تعالٰی کے نزدیک بھی اچھی ہے۔ اور پھر گیارھویں شریف محبوب و مستحسن کیوں نہ قرار دی جائے کہ اس میں وہ اعمال انجام دیئے جاتے ہیں جو اللہ عزوجل کے قرب و رضا اور رسول اللہ کی خوشنودی اور حصول خیر و برکت اور حصول اجروثواب کا ذریعہ ہیں مثلاً گیارھویں شریف کی تقریب میں قرآن شریف کی تلاوت کی جاتی ہے جس کے بارے میں حدیث مبارک میں فرمایا گیا کہ قرآن مجید پڑھنے والے کو ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں عطا کی جاتی ہیں یعنی اگر قاری پڑھے الم تو الف پر دس، لام پر دس، اور میم پر دس نیکیاں عطا کی جاتی ہیں۔

اسی طرح گیارھویں شریف میں درود و سلام پڑھا جاتا ہے اور بے شمار احادیث مبارکہ ہیں جن میں درود و سلام پڑھنے کے فضائل بیان فرمائے گئے ہیں، حدیث مبارک ہے۔،، جو شخص ایک مرتبہ درود پاک پڑھتا ہے اللہ عزوجل اسے دس نیکیاں عطا فرماتا ہے، دس گناہ مٹاتا ہے، دس درجات بلند فرماتا ہے اور بیس غزوات میں شمولیت کا ثواب عطا فرماتا ہے۔

یہی نہیں بلکہ گیارھویں شریف میں ذکر کی مجلس منعقد کی جاتی ہے جس میں کلمہ طیبہ اور دوسرے اذکار پڑھے جاتے ہیں وعظ و بیانات کے ذریعے فکر آخرت بیدار کی جاتی ہے ،گناہوں سے نفرت اور نیکیوں سے محبت سکھائی جاتی ہے۔ قبر میں جانے سے پہلے اس کی تیاری پر تیار کیا جاتا ہے۔ جنت کی دلفریب و خوشنما باتوں سے دل مسرور اور جہنم کی ہولناکیوں

سے آگاہ کیا جاتا ہے، یہی وہ ذکر کی مجلس ہیں جن کے بارے میں حدیث مبارک ہے کہ یہ ذکر کی مجالس جنت کے باغات ہیں۔

اسی طرح گیارھویں شریف میں ارواح اولیاء کرام بالخصوص حضور غوث الاعظم کو اور آپ کے وسیلے سے تمام ارواح کو ایصال ثواب کیا جاتا ہے، یہ ایصال ثواب بھی وہی ہے جو ہمارے آقائے نامدار شفیع روز شمار کی سنت مبارکہ بھی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ،، ایک صحابی نے حضور پاک سے عرض کی کہ میری ماں فوت ہوگئی ہے میرا گمان ہے کہ اگر وہ کچھ بولتی تو صدقہ کرتی، تو کیا اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کردوں تو اسے ثواب پہنچے گا؟ اس پر حضور پرُنور نے ارشاد فرمایا،، ہاں۔

(بخاری ومسلم)

یہی نہیں بلکہ حضرت علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے فتاویٰ میں یہ حدیث نقل فرمائی ہے،، حضور اکرم کے صاجزادے حضرت سیدنا ابراہیم کی وفات کا تیسرا دن تھا کہ حضرت ابوذر غفاری خدمت اقدس میں حاضر ہوئے ان کے پاس سوکھے چھوہارے، اونٹنی کا [illegible] جو کی روٹی تھی ان چیزوں کو حضور کے سامنے رکھ دیا تو حضور نے ان پر ایک مرتبہ [illegible] ور تین بار سورہ اخلاص پڑھی اور یہ دعا پڑھی۔

اللھم صل علی محمد انت لھا اھل وھو لھا اھل۔

پھر اپنے ہاتھ اٹھائے اور چہرہ مبارک پر پھیرے اس کے بعد حضرت ابوذر غفاری سے فرمایا کہ ان چیزوں کو تقسیم کردو اور ان کا ثواب میرے فرزند ابراہیم کو پہنچے

اس حدیث مبارکہ سے ہمیں معلوم ہوا کہ کھانے پر ختم شریف پڑھنا اور تقسیم فرمادینا

سنت رسول ہے اور اس طعام وشیرنی کو تقسیم کرنے کا ثواب بھی ارواح کو پہنچتا ہے چنانچہ گیارھویں شریف کے انعقاد کے موقعہ پر یہ مستحسن ومحمود عمل جاتا ہے. جس کے ذریعے سنت کا ثواب بھی حاصل ہو جاتا ہے اور ارواح کو ثواب بھی پہنچ جاتا ہے۔

گیارھویں شریف کا انعقاد وہ مبارک عمل ہے. جس کے ذریعے اسکا اہتمام کرنے والے کو غوث الاعظم کا خوب فیض حاصل ہوا کرتا ہے چنانچہ ارشاد غوث الاعظم ہے!

جس نے کسی سختی میں میرا نام پکارا وہ سختی دور ہوگی اور جو میرے وسیلے سے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں اپنی حاجت پیش کرے گا وہ حاجت پوری ہوگیا اور جس نے میری نیاز کا کھانا کھایا ہو یا میری مجلس میں شریک ہوا ہو یا میری زیارت کی ہو اللہ عزوجل اس کے عذاب قبر میں نرمی عطا فرمائے گا۔ چنانچہ چاہئے کہ ان بزرگان دین کے طریقے کی ہم بھی پیروی کریں اور رب عزوجل اور اس کے پیارے محبوب کی رضا وخوشنودی کے ساتھ ساتھ حضور غوث الاعظم سے خوب فیض حاصل کریں۔

شیطانی وسوسوں کا علاج!

شیطان اکثر لوگوں کے دلوں میں یہ وسوسہ پیدا کرتا ہے کہ اللہ عزوجل کے سوا کسی میں مردے کو زندہ کرنے کی طاقت نہیں اسلئے حضور غوث الاعظم بھی (معاذ اللہ) مردے کو زندہ نہیں کرسکتا اس سے متعلق واقعات جھوٹ پر مبنی ہیں۔ خدانخواستہ اگر یہ وسوسہ آئے تو غور کر لیجئے کہ بے شک زندگی اور موت اللہ عزوجل کے اختیار میں ہے لیکن اللہ عزوجل کے اذن سے اس کے مقرب بندے مردوں کو زندہ کرسکتے ہیں اللہ عزوجل نے ہی انہیں یہ طاقت وقدرت عطا فرمائی ہے دیکھئے قرآن پاک میں سورۃ آل عمران میں حضرت عیسیٰ مریضوں کو

شفا دینے اور مردوں کو زندہ کرنے کی طاقت کا اعلان فرمارہے ہیں۔

وابری الاکمه والابرص واحی الموتٰی باذن الله (سورہ آل عمران آیت نمبر (49

ترجمہ! اور میں شفا دیتا ہوں مادرزاد اندھوں اور سفید داغ والے (یعنی کوڑھی) کو اور میں مردے جلاتا ہوں اللہ کے حکم سے۔

اس آیت کریمہ سے اچھی طرح واضح ہوگیا کہ اللہ عزوجل اپنے مقبول بندوں کو طرح طرح کے اختیارات سے نوازتا ہے اور یقیناً یہ عقیدہ کہ حضور غوث الاعظم بھی اللہ عزوجل کی عطا سے مُردے زندہ کرسکتے ہیں یقیناً حکم قرآن کے مطابق ہے اور ایک سچا مسلمان قرآن کے ہر ہر حکم پر یقین واعتقاد رکھتا ہے۔ اسی طرح شیطان کی یہ بھی کوشش ہوتی ہے کہ وہ ذہن میں یہ وسوسہ بٹھادے اللہ عزوجل کے سواکسی سے مدد مانگنی ہی نہیں چاہیے کیونکہ جب اللہ عزوجل مدد کرنے پر قادر ہے تو پھر اور کسی سے مدد مانگیں ہی کیوں؟

جب ایسا وسوسہ آئے تو چاہیے کہ شیطان کے اس وار کو توڑ دیں اور دل میں یہ یقین واعتقاد پیدا کریں کہ اللہ عزوجل نے کسی غیر سے مدد مانگنے کو ہرگز منع نہیں فرمایا، دیکھئے سورہ تحریم میں ارشاد ربانی ہے

فان الله هو موله وجبریل وصالح المؤمنین والملئکة بعد ذالك ظهیره

(سورۃ تحریم رکوع نمبر (19

ترجمہ! تو بے شک اللہ ان کا مددگار ہے اور جبریل اور نیک ایمان والے اور اس کے بعد فرشتے مددگار ہوتے ہیں۔

ان تنصر والله ینصر کم

(سورہ محمد پارہ 26 آیت نمبر 5)

ترجمہ اگر تم دین خدا کی مدد کرو گے اللہ تمہاری مدد کرے گا۔

اس آیت کریمہ پر غور کرنے سے واضح ہو جاتا ہے کہ اللہ عزوجل کے دین کی مدد کے لئے صرف اللہ عزوجل ہی کافی تھا لیکن یہ اللہ عزوجل کی منشاء ہے کہ اس کے دین کے لئے مسلمان مدد کریں۔ چنانچہ ثابت ہو گیا کہ اللہ عزوجل کے سوا اور لوگ بھی اللہ کے اذن سے مدد کرنے پر قادر ہیں۔ چنانچہ حضور غوث الاعظم جو کہ اللہ عزوجل کے مقرب اور خاص بندے ہیں اللہ عزوجل کی عطا سے مصیبت زدوں کی مصیبت دور کرنے اور حاجت مندوں کی حاجت پوری کرنے پر پوری قدرت و طاقت رکھتے ہیں اگر شیطان دل میں یہ وسوسہ پیدا کرے کہ زندوں سے مدد مانگنا تو سمجھ میں آتا ہے مگر بعد مرنے کے بھلا مردہ کیا مدد کر سکتا ہے تو فوراً اس آیت کریمہ کے متعلق غور کریں جس میں اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے۔

ولا تقولو لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء ولکن لا تشعرون۔

ترجمہ! اور جو خدا کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں ہاں تمہیں خبر نہیں۔ (پارہ نمبر 2 آیت نمبر 13 البقرہ)

غور کیجئے کہ شہداء کرام کا زندہ ہونا قرآن سے ثابت ہے اگر اب صرف ان لوگوں کو ہی زندہ مانیں جو لوہے کی تلوار سے راہ خدا میں مارے گئے تو پھر انبیاء کرام علیہم السلام اور سید الانبیاء کے بارے میں کیا کہیں گے؟ دیکھئے تفسیر روح البیان میں اس آیت کریمہ کی تفسیر بیان کی کہ جو لوگ عشق الٰہی کی تلوار سے مقتول ہوئے وہ اس میں داخل ہیں (یعنی وہ شہداء کی طرح زندہ ہیں)

اب اچھی طرح معلوم ہوگیا کہ راہ خدا میں مومن لوہے کی تلوار سے مارا جائے یا عشق الٰہی کی تلوار سے، بہر حال شہید ہوتا ہے اور شہید کبھی نہیں مرتا بلکہ زندہ ہوتا ہے لہٰذا انبیاء کرام اور اولیائے کرام اس آیت کریمہ کی رو سے حیات ہیں اور پورا تصرف و اختیار رکھتے ہیں دیکھئے حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی غوث اعظم کی شان بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

وہ شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی ہیں لہٰذا کہتے ہیں کہ آپ اپنی قبر شریف میں زندوں کی طرح تصرف کرتے ہیں یعنی زندوں ہی کی طرح با اختیار ہیں

(ہمعات نمبر 11)

چنانچہ شیطانی وسوسے کو جڑ سے کاٹ کر پھینک دیجئے اور اسے بتا دیجئے کہ اللہ عزوجل کے مقرب بندے حضور غوث الاعظم اپنی قبر شریف میں حیات ہیں اور ہم مردے سے نہیں بلکہ زندوں سے مدد مانگتے ہیں اور انہیں اپنا مشکل کشا اور حاجت روا مانتے ہیں اور ان کا یہ اختیار اللہ عزوجل کی عطا سے ہے کہ بغیر اللہ کی عطا کے کوئی نبی یا ولی ذرہ دینے پر قادر نہیں۔ شیطان ایک وسوسہ دل میں یہ بھی ڈالتا ہے کہ غیب کا علم صرف اللہ عزوجل کو ہے غوث الاعظم کو غیب کی خبر کیسے ہو سکتی ہے (معاذ اللہ)۔

تو جب ایسا وسوسہ دل میں پیدا ہو تو قرآن پاک کی اس آیت کریمہ پر نظر ڈال لیجئے جس میں حضرت عیسیٰ کا اپنے علم غیب کے متعلق ارشاد ہے۔

وانبئکم بما تاکلون وما تدخرون فی بیوتکم ان فی ذالك لا آیة لکم ان کنتم مومنین ہ

ترجمہ! اور تمہیں بتاتا ہوں جو تم کھاتے ہو اور جو اپنے گھروں میں جمع رکھتے ہو بے

شک ان باتوں میں تمھارے لئے بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو۔

(سورہ آل عمران نمبر 49)

دیکھئے اس آیت کریمہ سے اچھی طرح واضح ہوگیا کہ حضرت عیسٰی غیب کا علم رکھتے تھے کہ اعلان فرمارہے ہیں کہ جو کچھ تم کھاتے ہو اور جو کچھ بچا کر گھر میں رکھتے ہو مجھے معلوم ہو جاتا ہے۔غور فرمائیے کہ یہ علم غیب نہیں تو اور کیا ہے؟

معلوم ہوا کہ اللہ عزوجل کی عطا سے اسکے مقرب بندے غیب کا علم رکھتے ہیں۔یہ حقیقت ہے کہ اللہ عزوجل کا علم ذاتی ہے اور اس کے مقرب بندوں کا عطائی ہے جو انہیں اللہ تعالٰی نے عطا فرمایا ہے بغیر اللہ عزوجل کے بتائے کوئی معمولی سا بھی علم رکھنے پر قادر نہیں چنانچہ حضور غوث الاعظم جو کہ سید الاولیاء ہیں اور اللہ عزوجل کے بہت ہی محبوب و خاص بندے ہیں اپنے رب کی عطا سے غیب کا علم جو کچھ اللہ عزوجل نے انہیں دیا رکھتے ہیں۔چنانچہ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی اخبارالاخیار میں حضور غوث الاعظم کا ارشاد نقل کرتے ہیں۔

اگر شریعت نے میرے منہ میں لگام نہ ڈالی ہوتی تو میں تمہیں بتادیتا کہ تم نے گھر میں کیا کھایا ہے اور کیا رکھا ہے میں تمھارے ظاہر و باطن کو جانتا ہوں کیونکہ تم میری نظر میں شیشے کی طرح ہو

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا

اللہ عزوجل کے تمام شہر میری نظر میں اس طرح ہیں جیسے رائی کا دانہ

!چنانچہ معلوم ہوگیا کہ اللہ عزوجل بڑی طاقت و قدرت والا ہے اور کوئی اس کا ہمسر نہیں البتہ اس نے اپنی عطا سے اپنے مقرب بندوں انبیاء عظام،اولیائے کرام کو تمام تصرف و اختیار عطا فرمایا ہے۔جس سے یہ مصیبت زدوں کی مصیبت دور کرسکتے ہیں حاجت مندوں کی

حاجت پوری کر سکتے ہیں اور اللہ عزوجل جو کہ عالم الغیب ہے اس نے اپنی عطا سے اپنے بندوں کو بھی علم عطا فرمایا ہے جس کے سبب سے یہ مقرب بندے اگلے پچھلے ظاہر پوشیدہ تمام تر حالات وواقعات سے خوب واقف و باخبر ہیں۔

کرامت کیا ہے

کرامت اس خرق عادت بات کو جس کا تصور عقلاً محال یعنی کسی بھی قسم کے ظاہری اسباب کے ذریعہ اس کام کا کرنا یا اس بات کا ظہور پذیر ہونا ناممکن ہو اللہ عزوجل کی عطا سے اولیاء کرام سے ایسی باتیں بسا اوقات صادر ہو جاتی ہیں۔ اسے ہی کرامت کہتے ہیں نبی سے قبل از اعلان نبوت ایسی چیزیں ظاہر ہوں تو انہیں ارہاص کہتے ہیں۔ اور اعلان نبوت کے بعد صادر ہوں تو معجزہ کہتے ہیں۔ عام مومنین سے اگر ایسی چیزیں ظاہر ہوں تو اسے معونت اور ولی سے ظاہر ہوں تو کرامت کہتے ہیں۔ نیز کافر یا فاسق سے کوئی خرق عادت ظاہر ہو تو اسے استدراج کہتے ہیں۔

حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی کرامات وحکایات

خانقاہ میں ایک باپردہ خاتون اپنے منے کی لاش چادر میں لپٹائے، سینے سے چمٹائے زاروقطار رو رہی تھی۔ اتنے میں ایک "مدنی منا" دوڑتا ہوا آتا ہے اور ہمدردانہ لہجے میں اس خاتوں سے رونے کا سبب دریافت کرتا ہے۔ وہ روتے ہوئے کہتی ہے، بیٹا! میرا شوہر اپنے لخت جگر کے دیدار کی حسرت لئے دنیا سے رخصت ہو گیا ہے۔ یہ بچہ اس وقت پیٹ میں تھا اور اب یہی اپنے باپ کی نشانی اور میری زندگانی کا سرمایہ تھا، یہ بیمار ہو گیا، میں اسے اس خانقاہ میں دم کروانے لا رہی تھی کہ راستے میں اس نے دم توڑ دیا ہے۔ میں پھر بھی

بڑی امید لے کر یہاں حاضر ہوگئی کہ اس خانقاہ والے بزرگ کی ولایت کی ہر طرف دھوم ہے اوران کی نگاہ کرم سے اب بھی بہت کچھ ہوسکتا ہے مگر وہ مجھے صبر کی تلقین کر کے اندر تشریف لے جاچکے ہیں۔ یہ کہہ کر وہ ناتون پھر رونے لگی۔"مدنی منے کا دل پگھل گیااور اس کی رحمت بھری زبان پر یہ الفاظ کھیلنے لگے،محترمہ! آپ کا منا مرا ہوا نہیں بلکہ زندہ ہے، دیکھو تو سہی وہ حرکت کر رہا ہے!" دکھیاری ماں نے بے تابی کے ساتھ اپنے منے کی لاش پر سے کپڑا اٹھا کر دیکھا تو وہ سچ مچ زندہ تھا اور ہاتھ پیر ہلا کر کھیل رہا تھا۔ اتنے میں خانقاہ والے بزرگ اندر سے واپش تشریف لائے، بچے کو زندہ دیکھ کر ساری بات سمجھ گئے اور لاٹھی اٹھا کر یہ کہتے ہوئے "مدنی منے" کی طرف لپکے کہ تو نے ابھی سے تقدیر خداوندی عزوجل کے سربستہ راز کھولنے شروع کر دیئے ہیں! "مدنی منا" وہاں سے بھاگ کھڑا ہوا اور وہ بزرگ اس کے پیچھے دوڑنے لگے۔"مدنی منا" یکا یک قبرستان کی طرف مڑا اور بلند آواز سے پکارنے لگا، اے قبر والو! مجھے بچاؤ! تیزی سے لپکتے ہوئے بزرگ اچانک ٹھٹھک کر رک گئے کیونکہ قبرستان سے تین سو (300 مردے اٹھ کر اسی "مدنے منے" کی ڈھال بن چکے تھے اور وہ "مدنی منا" دور کھڑا اپنا چاند سا چہرہ چمکا تا مسکرا رہا تھا۔ اس بزرگ نے بڑی حسرت کے ساتھ "مدنی منے" کی طرف دیکھتے ہوئے کہا، بیٹا! ہم تیرے مرتبے کو نہیں پہنچ سکتے۔ اس لئے تیری مرضی کے آگے اپنا سر تسلیم خم کرتے ہیں۔ آپ جانتے ہیں وہ "مدنی منا" کون تھا؟ اس مدنی منے کا نام عبدالقادر تھا اور آگے چلکر وہ غوث الاعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرام کے لقب سے مشہور ہوئے اور وہ بزرگ ان کے نانا جان حضرت سیدنا عبداللہ صومعی علیہ رحمۃ اللہ القوی تھے۔

(الحقائق فی الحدائق)

کیوں نہ قاسم ہو کہ تو ابن ابوالقاسم ہے
کیوں نہ قادر ہو کہ مختار ہے بابا تیرا

ڈوبی ہوئی بارات

ایک بار سرکار بغداد حضور سیدنا غوث پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دریا کی طرف تشریف لے گئے وہاں ایک 90 سال کی بڑھیا کو دیکھا جو زاروقطار رو رہی تھی، ایک مرید نے بارگاہ غوثیت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میں عرض کیا: "مرشدی! اس ضعیفہ کا اکلوتا خوبرو بیٹا تھا، بیچاری نے اس کی شادی رچائی دولہا نکاح کر کے دلہن کو اسی دریا میں کشتی کے ذریعے اپنے گھر لا رہا تھا کہ کشتی الٹ گئی اور دولہا دلہن سمیت ساری بارات ڈوب گئی، اس واقعہ کو آج بارہ سال گزر چکے ہیں مگر ماں کا جگر ہے، بے چاری کا غم جاتا نہیں ہے، یہ روزانہ یہاں دریا پر آتی ہے اور بارات کو نہ پا کر رو دھو کر چلی جاتی ہے۔" حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اس ضعیفہ پر بڑا ترس آیا، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں ہاتھ اٹھا دیئے، چند منٹ تک کچھ ظہور نہ ہوا، بے تاب ہو کر بارگاہ الٰہی عزوجل میں عرض کی: "یا اللہ عزوجل! اس قدر تاخیر کی کیا وجہ ہے؟" ارشاد ہوا: "اے میرے پیارے! یہ تاخیر خلاف تقدیر نہیں ہے، ہم چاہتے تو ایک حکم "کن" سے تمام زمین و آسمان پیدا کر دیتے مگر بمقتضائے حکمت چھ دن میں پیدا کئے، بارات کو ڈوبے ہوئے بارہ سال ہو چکے ہیں، اب نہ وہ کشتی باقی رہی ہے نہ ہی اس کی کوئی سواری، تمام انسانوں کا گوشت وغیرہ بھی دریائی جانور کھا چکے ہیں، ریزہ ریزہ کو اجزائے جسم میں اکھٹا کروا کر دوبارہ زندگی کے مرحلے میں داخل کر دیا ہے اب ان کی آمد کا وقت ہے۔" ابھی یہ کلام اختتام کو بھی نہ پہنچا تھا کہ یکا یک وہ کشتی اپنے تمام تر ساز و سامان کے

ساتھ بمع دولہا، دلہن و باراتی سطح آب پر نمودار ہوگئی اور چند ہی لمحوں میں کنارے پر آ لگی، تمام باراتی سرکار بغداد رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے دعائیں لے کر خوشی خوشی اپنے گھر پہنچے، اس کرامت کو سن کر بے شمار کفار نے آ آ کر سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے دست حق پرست پر اسلام قبول کیا۔"

(سلطان الاذ کار فی مناقب غوث الابرار)

نکالا تھا پہلے تو ڈوبے ہوؤں کو
اور اب ڈوبتوں کو بچا غوث اعظم

غوث پاک کا کنواں

ایک بار بغداد معلٰی میں طاعون کی بیماری پھیل گئی اور لوگ دھڑا دھڑ مرنے لگے۔ لوگوں نے آپ کی خدمت میں اس مصیبت سے نجات دلانے کی درخواست پیش کی۔ آپ نے ارشاد فرمایا، "ہمارے مدرسہ کے ارد گرد جو گھاس ہے وہ کھاؤ اور ہمارے مدرسے کے کنویں کا پانی پیو۔ جو ایسا کرے گا انشاء اللہ عزوجل ہر مرض سے شفاء پائے گا۔" چنانچہ گھاس اور کنویں کے پانی سے شفاء ملنی شروع ہوگئی۔ یہاں تک کہ بغداد شریف سے طاعون ایسا بھاگا کہ پھر کبھی پلٹ کر نہ آیا۔ "طبقات الکبرٰی" میں آپ رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد بھی نقل کیا گیا ہے، "جس کسی کا میرے مدرسے سے گزر ہوا قیامت کے روز اس کے عذاب میں تخفیف ہوگی۔

(طبقات الکبرٰی، ج 1، ص 179)

گناہوں کے امراض کی بھی دوا دو

مجھے اب عطا ہو شفاء غوث اعظم

ستر بار احتلام

حضرت سیدنا غوث اعظم علیہ رضی اللہ عنہ کا ایک مرید ایک ہی رات میں نئی نئی عورت کے سبب ستر بار محتلم ہوا۔ صبح غسل سے فارغ ہو کر اپنی پریشانی کی فریاد لیکر اپنے مرشد کریم حضور غوث الاعظم علیہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ قبل اس کے کہ وہ کچھ عرض کرے۔ سرکار بغداد رضی اللہ عنہ نے خود ہی فرمایا، رات کے واقعہ سے مت گھبراؤ میں نے رات لوح محفوظ پر نظر ڈالی تو تمہارے بارے میں ستر مختلف عورتوں کے ساتھ زنا کرنا مقدر تھا۔ میں نے بارگاہ الٰہی عزوجل میں التجا کی کہ وہ تیری تقدیر کو بدل دے اور ان گناہوں سے تیری حفاظت فرمائے۔ چنانچہ ان سارے واقعات کو خواب میں احتلام کی صورت میں تبدیل کر دیا گیا۔

(زبدۃ الآثار)

ترے ہاتھ میں ہاتھ میں نے دیا ہے
ترے ہاتھ ہے لاج یا غوث اعظم

عظیم الشان کرامت

ابوالمظفر حسن نامی ایک تاجر نے حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے استاذ ممکرم حضرت سیدنا شیخ حماد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی، حضور! میں سو اشرفیاں اور اتنی ہی قیمت کا سامان لیکر تجارت کیلئے قافلہ کے ہمراہ ملک شام جا رہا ہوں۔ آپ سے دعاء کی درخواست ہے۔ سیدنا شیخ حماد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا، "تم اپنا سفر ملتوی کر دو، اگر گئے

تو ڈاکو تمہارا سارا مال بھی لوٹ لیں گے اور تمہیں بھی قتل کر ڈالیں گے۔" تاجر یہ سن کر بڑا پریشان ہوا، اسی پریشانی کے عالم میں واپس آ رہا تھا کہ راستے میں حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ مل گئے۔ پوچھا، کیوں پریشان ہو؟ اس نے سارا واقعہ کہہ سنایا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا، پریشان نہ ہو شوق سے ملک شام کا سفر کرو۔ انشاء اللہ عزوجل سب بہتر ہو جائے گا۔ چنانچہ وہ قافلے کے ساتھ روانہ ہو گیا۔ اسے کاروبار میں بہت نفع ہوا۔ وہ ایک ہزار اشرفیوں کی تھیلی لئے حلب پہنچا۔ اتفاقاً وہ اشرفیوں کی تھیلی کہیں رکھ کر بھول گیا، اسی فکر میں نیند نے غلبہ کیا اور سو گیا۔ نیند میں اس نے ایک ڈراؤنا خواب دیکھا کہ ڈاکوؤں نے قافلے پر حملہ کر کے سارا مال لوٹ لیا ہے اور اسے بھی قتل کر ڈالا ہے۔ خوف کے مارے اس کی آنکھ کھل گئی۔ گھبرا کر اٹھا تو وہاں کوئی ڈاکو وغیرہ نہ تھا۔ اب اسے یاد آیا کہ اشرفیوں کی تھیلی اس نے فلاں جگہ رکھی ہے۔ جھٹ وہاں پہنچا تو تھیلی مل گئی۔ خوشی خوشی بغداد شریف واپس آیا۔ اب سوچنے لگا کہ پہلے غوث الاعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم سے ملوں یا شیخ حماد رضی اللہ عنہ سے؟ اتفاقاً راستے میں ہی سیدنا شیخ حماد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مل گئے اور دیکھتے ہی فرمانے لگے، پہلے جا کر غوث اعظم علیہ رضی اللہ عنہ سے ملو کہ وہ محبوب ربانی ہیں، انہوں نے تمہارے حق میں ستر بار دعاء مانگی تھی تب کہیں جا کر تمہاری تقدیر بدلی جس کی میں نے خبر دی تھی۔ اللہ عزوجل نے تمہارے ساتھ ہونے والے واقعہ کو غوث اعظم علیہ رضی اللہ عنہ کی دعاء کی برکت سے بیداری سے خواب میں منتقل کر دیا۔ چنانچہ وہ بارگاہ غوثیت مآب میں حاضر ہوا۔ غوث اعظم علیہ رضی اللہ عنہ نے دیکھتے ہی فرمایا۔ "واقعی میں نے تمہارے لئے ستر مرتبہ دعاء مانگی تھی۔"

(زبدۃ الآثار)

سانپ نما جن

ایک بار ولیوں کے سردار، سرکار غوث الاعظم رضی اللہ عنہ اپنے مدرسہ کے اندر اجتماع میں بیان فرما رہے تھے کہ چھت پر سے ایک بہت بڑا سانپ آپ رضی اللہ عنہ پر گرا، سامعین میں بھگدڑ مچ گئی، ہر طرف خوف و ہراس پھیل گیا مگر سرکار بغداد رضی اللہ عنہ اپنی جگہ سے نہ ملے۔ سانپ آپ رضی اللہ عنہ کے کپڑوں میں گھس گیا اور تمام جسم مبارک سے لپٹتا ہوا گریبان شریف سے باہر نکلا اور گردن مبارک پر لپٹ گیا۔ مگر قربان جائیے! میرے مرشد شہنشاہ بغداد علیہ رضی اللہ عنہ پر کہ ذرہ برابر نہ گھبرائے نہ ہی بیان بند کیا۔ اب سانپ زمین پر آ گیا اور دم پر کھڑا ہو گیا اور کچھ کہہ کر چلا گیا۔ لوگ جمع ہو گئے اور عرض کرنے لگے، حضور! سانپ نے آپ سے کیا بات کی؟ ارشاد فرمایا، سانپ نے کہا، "میں نے بہت سارے اولیاء اللہ کو آزمایا مگر آپ جیسا کسی کو نہیں پایا۔"

(کرامات غوث الاعظم رضی اللہ عنہ)

جسے شک ہو وہ خضر سے پوچھ سکے
تری مجلسوں کا سماں غوث اعظم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو غوث پاک رضی اللہ عنہ کی محبت کا دم بھرنے والو! اس حکایت سے ہمیں بھی یہ درس ملتا ہے کہ مبلغ کو نڈر ہونا چاہیے۔ کیسی ہی مصیبت آئے، کوئی کتنا ہی پریشان کرے مگر درس، سنتوں بھرا بیان اور نیکی کی دعوت ترک نہیں کرنی چاہیے۔ لوگ کم ہوں یا زیادہ توجہ سے سنیں یا بے توجہی کے ساتھ، خواہ اٹھ اٹھ کر جا رہے ہوں مبلغ کو دل بڑا رکھنا چاہیے۔ "طبقات خرقہ" میں ہے حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے 530ھ میں بغداد شریف

کے "شہر پناہ" کے پاس بیان کا آغاز فرمایا۔شروع شروع میں ایک یا دو اور زیادہ سے زیادہ تین آدمی شریک ہوتے تھے مگر آپ رضی اللہ عنہ عزم واستقلال کے ساتھ لوگوں کی بے توجہی کے باوجود بیان فرماتے رہے، بالآخر آپ رضی اللہ عنہ کا اخلاص رنگ لایا اور رفتہ رفتہ اجتماع بڑھنا شروع ہوگیا اور خلق کثیر آپ رضی اللہ عنہ کے بیان سے مستفیض ہونے لگی۔

جن کی توبہ

حضور شہنشاہ بغداد سرکار غوث پاک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ایک بار میں جامع منصور میں مصروف نماز تھا کہ وہی سانپ آ گیا اور اس نے میرے سجدے کی جگہ پر سر رکھ کر منہ کھول دیا۔ میں نے اسے ہٹا کہ سجدہ کیا مگر وہ میری گردن سے لپٹ گیا پھر وہ میری ایک آستین میں گھس کر دوسری آستین سے نکلا، نماز مکمل کرنے کے بعد جب میں نے سلام پھیرا تو وہ غائب ہوگیا۔ دوسرے روز جب میں پھر اسی مسجد میں داخل ہوا تو مجھے ایک بڑی بڑی آنکھوں والا آدمی نظر آیا میں نے اسے دیکھ کر اندازہ لگا لیا کہ یہ شخص انسان نہیں بلکہ کوئی جن ہے۔وہ جن مجھ سے کہنے لگا کہ میں آپ رضی اللہ عنہ کو تنگ کرنے والا وہی سانپ ہوں۔ میں نے سانپ کے روپ میں بہت سارے اولیاء اللہ رحمہم اللہ علیہ کو آزمایا ہے مگر آپ رضی اللہ عنہ جیسا کسی کو بھی ثابت قدم نہیں پایا۔ پھر وہ جن آپ رضی اللہ عنہ کے دست حق پرست پر تائب ہوگیا۔

(کراماتِ غوث اعظم رضی اللہ عنہ)

ہوئے دیکھ کر تجھ کو کافر مسلماں

بنے سنگدل موم سال غوث اعظم

شیطان کا خطرناک وار

سرکار بغداد حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بار میں کسی جنگل کی طرف نکل گیا اور کئی روز تک وہاں پڑا رہا۔ کھانے پینے کو کچھ بھی نہ ہوتا تھا۔ مجھ پر پیاس کا غلبہ تھا۔ میرے سر پر ایک بادل کا ٹکڑا نمودار ہوا، اس میں سے کچھ بارش کے قطرے گرے جسے میں نے پی لیا۔ اس کے بعد بادل میں ایک نورانی صورت ظاہر ہوئی جس سے آسمان کے کنارے روشن ہو گئے اور ایک آواز گونجنے لگی، "اے عبدالقادر!" میں تیرا رب ہوں میں نے تمام حرام چیزوں کو تیرے لئے حلال کر دیا۔" میں نے اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم پڑھا۔ ایک دم روشنی ختم ہوگئی اور اس نے دھوئیں کا روپ دھار لیا اور آواز آئی، "اے عبدالقادر! اس سے قبل میں ستر اولیاء کو گمراہ کر چکا ہوں مگر تجھے تیرے علم نے بچا لیا۔" آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے کہا، "اے مردود! مجھے میرے علم نے نہیں بلکہ میرے رب عزوجل کے فضل نے بچا لیا۔ (بہجۃ الاسرار)

ہوں ایمان کے ساتھ دنیا سے رخصت
یہی عرض ہے آخری غوث اعظم

شیطان کی درخواست

حضور غوث اعظم علیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ایک بار نہایت ہی خوفناک صورت والا ایک شخص جس سے بدبو کے بھبھکے اٹھ رہے تھے آ کر میرے سامنے کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا، میں ابلیس ہوں اور آپ کی خدمت کرنے کیلئے حاضر ہوا ہوں کیونکہ آپ نے مجھے اور میرے

چیلوں کو تھکا دیا ہے۔ میں نے کہا، دفع ہو۔ اس نے انکار کیا۔ اتنے میں ایک غیبی ہاتھ نمودار ہوا جس نے اس کے سر پر ایسی زوردار ضرب لگائی کہ وہ زمین میں دھنس گیا مگر پھر اس نے آگ کا شعلہ ہاتھ میں لیکر مجھ پر حملہ کر دیا۔ اتنے میں ایک سفید گھوڑے پر سوار ایک صاحب تشریف آگئے جن کا منہ بندھا ہوا تھا اور انہوں نے مجھے تلوار دی، یہ دیکھ کر شیطان بھاگ کھڑا ہوا۔ (بہجۃ الاسرار)

بادلوں سے کہیں رکتی ہے کڑکتی بجلی
ڈھالیں چھنٹ جاتی ہیں اٹھتا جو تیغا تیرا

جنات کا بادشاہ

بشیر بن محفوظ کا بیان ہے، ایک بار میری لڑکی فاطمہ گھر کی چھت پر سے یکا یک غائب ہوگئی۔ میں نے پریشان ہو کر سرکار بغداد حضور سیدنا غوث پاک رضی اللہ عنہ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہو کر فریاد کی۔ آپ نے ارشاد فرمایا، کرخ جا کر وہاں کے ویرانے میں رات کے وقت ایک ٹیلے پر اپنے ارد گرد حصار (یعنی دائرہ) باندھ کر بیٹھ جاؤ۔ وہاں میرا تصور باندھ لینا اور بسم اللہ کہہ کہنا۔ رات کے اندھیرے میں تمہارے ارد گرد جنات کے لشکر گزریں گے، ان کی شکلیں عجیب وغریب ہوں گی، انہیں دیکھ کر ڈرنا نہیں، سحری کے وقت جنات کا بادشاہ تمہارے پاس حاضر ہوگا اور تم سے تمہاری حاجت دریافت کرے گا۔ اس سے کہنا، "مجھے شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے بغداد سے بھیجا ہے تم میری لڑکی کو تلاش کرو۔"

چنانچہ میں کرخ کے ویرانے میں چلا گیا اور حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے بتائے ہوئے طریقے پر عمل کیا۔ رات کے سناٹے میں خوفناک جنات میرے حصار کے باہر گزرتے

رہے۔ جنات کی شکلیں اس قدر ہیبت ناک تھیں کہ مجھ سے دیکھی نہ جاتی تھیں۔ سحری کے وقت جنات کا بادشاہ گھوڑے پر سوار آیا اس کے ارد گرد بھی جنات کا ہجوم تھا۔ حصار کے باہر ہی اس نے میری حاجت دریافت کی۔ میں نے بتایا کہ مجھے حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے تمہارے پاس بھیجا ہے۔ اتنا سننا تھا کہ ایک دم وہ گھوڑے سے اتر آیا اور زمین پر بیٹھ گیا۔ دوسرے سارے جن بھی دائرے کے باہر بیٹھ گئے۔ میں نے اپنی لڑکی کی گمشدگی کا واقعہ سنایا۔ اس نے تمام جنات میں اعلان کیا کہ لڑکی کو کون لے گیا ہے؟ چند ہی لمحوں میں جنات نے ایک چینی جن کو پکڑ کر بطور مجرم حاضر کر دیا۔ جنات کے بادشاہ نے اس سے پوچھا قطب وقت کے شہر سے تم نے لڑکی کیوں اٹھائی؟ وہ کانپتے ہوئے بولا، عالی جاہ! میں اسے دیکھتے ہی اس پر عاشق ہو گیا تھا۔ بادشاہ نے اس چینی جن کی گردن اڑانے کا حکم صادر کیا اور میری پیاری بیٹی میرے سپرد کر دی۔

میں نے جنات کے بادشاہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا، ماشاءاللہ! آپ سیدنا غوث پاک رضی اللہ عنہ کے بے حد چاہنے والے ہیں اس پر وہ بولا : خدا کی قسم! جب حضور غوث پاک ہماری طرف نظر فرماتے ہیں تو تمام جنات تھر تھر کانپنے لگتے ہیں۔ جب اللہ تبارک وتعالیٰ کسی قطب وقت کا تعین فرماتا ہے تو تمام جن وانس اس کے تابع کر دئیے جاتے ہیں۔

(بہجۃ الاسرار)

تھر تھراتے ہیں سبھی جنات تیرے نام سے
ہے ترا وہ دبدبہ یا غوث اعظم دستگیر

دل مٹھی میں ہیں

حضرت سیدنا عمر بن بزاز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، ایک بار جمعۃ المبارک کے روز میں حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے ساتھ جامع مسجد کی طرف جارہا تھا، میرے دل میں خیال آیا کہ حیرت ہے جب بھی میں مرشد کے ساتھ جمعہ کو مسجد کی طرف آتا ہوں تو سلام و مصافحہ کرنے والوں کی بھیڑ بھاڑ کے سبب سے گزرنا مشکل ہوجاتا ہے، مگر آج کوئی نظر تک اٹھا کر نہیں دیکھتا! میرے دل میں اس خیال کا آنا ہی تھا کہ حضور غوث اعظم علیہ رضی اللہ عنہ میری طرف دیکھ کر مسکرائے اور بس، پھر کیا تھا! لوگ لپک لپک کر سرکار بغداد سے مصافحہ کرنے کے لئے آنے لگے۔ یہاں تک کہ میرے اور مرشد کریم رضی اللہ عنہ کے درمیان ایک ہجوم حائل ہوگیا۔ میرے دل مین آیا کہ اس سے تو وہی حالت بہتر تھی۔ دل میں یہ خیال آتے ہی آپ نے مجھ سے فرمایا: "اے عمر! تم ہی تو ہجوم کے طلبگار تھے، تم جانتے نہیں کہ لوگوں کے درمیان میری مٹھی میں ہیں اگر چاہوں تو اپنی طرف مائل کرلوں اور چاہوں تو دور کردوں۔ (زبدۃ الاثار)

کنجیاں دل کی خدا نے تجھے دیں ایسی کر
کہ یہ سینہ ہو محبت کا خزینہ تیرا

المدد یا غوث اعظم رضی اللہ عنہ

حضرت بشر قرظی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بیان ہے کہ میں شکر سے لدے ہوئے 14 اونٹوں کے ایک تجارتی قافلے کے ساتھ تھا۔ ہم نے رات ایک خوف ناک جنگل میں پڑاؤ کیا۔ رات کے ابتدائی حصے میں میرے چار لدے ہوئے اونٹ لا پتا ہو گئے جو تلاش بسیار کے باوجود نہ ملے۔ قافلے بھی کوچ کر گیا، شتر بان میرے ساتھ رک گیا۔ صبح کے وقت مجھے

اچانک یاد آیا کہ میرے پیر و مرشد سرکار بغداد حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا تھا "جب بھی تو کسی مصیبت میں مبتلا ہو جائے تو مجھے پکار ان شاء اللہ عزوجل وہ مصیبت جاتی رہے گی" چنانچہ میں نے یوں فریاد کی: "یا شیخ عبدالقادر! میرے اونٹ گم ہو گئے ہیں۔" یکا یک جانب مشرق ٹیلے پر مجھے سفید لباس میں ملبوس ایک بزرگ نظر آئے جو اشارے سے مجھے اپنی جانب بلا رہے تھے۔ میں اپنے شتربان کو لے کر جوں ہی وہاں پہنچا کہ یکا یک وہ بزرگ نگاہوں سے اوجھل ہو گئے۔ ہم ادھر ادھر حیرت سے دیکھ ہی رہے تھے کہ اچانک وہ چاروں گمشدہ اونٹ ٹیلے کے نیچے بیٹھے ہوئے نظر آئے۔ پھر کیا تھا ہم نے فوراً انہیں پکڑ لیا اور اپنے قافلے سے جا ملے۔

سیدنا شیخ ابوالحسن علی خباز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو جب گمشدہ اونٹوں والا واقعہ بتایا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے حضرت شیخ ابوالقاسم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بتایا کہ میں نے سیدنا شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی قدس سرہ الربانی کو فرماتے سنا ہے:۔

جس نے کسی مصیبت میں مجھ سے فریاد کی وہ مصیبت جاتی رہی، جس نے کسی سختی میں میرا نام پکارا وہ سختی دور ہوگئی، جو میرے وسیلے سے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں اپنی حاجت پیش کرے وہ حاجت پوری ہوگئی۔ جو شخص دو رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد قل ھو اللہ شریف گیارہ گیارہ بار پڑھے، سلام پھیرنے کے بعد سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام بھیجے پھر بغداد شریف کی طرف گیارہ قدم چل کر میرا نام پکارے اور اپنی حاجت بیان کرے ان شاء اللہ عزوجل وہ حاجت پوری ہوگی"۔

(بہجۃ الاسرار)

آپ جیسا پیر ہوتے کیا غرض در در پھروں
آپ سے سب کچھ ملا، یا غوث اعظم دستگیر

مُرشد کامل کی بیعت اور اس کی اہمیت

اللہ عزوجل قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے، "بیشک اس نے فلاح پائی جس نے اپنے آپ کو پاک کیا۔" (سورۃ الاعلیٰ)

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ جو فلاح و کامیابی کے طالب ہیں انہیں چاہیے کہ اپنے نفس و باطن کو پاک و صاف کرنے کا اہتمام کریں ایسا کرنے سے وہ فلاح کے راستے پر گامزان ہو جائیں گے۔ اور کامرانی ان کے قدم چومے گی۔

اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ تزکیہ نفس وتصفیہ باطن حاصل کرنے کا طریقہ کیسے معلوم ہو تو اس کا جواب یہی ہے کہ جس طرح کوئی فن سیکھنے کیلئے اس فن کے استاد کی ضرورت پڑتی ہے اور استاد کی شاگردی اختیار کئے بغیر وہ فن نہیں سیکھا جاسکتا بالکل اسی طرح مرشد کامل کی بیعت کے بغیر قلب و نفس کی صفائی ناممکن ہے ایسا شخص جو کسی پیر کامل سے بیعت نہیں ہوتا شیطان کے گمراہ کن جال میں پھنس کر رہ جاتا ہے شیطانی وسوسے اسے پریشان کرتے رہتے ہیں قدم قدم پر شیاطین جن و انس اور نفس امارہ کے فریب سے دوچار ہو جاتا ہے صحابہ کرام علیہم الرضوان نے بھی تزکیہ نفس وتصفیہ باطن کیلئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دامن رحمت تھاما اپنے مُرشد کامل حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت ہوئے اور اپنے لئے فلاح و کامیابی کا راستہ چن لیا۔

چنانچہ معلوم ہوا مرشد کامل کی صحبت قلب کی صفائی و پاکیزگی اور معرفت الٰہی کے

حصول کا واحد ذریعہ ہے چنانچہ ضروری ہے کہ کسی مُرشد کامل کا دامن پکڑا جائے۔

ولی کامل قاری مصلح الدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ نے بیعت مُرشد سے متعلق کیا خوبصورت بات کہی ہے فرماتے ہیں، "انجن یہ نہیں دیکھتا کہ اس کے پیچھے فرسٹ کلاس کا ڈبہ ہے یا تھرڈ کلاس کا وہ تو اپنی طاقت کے مطابق سب کو کھینچ لیتا ہے بشرطیکہ اس سے کڑی مضبوط ملی ہو اسی طرح مسلمان گویا ریل کے ڈبے ہیں اور اولیاء اللہ ان کی مضبوط کڑیاں اور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب کے آقا و رہبر۔ پس اگر ہم نے اولیاء اللہ کا دامن مضبوطی سے پکڑ لیا تو انشاء اللہ عزوجل ضرور منزلِ مقصود پر پہنچیں گے۔"

ضروری بیعت کی اہمیت ہم اس مثال سے بھی سمجھ سکتے ہیں کہ جس طرح دنیا کے مال و دولت جو ہم جمع کرتے ہیں جب اس مال کے لٹنے کا خطرہ لاحق ہوتا ہے تو ہماری یہی کوشش ہوتی ہے اپنا مال کسی ایسے شخص کے پاس رکھا دیں جو اس کی حفاظت ہم سے بہتر طور پر کرسکتا ہو اور چور بھی اس سے مال چھیننے میں کامیاب نہ ہوسکے بالکل اسی طرح ایک مسلامن اس دنیا میں اپنی زندگی ایمان اور نیکیوں کی دولت جمع کرنے میں گزار دیتا ہے اور جب راہِ آخرت کی طرف جانے کا وقت آتا ہے تو شیطان کی پوری کوشش ہوتی ہے کہ مسلمان کے اس قیمتی خزانے کو لوٹ لے تا کہ وہ جاتے وقت نیکیوں اور ایمان کے اس قیمتی خزانے سے ہاتھ دھو بیٹھے اور ناکام و نامراد ہو کر لوٹے۔ چنانچہ چاہیے کہ دنیا کے مال کی طرح یہ اخروی خزانہ بھی محفوظ ہاتھوں میں دے دیا جائے تا کہ شیطان اسے لوٹنے میں کامیاب نہ ہو سکے چنانچہ مرشد کامل کی ہی ذات ہے، جو ہمارے ایمان کے خزانے کی حفاظت بخوبی کر سکتی ہے۔

اعلیٰ حضرت محدث بریلوی علیہ الرحمۃ بیان فرماتے ہیں کہ امام فخرالدین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نزع کا جب وقت آیا تو شیطان آیا کیونکہ شیطان اس وقت بھرپور کوشش کرتا ہے کہ کسی طرح اس کا ایمان سلب ہو جائے۔ چنانچہ اس نے پوچھا اے رازی تو نے ساری عمر مناظروں میں گزاری بتاؤ تمہارے پاس خدا کے وجود کی کیا دلیل ہے؟ آپ نے ایک دلیل دی وہ خبیث معلم الملکوت وہ چکا ہے اس نے وہ دلیل علم کے زور پر توڑ دی، آپ نے دوسری دلیل دی اس نے وہ بھی توڑ دی یہاں تک کہ آپ نے 360 دلیلیں قائم کیں اور اس نے وہ سب توڑ دیں آپ سخت پریشان و مایوس ہوئے شیطان نے کہا اب بول خدا کو کیسے مانتا ہے۔ آپ کے پیرومرشد حضرت نجم الدین کبریٰ رضی اللہ عنہ وہاں سے میلوں دور کسی مقام پر وضو فرما رہے تھے اور چشم باطن سے یہ مناظرہ بھی دیکھ رہے تھے آپ نے وہاں سے آواز دی اے رازی! کہہ کیوں نہیں دیتا کہ میں خدا کو بغیر دلیل کے ایک مانتا ہوں۔ امام رازی نے یہ کہا اور حالت ایمان میں جان جانِ آفرین کے سپرد کر دی۔ (ملفوظات چہارم)

اس عظیم الشان واقعے سے مُرشد کی بیعت کی اہمیت روز روشن کی طرح واضح ہوگئی خود قرآن پاک میں اس کی اہمیت اور ضرورت پر زور دیا گیا ہے ارشاد خداوندی ہے، "اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اللہ کی طرف وسیلہ تلاش کرو اور اس کی راہ میں جہاد کرو تاکہ کامیاب ہوجاؤ۔" (سورۃ مائدہ: 35)

اس آیت مقدسہ میں وسیلہ سے مراد ایمان نہیں ہوسکتا کیونکہ اس [illegible] میں خطاب ہی ان لوگوں کو کیا گیا ہے جو اہل ایمان ہیں وسیلہ سے مراد عمل صالحہ بھی نہیں ہوسکتے

کیونکہ تقویٰ میں اعمال صالحہ شامل ہیں پس وسیلہ سے مراد مرشد کامل کی بیعت ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی یہی بات "القول الجمیل" میں بیان فرمائی۔لسان العرب میں ہے۔"وسیلہ وہ ہے جس کے ذریعے کسی تک پہنچا جائے اور اس کا قرب حاصل کیا جائے یہ وسیلہ علماء حقیقت ومشائخ طریقت ہیں۔

(تفسیر الجواہر)

صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صحابہ کرام علیہم الرضوان سے بیعت کیا کرتے تھے۔کبھی ہجرت پر،کبھی جہاد پر،کبھی اطاعت وفرمانبرداری پر کبھی ارکانِ اسلام پر قائم رہنے پر،کبھی گناہوں کے ترک کرنے پر، چنانچہ معلوم ہوا کہ بیعت لینا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت اور بیعت ہونا صحابہ کرام کی سنت ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں،"حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عورتوں سے صرف کلام کے ذریعے بیعت لیتے تھے اور آپ کا دست مبارک کبھی کسی اجنبی عورت کے ہاتھ سے مس نہ ہوا۔" (بخاری شریف)

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔"بیشک جو لوگ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بیعت کرتے ہیں وہ درحقیقت اللہ تعالیٰ سے بیعت کرتے ہیں۔"

معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے نائب اور خلیفہ ہیں اسی لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت اللہ تعالیٰ سے بیعت ہے یعنی خلیفہ اصل سے بیعت ہوتی ہے لہٰذا مرید بھی اپنے مرشد کامل کے واسطے سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کرتا ہے۔

واضح ہوا اللہ کی طرف وسیلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کی طرف وسیلہ مشائخ کرام اور اس طرح سلسلہ بہ سلسلہ۔ بروز قیامت اللہ عزوجل کے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شفیع ہونگے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور علماء و اولیاء اپنے اپنے مریدوں کی شفاعت کرینگے یہی مرشد کامل دنیا و دین نزع و قبر و حشر سب جگہ اپنے مریدوں کی امداد فرمائے گا حالت نزع ہو یا منکر نکیر کے سوالات کا وقت حشر و نشر کا موقع ہو یا حساب و میزان پر اعمال تولے جانے کا وقت پل صراط سے گزرنا ہو یا کوئی اور کٹھن منزل طے کرنی ہو مرشد کامل اپنے مریدوں کی تمام حالت پر مطلع ہو گا غرض یہ کہ مرشد کامل سے بیعت ہر مصیبت و سختی میں کام آتی ہے چنانچہ سلسلہ در سلسلہ بہ فیض مرشد کامل سے مرید تک پہنچتا ہے۔

اور جب بات اولیاء کرام سے اسناد اور سلاسل کی ہو تو سلسلہ عالیہ حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے فیض کا کیا کہنا اور آپ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں۔

"میرے مرید پر میرا ہاتھ ایسا ہے جیسے زمین پر آسمان اور فرماتے ہیں اسے میرے مرید میرا دامن مضبوطی سے پکڑ لے اور مجھ پر پورا اعتماد رکھ میں تیری حمایت دنیا میں بھی کروں گا اور آخرت میں بھی۔"

غرض یہ کہ خوش بخت ہے وہ مرید جس نے حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی بیعت کا پٹا اپنے گلے میں ڈال لیا کہ اگر یہ پٹا قائم رہے تو انشاء اللہ نفس بھی نہ بہک سکے گا اور فلاح و کامیابی اس کا نصیب بن جائے گی چنانچہ چاہیے کہ محبوبان خدا کے غلاموں میں اپنا نام لکھوائیں اور ان کے سلسلے سے متصل ہو جائیں کہ یہ عین سعادت ہے۔

تجھ سے در در سے سگ اور سگ سے ہے مجھ کو نسبت
میری گردن میں بھی ہے نور کا ڈورا تیرا

اس نشانی کے جو سگ ہیں نہیں مارے جاتے
حشر تک میرے گلے میں رہے پٹا تیرا

نماز غوثیہ

اعلٰی حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز نماز غوثیہ کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں۔

حسن نیت ہو خطا تو کبھی کرتا ہی نہیں
آزمایا ہے یگانہ ہے دوگانہ تیرا

یہ وہ نماز ہے جس کو علمائے کرام نے ہر حاجت کی تکمیل کیلئے اکسیر قرار دیا ہے اور برس ہا برس سے علماء کرام و اولیائے عظام کا معمول رہا ہے کہ وہ ہر حاجت کے لئے اس نماز کو ادا فرمایا کرتے تھے اور مقصود پالیا کرتے تھے۔

نماز غوثیہ ادا کرنے کا طریقہ

مغرب کی نماز کے تین فرض اور سنتیں پڑھ کر دو رکعت نفل ادا کیجئے بہتر یہ ہے کہ ہر رکعت میں الحمد کے بعد 11 مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھیں سلام پھیرنے کے بعد اللہ عزوجل کی حمد و ثناء کریں پھر سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم پر 11 بار درود و سلام عرض کریں اور 11 بار کہیں۔

"یارسول اللہ، یانبی اللہ اغثنی و امددنی فی قضاء حاجتی یا قاضی الحاجات۔"

ترجمہ: یارسول اللہ، یانبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری فریاد کو پہنچئیے اور میری مدد کیجئے، میری حاجت پوری ہونے میں اے تمام حاجتوں کو پورا کرنے والے۔ پھر عراق شریف (بغداد مصلٰی) کی جانب 11 قدم چلیں ہر قدم پر کہیں "یاغوث الثقلین وعریم اطرفین اغثنی وامددنی فی قضاء حاجتی یا قاضی الحاجات۔"

ترجمہ: اے جن وانس کے فریادرس اور اے (ماں باپ) دونوں کی طرف سے بزرگ میری فریاد کو پہنچئیے اور میری مدد کیجئے میری حاجت پوری ہونے میں اے حاجتوں کے پورا کرنے والے۔"

اس کے بعد تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہء جلیلہ سے اللہ عزوجل سے دعاء کریں انشاء اللہ ضرور کامیابی ہوگی۔ (بہار شریعت، بحوالہ بہجۃ الاسرار)

ختم غوثیہ

ختم غوثیہ ہر مصیبت و پریشانی کو دور کرنے کیلئے اور ہر حاجت کی تکمیل کیلئے بہت ہی مجرب عمل ہے کہ یہ عمل کرنے والا کبھی نامراد نہیں لوٹتا۔

ختم غوثیہ کا طریقہ

ختم شریف بہتر یہ ہے کہ بعد نماز عشاء پڑھا جائے اس کے پڑھنے کا اہتمام پاک وصاف اور خوشبو سے معطر جگہ پر کیا جائے کپڑے بھی پاک صاف ہوں اور خود بھی باوضو شریک ہوں اگر بطور خاص تازہ غسل کر کے شامل ہوں تو بہت ہی زیادہ بابرکت ہوگا۔ اس کے بعد:

(1 درود پاک (2 کلمہ تمجید (3 یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیاءللہ المدد فی سبیل اللہ (4 سورۃ الم نشرح (5 سورۃ یٰسین (6 اللھم یاباقی انت الباقی (7 اللھم یاھادی انت الھادی (8 اللھم یا کافی انت الکافی (9 اللھم یا معافی انت المعافی (10 یا غوث اغثنی باذن اللہ المدد فی سبیل اللہ (11 حضرت شاہ محی الدین مشکل کشا بالخیر (12 اللھم یا قاضی الحاجات (13 اللھم یادافع البلیات (14 اللھم یادافع الدرجات (15 اللھم یا مجیب الدعوات (16 اللھم یا شافی الامراض (17 اللھم یا حل المشکلات (18 اللھم یا منزل البرعات (19 اللھم یا کافی المھمات (20 اللھم یا معطی الخیرات والحسنات (21 فسھل یا الٰھی کل صعب بحرمۃ سید الابرار (22 سورۃ اخلاص (23 صلی اللہ علیک یارسول اللہ الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ (24 حسبنا اللہ ونعم الوکیل نعم المولیٰ ونعم النصیر (25 کلمہ تہلیل آخر میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (27 بسم اللہ شافی (28 بسم اللہ معافی (29 امداد کن امداد کن از بند غم آزاد کن در دین و دنیا شاد کن یا غوث الاعظم بہر خدا (30 درود شریف۔

مندرجہ بالا تمام کلمات میں سے ہر ایک کا ورد ایک سو گیارہ (111 بار کیا جائے البتہ سورۃ یٰسین صرف ایک بار پڑھی جائے۔ ختم غوثیہ شریف ختم کرمنے کے بعد قل شریف پڑھا جائے پھر صاحب مجلس کے ساتھ بارگاہ الٰہی میں دعائے خیر کی جائے ہر آدمی اپنی مراد کا تصور دل میں اللہ عزوجل کے ساتھ قائم رکھے انشاء اللہ بامراد ہوگا۔

یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ

یہ مجرب عمل بڑے بڑے جلیل القدر اولیاء کرام کا وظیفہ رہا ہے، اس کی برکت سے

سخت سے سخت مشکل بھی حل ہو جاتی ہے اور مراد بر آتی ہے اور اس کا وسیلہ قرب الٰہی کا ذریعہ بن جاتا ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے ختم شریف کا طریقہ یوں تحریر فرمایا ہے، "اول دو رکعت نفل پڑھیں پھر ایک سو بار درود پاک اور ایک سو بار کلمہ تمجید پڑھیں اس کے بعد ایک سو بار یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ پڑھیں پھر آخر میں دو رکعت نفل پڑھ کر ایک سو گیارہ بار درود پاک پڑھیں۔

(انتباہ فی سلاسل اولیاء)

اختتامیہ

الحمدللہ! حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے فیض کرم سے اس کتاب کی تالیف تمام ہوئی گو کہ کہنے کو تمام ہوئی مگر حقیقت یہ ہے کہ غوث الاعظم دستگیر شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ وہ جلیل القدر بزرگ ہستی ہیں جن کے اعلٰی صفات وکمالات اور جن کے مناقب وفضائل بیان کرنا سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے۔ اس ناچیز نے اس کتاب میں حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے متعلق قلم اٹھانے کی سعادت حاصل کی ہے گو کہ حق ادا نہ ہو سکا اور نہ ہو سکتا ہے مگر پھر بھی اللہ عزوجل اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور دعاء گو ہوں کہ میری اس ادنٰی سی کاوش کو اپنے محبوب حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے وسیلہ جلیلہ سے قبول فرمائیں اور میری لاعلمی کے سبب اگر کوئی اس میں ہو گئی ہو تو اپنے کرم سے معاف فرمائیں۔ (آمین)

ابوتراب علامہ ناصر الدین ناصر مدنی کی دیگر کتابیں